بسم الله الرحمن الرحيم

نام کتاب ———— شیعہ سنّی مشترک روایات جزء اوّل نماز جمعہ و حج

تالیف ———— جناب شیخ محمود قانصوہ

ترجمہ ———— جناب مولانا سید مرتضیٰ حسین صدرالافاضل و

جناب مولانا سید محمد عسکری

ناشر ———— سازمان فرہنگ و ارتباطات اسلامی

ادارۂ ترجمہ و اشاعت

سال طبع ———— شوال سنہ ۱۴۱۷ھ

ISBN 964-472-038-5

فہرست

عرضِ ناشر ـــــــــــ ۱۰

• نمازِ جمعہ ـــــــــــ

فضائل روزِ جمعہ ـــــــــــ ۱۳

جمعہ کے دن عمل کا وزن ـــــــــــ ۱۸

جمعہ کے دن درود ـــــــــــ ۱۹

آدابِ جمعہ ـــــــــــ ۲۰

غسل یومِ جمعہ ـــــــــــ ۲۸

قبولِ دعا کا لمحہ ـــــــــــ ۳۴

جمعہ کے دن کی موت ـــــــــــ ۳۸

جمعہ کے لئے حاضری ـــــــــــ ۴۰

وقتِ جمعہ ———— ۴۳

ترکِ نمازِ جمعہ کا عقاب ———— ۴۵

فضیلت نمازِ جمعہ ———— ۵۰

چلنے کا ثواب ———— ۵۱

وجوبِ جمعہ ———— ۵۳

معذورین ———— ۵۵

معذور افراد ———— ۵۸

عذرِ بارش ———— ۶۸

پانچ افراد کی شرط ———— ۷۰

شرطِ مسافت ———— ۷۱

آیت انفضوا ———— ۷۴

دو رکعتوں کے بجائے دو خطبے ———— ۷۶

جمعہ نمازِ ظہر کے لئے کافی ———— ۷۸

نمازِ جمعہ کی دو رکعتیں ہیں ———— ۸۰

امام کا لباس ———— ۸۱

رخ امام کی طرف ———— ۸۴

امام سلام کرے ــــــــــــــــــــ ۸۶

اذان ختم ہونے تک امام بیٹھا رہے ــــــــــــــــــــ ۸۸

خطیب کا کھڑے ہونا ــــــــــــــــــــ ۹۰

بیٹھ کر خطبہ دینے کی پہل ــــــــــــــــــــ ۹۲

دو خطبوں کے درمیان نشست ــــــــــــــــــــ ۹۴

خطبے کے درمیان گفتگو ــــــــــــــــــــ ۱۰۱

خطبوں اور نماز کے درمیان گفتگو کا جواز ــــــــــــــــــــ ۱۰۴

نماز میں قرائت ــــــــــــــــــــ ۱۰۷

تیسری اذان ــــــــــــــــــــ ۱۱۰

واجبات خطبہ ــــــــــــــــــــ ۱۱۱

ایک رکعت مل جائے تو نماز جمعہ ورنہ نماز ظہر ــــــــــــــــــــ ۱۱۴

لوگوں کے سروں پر سے گذرنا ــــــــــــــــــــ ۱۱۷

● **حج** ــــــــــــــــــــ ۱۲۵

● فصل اوّل ــ فضائل حج ــــــــــــــــــــ ۱۲۶

دوران حج گناہ معاف ہوتے ہیں ــــــــــــــــــــ ۱۲۷

جسے مکہ آتے جاتے موت آجائے ــــــــــــــــــــ ۱۳۱

مصارف حج کے ثواب و فضائل ———— ۱۳۲
حج فقر اور گناہوں کو دور کرتا ہے۔ ———— ۱۳۴
حج سے قرض ادا ہوتا ہے ۔ ———— ۱۳۶
حج، ضعیفوں کا جہاد ———— ۱۳۷
حاجی کو سلام کرنا مستحب ———— ۱۳۸
مقدمات حج میں بھی ثواب ———— ۱۳۹
تلبیہ کہنے والے کے ساتھ ہر چیز تلبیہ کہتی ہے ۔ ———— ۱۴۳
● فصل دوم ۔ وجوب و شرائط کے بارے میں ———— ۱۴۷
حج واجب ہے ———— ۱۴۸
حج ایک مرتبہ واجب اور اس سے زیادہ مستحب ہے ۔ ———— ۱۵۰
پانچ سال پے در پے حج نہ کرنے والا . . . ———— ۱۵۳
فریضہ حج کی ادائیگی میں عجلت . . . ———— ۱۵۴
استطاعت یعنی زاد راہ ———— ۱۵۶
حج میں صرف ہونے والے پیسے . . . ———— ۱۵۸
پاپیادہ حج کرنا ۔ ———— ۱۶۰

رسولؐ خدا نے سوار ہو کر حج فرمایا۔ ---- ١٦٢

تاجر، مزدور اور سواری کرایہ پر دینے والے کا حج ---- ١٦۴

بچہ کا حج مستحب ہے۔ ---- ١٦٧

غلام اور بچہ کا حج ... ---- ١٦٨

جو پیادہ مکہ جانے کی نذر کرے ... ---- ١٧٠

جس شخص پر بڑھاپے میں حج فرض ہو ---- ١٧١

جس پر حج واجب ہو اور حج کئے بغیر مر جائے ---- ١٧٢

امن و امان میں عورت محرم کے بغیر حج کر سکتی ہے ---- ١٧۴

عرضِ ناشر

اسلام کے بنیادی ماخذ دو ہیں، کتاب اور سنّت۔ کتاب کے بارے میں مسلمانوں میں کوئی اختلاف نہیں، وحی ہے، منضبط ہے، تحریف و تغیر و تبدل سے پاک ہے سنّت بھی مسلمانوں کے نزدیک سند ہے۔ اگر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کا کوئی قول و فعل یقینی طور سے معلوم ہو جائے تو کوئی مسلمان اس سے سرتابی نہیں کر سکتا

کتاب کا نام قرآن مجید اور سنّت کی تعبیر حدیث سے کی جاتی ہے۔ ہر تحریر و تقریر کے سننے والے ایک اور یکساں ہی مطلب نہیں سمجھتے، چند سامعین سے مطلب پوچھئے تو الفاظ و معانی میں فرق ملے گا۔ قانون کی ہر عبارت سے وکیل کئی کئی معنے نکالتے ہیں۔ اسی طرح قرآن و حدیث کے جاننے والوں کی تعبیر بھی جدا جدا ہیں، نقطۂ اوّل سے بات شروع کی جائے تو معلوم ہوگا کہ اسلام ہم تک

دو راستوں سے پہنچا ہے اہل بیت یعنی فاطمہؓ و علیؓ و اولاد علیؑ کے واسطے سے۔ اور صحابہ و تابعین و تبع تابعین کے ذریعے۔

اہل بیتؑ سے حدیث و تفسیر حاصل کرنے والے شیعہ کہلائے اور دوسرے راستے سے فیضیاب ہونے والے اہل سنت والجماعت۔ اسلام کے یہی دو دبستان ہیں اور ان ہی کے پاس دستاویزات و اسناد ہیں۔ دونوں دبستانوں میں متعدد قسم کے اختلافات بھی ہیں اور اکابر علما نیز اہل دانش و بینش نے ان کے تقابلی مطالعے، جزئیاتی تحقیقات پر کام بھی کیا، جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں صرف توجہ دہانی کے لئے عرض ہے:

علامہ طبرسیؒ نے تفسیر مجمع البیان میں، علامہ طوسیؒ نے کتاب الخلاف اور علامہ حلیؒ نے القواعد اور دوسرے علماء نے اپنے تالیفات میں فقہ وحدیث کے شیعہ سنی اختلافات کو جمع کیا ہے۔ ضرورت ہے اسلام کے غلبہ اور مسلمانوں کے اتحاد کی خاطر ایک مرتبہ پھر دونوں دبستانوں کے مختلف الجہات مطالعہ پر کام کیا جائے تاکہ اختلاف کے دروازے بند ہوسکیں اور اتحاد کی شاہراہ مل جائے

جناب الشیخ محمود قانصوہ نے "سنی شیعہ مشترک روایات" کے عنوان پر ایک مطالعہ شروع کیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ سنی شیعہ کتب حدیث میں مشترک احادیث موجود ہیں۔ اگر ان میں اختلاف ہے تو بہت معمولی

کہیں لفظوں میں اور کہیں معنوں میں۔ غیر اختلافی روایات بھی بکثرت ہیں، اخلاق کے عنوان سے ہوں یا احکام کے ضمن میں۔ یہ باتیں دلیل ہیں کہ شیعہ وسنی میں اختلاف مباحث اسی طرح ہے جیسے علماء و افاضل کے فہم عبارت اور جمع مسائل میں ہوا کرتا ہے۔

ہم یہاں اس سلسلے میں "نماز جمعہ و حج" کے عنوان کے ذیل میں ان مشترک روایات کو ترجمے کے ساتھ کتابی صورت میں قارئین کی نذر کرتے ہیں۔

خداوند عالم ہم کو قرآن وحدیث کی روشنی میں اتحاد پر گامزن رہنے کی توفیق کرامت فرمائے۔

ناشر

فضائل روز جمعہ پر احادیث

اہل بیتؑ سے روایات

١ ــ عن النبي (ص) قال: الجمعة سيد الأيام واعظمها عندالله عزوجل وهو اعظم عندالله من يوم الفطر ويوم الأضحى. فيه خمس خصال: خلق الله فيه آدم واهبط الله فيه آدم الى الارض وفيه توفى الله آدم وفيه ساعة لايسأل الله فيها أحد شيئاً إلا اعطاه مالم يسأل محرماً. وما من ملك مقرب ولاسماء ولا أرض ولا رياح ولاجبال ولاشجر إلا وهو مشفق من يوم الجمعة أن تقوم القيامة فيه[1].

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ سید ایام اور اللہ کے نزدیک ہفتے کا سب سے زیادہ عظمت والا اور خدا کے نزدیک یوم فطر و یوم قربان سے بھی زیادہ باعظمت دن ہے۔ اس دن کو پانچ خصوصیتیں حاصل ہیں: (الف) اس دن اللہ نے آدم علیہ السلام کو خلق فرمایا (ب) اس دن اللہ نے آدمؑ کو زمین پر اترنے کا حکم دیا (ج) اس دن اللہ نے آدمؑ کو وفات دی (د) جمعہ کے دن میں ایسی گھڑی آتی ہے کہ اس میں جو دعا بھی (جائز دعا) مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔ (ھ) جمعہ کے دن آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ، درخت اور مقرب فرشتے سب ڈرتے ہیں کہ قیامت نہ آجائے۔

(متن کے حاشیے میں حدیث کی سندیں ملاحظہ ہوں)

٢ ــ محمد بن علي بن الحسين باسناده عن داود بن سرحان عن أبي عبدالله (ع) في قول الله عزوجل «وشاهد ومشهود» قال: الشاهد، يوم الجمعة[2].

۲۔ محمد بن علی بن حسین نے اپنی سند سے داؤد بن سرحان سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے قول خدا "وشاہد ومشہود" کے بارے میں فرمایا: شاہد سے مراد "جمعہ" ہے۔

٣ ــ محمد بن يعقوب عن محمد بن علي بن محبوب عن محمد بن عيسى عن محمد بن الحصين عن محمد بن الفضيل عن عبدالرحمن بن زيد عن أبي عبدالله عن ابيه عن جده عليهم السلام قال: جاء اعرابي الى النبي (ص) يقال له قليب فقال يا رسول الله إني تهيأت الى الحج كذا و كذا مرة فما قدر لي. فقال (ص) يا قليب عليك بالجمعة فإنها حج المساكين[3].

۳۔ محمد بن یعقوب نے محمد بن علی بن محبوب سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ، انہوں نے محمد بن حصین، انہوں نے محمد بن فضیل، انہوں نے عبدالرحمن بن زید، انہوں نے ابو عبداللہؑ، انہوں نے اپنے والد، انہوں نے اپنے آباء علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس قلیب نامی شخص حاضر ہوا، اور کہنے لگا: یا رسولؐ اللہ میں نے حج کی بڑی تیاری کی مگر مجھے حج نصیب نہ ہوا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: قلیب! تم جمعہ کی پابندی کرو

وہ غریبوں کا حج ہے۔

٤ ــ وعن نوادر الراوندي باسناده عن موسى بن جعفر عن آبائه(ع) قال رسول الله (ص): التهجير الى الجمعة حج فقراء امتي. وارسل الراوندي حديثاً عن النبي(ص): الجمعة حج المساكين[٤].

۴۔ نوادر الراوندی میں مصنف نے اپنی سند کے ذریعہ امام موسیٰ بن جعفرؑ سے انہوں نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میری امت کے غربار کا حج یہ ہے کہ جمعہ کے دن دھوپ کے وقت نماز کے لیے جائیں۔

راوندی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک مرسل حدیث نقل کی ہے:

جمعہ غربار کا حج ہے۔

٥ ــ محمد بن يعقوب، عن احمد بن محمد، عن حماد بن عيسى، عن الحسين بن المختار عن أبي بصير قال: سمعت ابا جعفر(ع) يقول: ما طلعت الشمس بيوم افضل من يوم الجمعة[٥].

ومثله عن محمد بن محمد المفيد في المقنعة عن الباقر عليه السلام، نفس الحديث

۵۔ محمد بن یعقوب نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسین بن مختار سے انہوں نے ابوبصیر سے روایت کی: میں نے ابوجعفر علیہ السلام کو کہتے سنا: جمعہ سے اچھے دن پر سورج نکلا ہی نہیں۔

المقنعہ میں محمد بن محمد المفید نے امام محمد باقر علیہ السلام سے بعینہٖ یہی حدیث نقل کی ہے۔

٦ ــ عن محمد بن يحيى، عن الحسين بن سعيد، عن ابراهيم بن أبي البلاد، عن بعض اصحابه عن أبي جعفر(ع) و ابي عبدالله(ع) قال: ما طلعت الشمس بيوم افضل من يوم الجمعة وإن كلام الطير فيه إذا لقي بعضها بعضاً سلام سلام يوم صالح[٦]

۶۔..... ایک شخص نے ابوجعفر و ابوعبداللہ علیہما السلام سے روایت کی کہ امام نے فرمایا: روز جمعہ سے بہتر کسی دن پر سورج طالع نہیں ہوا، اس دن جب طائر آپس میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں۔ "سلام، سلام روزِ صالح"۔

٧ ــ احمد بن محمد عن الحسين عن النضر بن سويد عن عبدالله بن سنان عن أبي عبدالله(ع) قال: كان رسول الله يستحب اذا دخل وإذا خرج في الشتاء أن يكون ذلك في ليلة الجمعة. وقال ابو عبدالله(ع) إن الله اختار من كل شيء شيئاً فاختار من الأيام يوم الجمعة[٧]

۷۔..... حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسم سرما میں آنے جانے کے لیے شب جمعہ کو پسند فرماتے تھے۔

اور ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ نے ہر چیز سے کسی فرد کو منتخب فرمایا ہے۔ دنوں میں سے روز جمعہ کو چنا ہے۔

٨ ــ عن درر اللئالي عن رسول الله أنه قال: خير يوم طلعت فيه الشمس يوم الجمعة... الحديث نص الصفحة ونقله ايضاً عن الشيخ ابي الفتوح[٨].

۸۔ درر اللئالی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: سب سے اچھا دن جس میں سورج نکلتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے۔
(یہ حدیث شیخ ابوالفتوح رازی نے اپنی تفسیر میں بھی لکھی ہے)

۹ ــ وعن الحسن بن علي بن محمد العطار عن محمد بن احمد بن مصعب عن احمد بن محمد بن اسحاق الآملي عن احمد بن محمد بن غالب عن دينار عن أنس عن النبي (ص) قال: إن ليلة الجمعة ويوم الجمعة أربع وعشرون ساعة لله عزوجل في كل ساعة ست مائة الف عتيق من النار ۹

۹۔ ...... دینار کے بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن رات یعنی اللہ کے چوبیس گھنٹے ہیں۔ اور ہر ساعت میں چھ لاکھ بندے جہنم سے آزاد ہوتے ہیں۔

۱۰ ــ مجمع البيان: عن النبي (ص): ان لله تعالى في كل يوم جمعة ستمأة الف عتيق من النار كلهم قد استوجبوا النار ۱۰

۱۰۔ ...... تفسیر مجمع البیان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: ہر جمعہ کو چھ لاکھ ایسے افراد جہنم سے خدا آزاد کرتا ہے جن میں سے ہر ایک پر دوزخ کی سزا لازمی ہو چکی ہے۔

۱۱ ــ عن النبي (ص): أنه كره الصلاة نصف النهار إلا يوم الجمعة وقال: إن جهنم تسجر كل يوم إلا يوم الجمعة ۱۱

۱۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عین دوپہر میں نماز جمعہ کے علاوہ ہر نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھا ہے۔ اور فرمایا: جہنم کی آگ روز بھڑکتی ہے، جمعہ کے علاوہ۔

۱۲ ــ المحاسن، عن ابيه عن الحسن بن يوسف عن المفضل بن صالح عن محمد بن علي (ع) قال: ليلة الجمعة ليلة غراء يومها يوم ازهر وليس على الارض يوم تغرب فيه الشمس اكثر معتقاً فيه من النار يوم الجمعة ۱۲

۱۲۔ مؤلف کتاب المحاسن نے اپنی سند سے روایت میں کہا ہے کہ امام محمد بن علی علیہما السلام نے فرمایا۔ جمعہ کی رات اور جمعہ کا دن، دوسری راتوں اور دوسرے دنوں سے زیادہ نورانی ہوتا ہے۔

اہل سنت کے روایات

۱ ــ اخبرنا ابوسعيد بن أبي عمرو أنبأنا ابو عبدالله محمد بن عبدالله الصفار ثنا احمد بن محمد البرتي القاضي ثنا ابومعمر ثنا عبد الوارث عن الحسين عن يحيى اخبرني ابوسلمة أنه سمع اباهريرة يقول: خير يوم طلعت فيه الشمس يوم الجمعة.. الحديث ۱۳

۱۔ ابوسعید بن ابوعمرو نے خبر دی، ان سے ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے، ان سے احمد بن محمد برتی قاضی نے، ان سے ابومعمر نے ان سے عبدالوارث، ان سے حسین ان سے یحییٰ ان سے ابوسلمہ نے کہا، ابوہریرہ کہتے ہیں۔ سب سے بہتر وہ دن جس میں سورج نکلتا ہے۔ جمعہ کا دن ہے.....

(حدیث کے اسناد اس کے علاوہ بھی ہیں)

۲ ــ وفی شعب الایمان للبیهقی: افضل الایام عندالله یوم الجمعة
و روی ابن ماجة قال حدثنا ابوبکر بن أبی شیبة ثنا الحسین بن علی عن عبدالرحمن بن یزید بن جابر عن أبی الاشعث الصنعانی عن شداد بن اوس قال: قال رسول الله (ص): إن من افضل ایامکم یوم الجمعة... الحدیث).
و فی صحیح ابن حبان عن أبی هریرة: لا تطلع الشمس ولا تغرب علی یوم افضل من یوم الجمعة. ورواه مجمع الزوائد وقال رجاله رجال الصحیح

۲۔ بیہقی، شعب الایمان: خدا کے حضور، دنوں میں بہترین دن جمعہ ہے۔
ابن ماجہ نے روایت کی ہے، ابوبکر بن شیبہ نے حسین بن علی سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے انہوں نے اشعث صنعانی سے، انہوں نے شداد بن اوس سے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا:
تمہارے دنوں میں افضل دن جمعہ ہے.....
صحیح ابن حبان میں ابوہریرہ سے مروی ہے:
جمعہ سے بہتر دن پر نہ سورج نکلتا ہے نہ ڈوبتا ہے۔
مجمع الزوائد میں بھی یہ روایت ہے اور یہ کہا ہے کہ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

۳ ــ اخبرنا ابوالحسین علی بن محمد بن عبدالله بن بشران العدل ببغداد انبأ اسماعیل بن محمد الصفار ثنا ابوقلابة ثنا عمرو بن مرزوق أنبأ شعبة عن یونس بن عبید عن عمار مولی بنی هاشم عن أبی هریرة رضی الله عنه (وشاهد ومشهود) قال: الشاهد یوم الجمعة والمشهود یوم عرفة.

۳۔......... عمار مولی بنی ہاشم نے ابوہریرہ سے "وشاہد ومشہود" کے بارے میں سنا: شاہد روزِ جمعہ اور مشہود روزِ عرفہ ہے۔

٤ ــ وعن عطاء بن یسار: (شاهد یوم الجمعة ومشهود یوم عرفة).

۴۔ عطاء بن یسار:
شاہد سے مراد جمعہ کا دن اور مشہود سے مراد عرفہ کا دن ہے۔

٥ ــ الجمعة حج المساکین.

۵۔ جمعہ مساکین کا حج ہے۔

٦ ــ الجمعة حج الفقراء

٦۔ جمعہ فقرا کا حج ہے۔

٧ ــ وفی کنز العمال: إن لکم فی کل جمعة حجة وعمرة فالحجة التهجیر للجمعة. الحدیث.

۷۔ کنز العمال: ہر جمعہ کو تمہارے لیے حج وعمرہ دونوں ہیں ۔ حج، جمعہ کی دوپہر کو نماز کے لیے گھر سے جانا ہے...

٨ ــ لیلة الجمعة ویوم الجمعة اربع وعشرون ساعة لله تعالی فی کل ساعة ست مائة الف عتیق من النار کلهم قد استوجبوا النار.

۸۔ جمعہ کے دن رات میں چوبیس گھنٹے اللہ کے ہیں اور ہر ساعت چھ لاکھ مستحق جہنم، دوزخ سے اللہ آزاد کرتا ہے۔

٩ — إن يوم الجمعة وليلة الجمعة اربع وعشرون ساعة ليس منها ساعة إلا ولله فيها ست مائة الف عتيق من النار كلهم قد استوجبوا النار[٢١]

۹۔ جمعہ کے دن اور رات کے چوبیس گھنٹوں میں سے کوئی ساعت ایسی نہیں جس میں اللہ چھ لاکھ مستحقین جہنم کو آتش دوزخ سے آزاد نہ کرتا ہو۔

١٠ — ليس من يوم الجمعة إلا ولله عتقاء من النار ستمائة الف وبعض الى عشرين الفاً كلهم قد استوجبوا النار[٢٢]

۱۰۔ جمعہ کا کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ کی طرف سے چھ لاکھ سے بڑھ کر بیس لاکھ مستحقین جہنم، آتش دوزخ سے آزاد نہ ہوتے ہوں۔

١١ — حدثنا محمد بن عيسى ثنا حسان بن ابراهيم عن ليث عن مجاهد عن ابي الخليل عن أبي قتادة عن النبي (ص) أنه كره الصلاة نصف النهار إلا يوم الجمعة وقال: إن جهنم تُسجّر إلا يوم الجمعة[٢٣]

۱۱۔ . . . . ابو قتادہ نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے سنا: آپؐ عین دوپہر میں نماز پڑھنا پسند نہ فرماتے تھے۔ جمعہ کا دن مستثنیٰ تھا۔

١٢ — إن الله يسعر جهنم كل يوم في نصف النهار ويخبيها يوم الجمعة[٢٤]

۱۲۔ اللہ روزانہ عین دوپہر کو جہنم کی آگ بھڑکاتا ہے۔ مگر جمعہ کے دن آگ ٹھنڈی کر دیتا ہے۔

١٣ — حدثنا عبدالله حدثني ابي ثنا ابوعامر عبدالملك بن عمرو قال ثنا زهير يعني ابن محمد عن عبدالله بن محمد بن عقيل عن عبدالرحمن بن يزيد الانصاري عن أبي لبابة البديري ابن عبدالمنذر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: سيد الايام يوم الجمعة واعظمها عنده واعظم عندالله عزوجل من يوم الفطر ويوم الأضحى وفيه خمس خلال: خلق الله فيه آدم وأهبط الله فيه آدم الى الارض وفيه توفى الله آدم وفيه ساعة لا يسأل العبد فيها شيئاً إلا آتاه الله تبارك وتعالى اياه مالم يسأل حراماً وفيه تقوم الساعة. مامن ملك مقرب ولاسماء ولا أرض ولا رياح ولاجبال ولا بحر إلاهن يشفقن من يوم الجمعة[٢٤].
ونقله كشف الاستار باسناده عن سعد بن عبادة بزيادة أن تقوم فيه الساعة ٢٥

۱۳۔ . . . . . . ابو لبابہ البدیری ابن عبدالمنذر نے روایت کی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ سید الایام اور بارگاہ خدا میں عید فطر و عید قرباں سے زیادہ باعظمت ہے۔ اس دن کے پانچ خصوصیات ہیں۔ اس دن اللہ نے آدم کو خلق فرمایا، اس دن اللہ نے آدم کو زمین پر اتارا، اس دن اللہ نے آدم کو وفات دی۔ اس دن ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں بندہ اللہ سے جو بھی مانگے، اللہ تبارک و تعالیٰ دیتا ہے۔ بس یہ ہے کہ حرام چیز کے بارے میں سوال نہ ہو۔ جمعہ ہی کو قیامت برپا ہوگی۔ تمام مقرب فرشتے، آسمان اور زمین، ہوائیں اور پہاڑ اور سمندر جمعہ کے دن سے سب ڈرتے ہیں۔

مؤلف کشف الاستار نے اپنی سند روایت کے ساتھ، سعد بن عبادہ سے یہی حدیث اس اضافے سے

نقل کی ہے۔ "اسی دن قیامت ہوگی"۔

جمعہ کے دن عمل کا وزن بڑھ جاتا ہے

روایات اہل بیتؑ

١ ــ الصدوق بإسناده عن هشام بن الحكم عن أبي عبدالله الصادق (ع) في الرجل يريد أن يعمل شيئاً من الخير مثل الصدقة والصوم ونحوها قال: يستحب أن يكون ذلك يوم الجمعة فإن العمل يوم الجمعة يضاعف ٢٦

۱۔ ابوجعفر صدوق نے اپنا سلسلۂ روایت ہشام بن الحکم تک بیان کر کے امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان لکھا ہے: یہ کام بروز جمعہ ہونا چاہیے، کیونکہ جمعہ کے دن عمل کا وزن بڑھ جاتا ہے۔

٢ ــ عن محمد بن موسى بن المتوكل عن السعدآبادي عن احمد بن محمد البرقي عن ابيه عن احمد بن النضر عمرو بن شمر، عن جابر، عن أبي جعفر الباقر(ع) قال: الخير و الشر يضاعف في يوم الجمعة ٢٧

۲۔ محمد بن موسی بن متوکل نے سعد آبادی سے، انہوں نے احمد بن محمد البرقی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے احمد بن نضر، انہوں نے
..... جابر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی امام نے فرمایا: روز جمعہ اچھائی اور برائی کا وزن بڑھ جاتا ہے۔

٣ ــ احمد بن ابي عبدالله البرقي (في المحاسن) عن ابن فضال عن العلاء بن رزين عن محمد بن مسلم عن ابي جعفر الباقر(ع) قال: إن الصدقة يوم الجمعة تضاعف. وكان ابوجعفر(ع) يتصدق بدينار ٢٨

۳۔ احمد بن ابی عبداللہ برقی نے (محاسن میں) ابن فضال سے انہوں نے علاء بن رزین سے انہوں نے محمد بن مسلم سے انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا... حضرت فرماتے تھے: جمعہ کے دن صدقہ کا وزن بڑھ جاتا ہے۔
اور امام محمد باقر علیہ السلام دینار صدقے میں دیا کرتے تھے۔

٤ ــ وعن عبدالله بن محمد عن عمرو بن شمر عن جابر قال كان علي(ع) يقول:... في حديث... واعلموا أن الخير والشر يضاعفان يوم الجمعة ٢٩.

۴۔ عبداللہ بن محمد نے عمرو بن شمر سے، انہوں نے جابر سے روایت کی۔ حضرت علی علیہ السلام فرماتے تھے:
.... جمعہ کے روز خیر و شر کا وزن بڑھ جاتا ہے۔

اہل سنت کے روایات:

١ ــ تضاعف الحسنات يوم الجمعة .
ورواه في مجمع الزوائد عن ابي هريرة نقله عن الطبراني في الأوسط ٣٠.

ا۔ جمعہ کے دن حسنات کا وزن بڑھ جاتا ہے۔
مجمع الزوائد میں ابوہریرہ سے یہ روایت ہے۔ طبرانی نے الاوسط میں نقل کی ہے۔

جمعہ کے دن درود

روایات اہل بیت[۴]:

۱ ــ ثواب الاعمال: عن ابيه عن سعد عن أحمد بن أبي عبدالله عن ابيه عن احمد بن أبي المنذر عن الحسن بن علي عن محمد بن الفضيل عن أبي الحسن الرضا (ع) قال: قال رسول الله (ص) من صلى عليّ يوم الجمعة مائة صلاة قضى الله له ستين حاجة (منها للدنيا) ثلاثون حاجة للدنيا وثلاثون حاجة للآخرة [۳۱]

ا۔ ثواب الاعمال میں بسند امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے روایت ہے حضرت نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے، جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجے اللہ اس کی ساٹھ تمنائیں پوری کرے گا، تیس دنیا سے متعلق، تیس آخرت کے بارے میں۔

۲ ــ وعن علي بن محمد ومحمد بن الحسن عن سهل بن زياد عن جعفر بن محمد الاشعري عن ابن القداح عن أبي عبدالله (ع) قال: قال رسول الله (ص): اكثروا من الصلاة عليّ في الليلة الغراء واليوم الأزهر ليلة الجمعة ويوم الجمعة فسئل الى كم الكثير. قال: الى مائة ومازادت فهو افضل [۳۲]

۲۔ . . . . ابن قداح نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے: حضرت نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:
شب و روز روشن میں مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو۔ شب و روز جمعہ۔ پوچھا گیا۔ کس قدر زیادہ؟ فرمایا، سو یا اس سے زیادہ مرتبہ۔ افضل یہی ہے۔

۳ ــ وعن النبي (ص) قال: اكثروا من الصلاة عليّ في كل جمعة فمن كان اكثركم صلاة عليّ كان اقربكم مني منزلة. ومن صلى عليّ يوم الجمعة مائة مرة جاء يوم القيامة وعلى وجهه نور ومن صلى عليّ في يوم الجمعة الغامرة لم يمت حتى يرى مقعده في الجنة [۳۰] ــ والأحاديث في الباب كثيرة فراجع البحار وغيره. [۳۳]

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے۔ حضرت نے فرمایا:

ہر جمعہ کو مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود پڑھا کرو۔ جو شخص مجھ پر کثرت سے درود بھیجے گا وہ درجہ میں میرے زیادہ قریب ہوگا۔ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجے گا وہ قیامت کے دن نورانی چہرے کے ساتھ آئے گا۔ اور جو شخص جمعہ غامرہ (رحمت سے گھرے ہوئے) میں صلوٰۃ بھیجے گا وہ جنت میں اپنی منزل دیکھے بغیر نہیں مرے گا۔ بحار وغیرہ میں اس موضوع پر بہت سی حدیثیں ہیں۔

اہل سنت کے روایات:

۱ ـ اخبرنا ابوسهل احمد بن محمد بن ابراهيم المهراني انبأ محمد بن جعفر السختياني ثنا ابوخليفة ثنا عبدالرحمن بن سلام انبأ ابراهيم بن طهمان عن أبي اسحاق عن أنس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اكثروا الصلاة عليّ يوم الجمعة وليلة الجمعة فمن صلّى عليّ صلاة صلى الله عليه عشراً [۳۱]

۱۔ابوسہل احمد بن محمد بن ابراہیم مہرانی نے محمد بن جعفر سختیانی سے انہوں نے ابوخلیفہ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن سلام سے، انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے، انہوں نے ابو اسحاق سے، انہوں نے انس سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
شب و روز جمعہ مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو۔ اس دن ایک صلوٰۃ پڑھنے والے کو اللہ دس رحمتوں سے نوازتا ہے۔

۲ ـ اخبرنا ابو عبدالله الحافظ وابوسعيد بن ابى عمرو قالا ثنا ابوالعباس محمد بن يعقوب أنبأ ابوجعفر احمد بن عبدالحميد الحارثي ثنا الحسين بن علي الجعفي عن عبدالرحمن بن يزيد بن جابر عن ابى الاشعث الصنعاني عن اوس بن اوس قال، قال رسول‌الله(ص): افضل ايامكم يوم الجمعة فيه خلق آدم وفيه قبض وفيه النفخة وفيه الصعقة فاكثروا عليّ من الصلاة فيه فإن صلاتكم معروضة... الحديث [۳۵]

۲۔ . . . . رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ ہے، اس دن آدمؑ خلق ہوئے اسی روز انہوں نے انتقال کیا۔ اسی دن صور پھونکا جائے گا اس دن کڑک ہوگی، اس دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ تمہاری صلوٰۃ میرے سامنے پیش ہوتی ہے۔ . . . . الی آخرہ

۳ ـ وعن خالد بن معدان عن رسول الله(ص) قال: اكثروا الصلاة عليَّ في كل يوم جمعة فإنه صلاة امتي تعرض عليّ في كل جمعة [۳۶]

۳۔ خالد بن معدان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث نقل کی ہے، حضرت نے فرمایا:
ہر جمعہ کو مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ میری امت کے درود ہر جمعہ کو میرے حضور میں پیش کئے جاتے ہیں۔

٤ ـ وعن صفوان بن سليم أن رسول الله(ص) قال: إذا كان يوم الجمعة وليلة الجمعة فاكثروا الصلاة عليّ» [۳۷]

۴۔ صفوان بن سلیم کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
روز جمعہ و شب جمعہ مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو۔

آداب جمعہ۔ روز کفارہ

روایات اہل بیت:

١ ــ عن محمد بن يحيى عن محمد بن الحسين عن موسى بن سعدان عن عبدالله بن سنان عن ابي عبدالله الصادق(ع) قال: من أخذ شاربه وقلم اظفاره وغسل رأسه بالخطميّ يوم الجمعة كان كمن اعتق نسمة[٣٨]

۱۔ ...... عبداللہ بن سنان نے حضرت ابوعبداللہ صادق علیہ السلام سے روایت کی حضرت نے فرمایا۔

جس نے جمعہ کے دن لبیں کتریں اور، ناخن تراشے (خط بنایا) سر خطمی سے دھویا، اس کا مرتبہ یہ ہے جیسے کسی نے ایک غلام آزاد کیا ہو۔

(یہ شیخ طوسی نے اپنی سند سے یہی حدیث محمد بن یحییٰ کی زبانی نقل کی ہے)

٢ ــ وعن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير عن محمد بن طلحة قال: قال ابو عبدالله (ع): تقليم الأظفار وقص الشارب وغسل الرأس بالخطمي كل جمعة ينفي الفقر و يزيد في الرزق[٣٩]

۲۔ ..... محمد بن طلحہ نے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ہر جمعہ کو ناخن تراشنا، لبیں کترنا اور خطمی سے سر دھونا، فقر سے دوری اور روزی میں وسعت کا سبب ہے۔

٣ ــ وعن علي بن ابراهيم عن ابيه عن اسماعيل بن عبدالخالق عن محمد بن طلحة نحوه في ثواب الأعمال عن أبيه عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن الحسين بن يزيد عن السكوني عن أبي عبدالله عن أبيه عن آبائه عليهم السلام قال: قال رسول الله (ص): من قلّم اظفاره يوم الجمعة أخرج الله من أنامله الداء وأدخل فيه الدواء[٤٠]

۳۔ علی بن ابراہیم نے اپنے والد، انہوں نے اسماعیل بن عبدالخالق سے انہوں نے محمد بن طلحہ سے اسی طرح کے الفاظ نقل کئے ہیں۔

ثواب الاعمال میں مؤلف نے اپنی سند سے حضرت ابی عبداللہ اور انہوں نے اپنے آباء کرام علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص جمعہ کے دن ناخن تراشتا ہے خدا اس کی انگلیوں سے مرض نکالتا اور دوا داخل کرتا ہے۔

٤ ــ وفي المستدرك عن الجعفريات باسناده قال رسول الله (ص): ليتطيب احدكم يوم الجمعة: ولو من قارورة امرأته[٤١]

۴۔ مستدرک میں جعفریات کے مؤلف کی سند سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:
جمعہ کے دن خوشبو ضرور لگایا کرو، خواہ وہ اپنی اہلیہ کی شیشی ہی سے کیوں نہ لگاؤ۔

٥ ــ في الخصال حدثنا أبي (رض) قال حدثنا محمد بن يحيى العطار عن محمد بن احمد عن معاوية ابن حكيم عن معمر بن خلاد عن أبي الحسن الرضا(ع) قال: لاينبغي للرجل أن يدع الطيب في كل يوم فإن لم يقدر عليه فيوم ويوم لافإن لم يقدر ففي كل جمعة ولا يدع ذلك[٤٢]

۵۔ خصال میں صدوق نے اپنے اسناد کے ساتھ حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا: آدمی کو روزانہ عطر لگانا چاہیے، اگر یہ ممکن نہ ہو تو ایک دن بیچ کر کے یہ بھی ممکن نہ ہو تو جمعہ

٦ ـ عن عدة من أصحابنا عن أحمدبن أبي عبدالله عن محمدبن موسى بن الفرات عن علي بن مطر عن السكن الخزاز قال: سمعت أبا عبدالله(ع) يقول: حق على كل محتلم في كل جمعة أخذ شاربه وأظفاره ومس شيء من الطيب وكان رسول الله(ص) إذا كان يوم الحمعة ولم يكن عنده طيب دعا ببعض خمر نسائه فبلها في الماء ثم وضعها على وجهه [١٣]

و رواه الصدوق في (الخصال) عن أبيه وعن محمدبن يحيى عن محمدبن أحمد عن أحمدبن أبي عبدالله مثله الى قوله: ومس شيء من الطيب.

٦۔ .... سکن خزاز کہتے ہیں: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا: ہر جمعہ کے روز محتلم پر فرض ہے کہ لبیں کترے، ناخن تراشے (خط بنائے) خوشبو لگائے۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ جمعہ کے دن اگر عطر نہ ہوتا تھا تو کسی اہلیہ کی خوشبودار چادر منگا کر پانی میں ڈال دیتے پھر اس خوشبودار پانی سے روئے انور دھوتے تھے۔

اس حدیث کو صدوق نے الخصال میں اپنے والد کی سند سے نقل فرمایا ہے۔ مگر وہاں "خوشبو لگائے" ..... کے بعد کا ٹکڑا نہیں ہے۔

٧ ـ محمدبن يعقوب عن محمدبن يحيى، عن أحمدبن محمد عن معمربن خلاد عن أبي الحسن(ع) قال: لاينبغي للرجل أن يدع الطيب في كل يوم فإن لم يقدر عليه فيوم ويوم فإنه لم يقدر ففي كل جمعة ولايدع[١].

ورواه الصدوق مرسلاً. وعيون الأخبار باسناد آخر الى معمربن خلاد عن الرضا(ع) ايضاً مثله ورواه في الخصال عن ابيه بنفس السند المتقدم مثله.[١٤]

٧۔ .... معمر بن خلاد نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے روایت کی ہے حضرت نے فرمایا: آدمی کو ہر روز خوشبو لگانا چاہیے۔ لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو تو ایک دن بیچ کر کے، اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو جمعہ جمعہ۔ مگر اسے نہ چھوڑے۔

صدوق نے یہ حدیث ایک مرتبہ مرسل نقل کی ہے اور عیون الاخبار میں نئی سند کے ذریعے امام رضاؑ سے اور الخصال میں یہی سند اپنے والد کے ذریعے نقل کی ہے۔

اہل سنت کے روایات:

١ ـ عبدالرزاق عن معمر عمن سمع أنساً يقول: إن النبي(ص) قال: إن الجمعة إلى الجمعة كفارة والصلوات الخمس كفارات لمابينهن ما اجتنبت الكبائر. قال: فقال رجل: يا نبي الله اتكفر الجمعة الى الجمعة قال: نعم وزيادة ثلاثة أيام[٢٥]

١۔ عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے اپنے شیوخ سے انس کی زبانی کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک مدت کفارہ ہے۔ اور نماز پنجگانہ درمیانی زمانے کا کفارہ ہیں۔ کتنے ہی گناہان کبیرہ ہوں، راوی نے کہا، کسی شخص نے پوچھا: نبی اللہؐ۔ جمعہ سے جمعہ تک کفارہ

ہے؟۔ فرمایا: ہاں، اور تین دن کا اضافہ ہے۔

۲ ــ عبدالرزاق عن ابن عيينة عن أبي اسحاق قال سمعته يحدث عن الحارث عن علي قال: الناس في الجمعة ثلاث: رجل شهدها بسكون و وقار وانصات وذلك الذي يغفر الله ما بين الجمعتين قال: حسبته قال وزيادة ثلاثة ايام قال: وشاهد شهدها بلغو فذلك حظه منها ورجل صلى بعد خروج الإمام بسنة إن شاء اعطاه وإن شاء منع ۲۶

۲۔ عبدالرزاق نے ابن عینیہ سے انہوں نے ابو اسحاق سے حدیث کا بیان سنا کہ وہ حارث سے نقل کر رہے تھے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جمعہ کے دن تین طرح کے آدمی سامنے آتے ہیں: وہ شخص جو سکون و وقار و خاموشی کے ساتھ نماز جمعہ پڑھتا ہے۔ اس شخص کے دو جمعوں کے درمیانی گناہ اللہ بخش دے گا، راوی نے کہا، میرا خیال ہے حضرت نے مزید تین دن بھی فرمائے۔ فرمایا: ایک وہ آدمی جو جمعہ میں حاضر ہوا مگر خطبے میں باتیں کرتا رہا، اب اس کا جو بھی مقدر ہو، ایک آدمی وہ ہے جو امام کے چلے جانے کے بعد سنت ادا کرتا ہے، اس کے بارے میں اللہ کی مرضی ہے وہ چاہے تو کرم فرمائے نہ چاہے تو محروم رکھے۔

۳ ــ عبدالرزاق عن ابن عيينة عن ابن عجلان عن سعيدابن أبي سعيد عن عبدالله بن وديعة الخدري عن ابي ذر قال: وسمعت عبدالوهاب عن أبي ذئب عن أبي ذر قال: من اغتسل يوم الجمعة فأحسن غسله ولبس من صالح ثيابه ومس ماكتب الله من طيب أهله او دهنه ثم راح الى الجمعة فلم يفرق بين اثنين غفر له مابين الجمعتين وزيادة ثلاثة أيام ۲۷

۳۔ . . . . ابو ذئب نے ابو ذر سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا:

حضرت نے فرمایا۔

جس نے جمعہ کے دن اچھی طرح غسل کیا، اچھے کپڑے پہنے اور اللہ نے جو بھی عطا کیا ہے۔ اپنے گھر والوں کا عطر یا تیل استعمال کیا، پھر جمعہ کے لیے گیا اور دونوں میں فرق نہ کیا، اللہ اس کے دو جمعوں کے درمیانی گناہ اور مزید تین دن کے گناہ بخش دے گا۔

٤ ــ من اغتسل يوم الجمعة ثم أتى الجمعة فصلى ماقدر له ثم أنصت حتى يفرغ الإمام من خطبته ثم يصلي معه غفر له مابينه وبين الجمعة الأخرى وفضل ثلاثة أيام.
وقد روي مثل ذلك عن سلمان وابي سعيد واوس بن اوس ۲۸

۴۔ جو شخص جمعہ کو غسل کر کے نماز جمعہ میں جائے اور جس حد تک نماز پڑھ سکتا ہے پڑھے پھر امام کے خطبے میں آخر خطبہ تک خاموش رہے، پھر جماعت میں شریک ہو، اللہ اس جمعے سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف فرماتا اور تین دن مزید اس میں شریک کرتا ہے۔ (یعنی دس دن کے گناہ بخشتا ہے)
اسی قسم کے الفاظ سلمان، ابو سعید اور اوس بن اوس نے بھی نقل کیے ہیں۔

٥ ــ اخبرنا ابوبكربن الحسن و ابوزكريابن أبي اسحاق قالا ثنا ابوالعباس محمدبن يعقوب هو الاصم ثنا بحر بن نصر قال قرىء على ابن وهب اخبرك حياة بن شريح عن بكر بن عمرو عن بكير بن عبدالله بن الاشج عن نافع أن عبدالله بن عمر كان يقلم اظفاره ويقص شاربه في كل جمعة وروينا عن ابي جعفر مرسلاً قال: كان رسول الله (ص) يستحب أن يأخذ من شاربه واظفاره يوم الجمعة ۲۹

۵۔........ نافع کی روایت ہے: عبداللہ بن عمر ہر جمعہ کو اپنے ناخن تراشتے اور لبوں کو کترتے تھے اور ہم نے ابو جعفرؑ سے روایت مرسلہ بیان کی ہے:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن لب کتروانا اور ناخن ترشوانا پسند کرتے تھے۔

٦ ـ اخبرنا ابو بكر احمد بن اسحاق الفقيه انبأ علي بن عبدالعزيز ثنا الحجاج بن المنهال ثنا حماد ابن سلمة عن محمد بن اسحاق عن محمد بن ابراهيم عن ابي هريرة وابي سعيد أن رسول الله (ص) قال: من غسل يوم الجمعة واستاك ولبس احسن ثيابه وتطيب بطيب إن وجده ثم جاء ولم يتخط الناس فصلى ماشاء الله أن يصلي فإذا خرج الامام سكت فذلك كفارة الى الجمعة الاخرى.٥

٦۔..... ابوہریرہ اور ابو سعید سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص روز جمعہ مسواک کرتا اور نہاتا، اچھے کپڑے پہنتا، اور عطر لگاتا ہے۔ اگر دستیاب ہو۔ اس کے بعد (سکون و وقار سے) لوگوں کو پامال کیے بغیر جمعہ میں جاتا ہے، وہاں جس قدر ہو سکتا ہے نماز پڑھتا ہے۔ امام کے جانے کے بعد وہ خاموش رہتا ہے۔ اس کا یہ عمل دوسرے جمعہ تک اس کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

٧ ـ عن أبي هريرة: من اغتسل يوم الجمعة واستاك ومس من طيب إن كان عنده ولبس من احسن ثيابه... حتى يقول: كانت كفارة لما بينها وبين الجمعة التي قبلها. قال (الراوي): وكان ابوهريرة يقول: ثلاثة أيام زيادة ان الله جعل الحسنة بعشر امثالها.١

۷۔ ابوہریرہ سے روایت ہے: جو شخص جمعہ کے دن مسواک کرتا، نہاتا اور اگر عطر ہے تو اس سے معطر ہوتا ہے، اچھے کپڑے پہنتا ہے...... یہ عمل اس جمعہ سے آئندہ جمعہ تک کے لیے کفارہ ہوتا ہے۔
راوی کے بقول ابوہریرہ کہتے تھے: چونکہ خدا نے حسنہ کا ثواب دس گنا رکھا ہے لہذا اس میں بھی جمعہ کے سات دنوں پر تین دنوں کا اضافہ ہے۔

حاشیے

۱۔ وسائل الشیعہ ج ۳ ص ۷،٦۔ ونقل فی ہامشہ عن عدۃ الداعی ص ۲۸۔ والخصال ج ۱ ص ۱۵۲ ومصباح المتہجد ص ۱۹٦۔ ونقلہ مستدرک الوسائل ج ۱ ص ۴۱۸ عن ابی الفتوح فی تفسیرہ عن سعد بن عبادہ۔ والبحار ج ۸۹ ص ۲٦۷۔

۲۔ الوسائل ج ۳ ص ٦۵ وفی ہامشہ نقلہ عن الفقیہ ج ۱ ص ۱۳۸ ومصباح المتہجد ص ۱۹٦ وقال: والمطبوع باضافہ والمشہود یوم عرفہ۔

۳۔ الوسائل ج ۳ ص ۵ وفی ہامشہ عن التہذیب ج ۱ ص ۳۲۱ وارسل الشہید فی رسالۃ الجمعہ عن النبیؐ الجمعہ حج المساکین کما فی البحار ج ۸۹ ص ۲۱۲ ونقلہ فی المستدرک ج ۱ ص ۴۱۸ عن تفسیر ابی الفتوح۔

۴۔ البحار ج ۸۹ ص ۱۹۷ و ۱۹۹ و ۲۵۵ عن نوادر الراوندی وعن دعائم الاسلام۔

۵۔ الوسائل ج ۳ باب وجوب تعظیم یوم الجمعہ حدیث ۲۔ الفروع ج ۳ ص ۴۱۳ وعن التہذیب ج ا ص ۲۴۵ نقلہ والبحار ج ۸۹ ص ۲۸۴۔

۶۔ الوسائل ج ۳ ا باب المتقدم حدیث ۲۳ وعن المقنعہ ص ۲۵ ونقلہ فی البحار عن المقنعہ ج ۸۹ ص ۲۸۶

۷۔ الوسائل ج ۳ ا باب المتقدم حدیث ۸۰ ۔ وفی ہامشہ عن الفروع ج ا ص ۱۱۵۔ والتہذیب ج ا ص ۲۴۶ وفی البحار ج ۸۹ ص ۲۷۳ عن عدۃ الداعی۔

۸۔ الکافی ج ۳ ص ۴۱۳ ومستدرک الوسائل ج ا ص ۴۱۸ ۔

۹۔ مستدرک الوسائل ج ا ص ۴۱۸ ونقلہ ایضاً عن الشیخ ابی الفتوح۔

۱۰۔ الوسائل ج ۳ ص ۶۶ ۔ الخصال ج ۲ ص ۳۰۰۔ ومستدرک الوسائل ج ا ص ۴۱۸ عن الراوندی بزیادۃ والبحار ج ۸۹ ص ۲۶۸ من دون ذکر الآمِلی۔

۱۱۔ بحار الانوار ج ۸۹ ص ۲۸۴ عن مجمع البیان ۔

۱۲۔ البحار ج ۸۹ ص ۲۱۳۔

۱۳۔ البحار ج ۸۹ ص ۲۷۱ عن المحاسن۔

۱۴۔ البحار ج ۸۹ ص ۲۸۴ عن مجمع البیان۔

۱۵۔ سنن البیہقی ج ۳ ص ۲۵۱ و ۲۵۰ ومثلہ فی کنز العمال ج ۷ حدیث (۳۳۶۶) نقلہ فی ہامشہ عن احمد ومسلم والترمذی عن ابی ہریرہ۔ ومثلہ فی الأم ج ا ص ۱۸۵۔ والترمذی ج ۲ ص ۳۵۹ و ۳۶۲ وابی داؤد ج ا ص ۲۷۴ ومنحۃ المعبود ج ا ص ۱۳۹ المستدرک للحاکم ج ا ص ۲۷۸ و ۲۷۹ والمنتقی ج ۲ ص ۱۳ وفی مفتاح کنوز السنۃ نقلہ عن مسلم والبوداؤد والنسائی وابن ماجہ واحمد ومن احب فلیراجع ص ۱۱۶ ومسلم ج ۲ ص ۶۔

۱۶۔ کنز العمال ج ۷ حدیث (۳۳۴۹) عن البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرہ۔

۱۷۔ ابن ماجہ ج ا ص ۳۴۵۔ وکنز العمال ج ۷ حدیث (۳۳۵۳) عن البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرہ۔

۱۸۔ کنز العمال ج ۷ حدیث (۳۳۹۳) عن ابن حبان وفی مصابیح السنۃ للبغوی ہذا المعنی فی حدیث ج ا ص ۶۸۔

۱۹۔ ج ۲ ص ۱۶۴۔

۲۰۔ سنن البیہقی ج ۳ ص ۱۷۰ وکنز العمال ج ۷ ص ۵۰۷ مثلہ بتغییر فی اولہ وآخرہ ومثلہ عن مصابیح السنۃ للبغوی ج ا ص ۶۸۔

۲۱۔ کذا فی الام للشافعی وہو فی البیہقی ج ۳ ص ۱۷۰ باسناد آخر عن عبد اللہ بن رافع عن ابی ہریرہ۔

۲۲۔ کنز العمال ج ۷ ص ۵۰۱ عن ابن زنجویہ فی ترغیبہ والقضاعی۔

۲۳۔ کنز العمال ج ۷ ص ۵۰۱ عن القضاعی وابن عساکر۔

۲۴۔ کنز العمال ج ۷ ص ۵۲۲۔
۲۵۔ کنز العمال ج ۷ حدیث (۳۳۶۰)
۲۶۔ کنز العمال ج ۷ حدیث (۳۳۹۶) ومجمع الزوائد ج ۲ ص ۱۶۵۔
۲۷۔ کنز العمال ج ۷ حدیث (۳۳۹۸)
۲۸۔ سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۸۴
۲۹۔ کنز العمال ج ۷ حدیث (۳۳۵۲)
۳۰۔ مسند احمد ج ۳ ص ۴۳۰ وراجع الام للشافعی بتغییر یسیر ج ۱ ص ۱۸۵ وکنز العمال ج ۷ حدیث (۳۳۵۴) و (۳۳۷۷) و (۳۳۸۶) و (۳۳۹۲) عن الشافعی واحمد والبخاری فی تاریخہ عن سعد بن عبادہ وابی لبابہ وسنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۳۴۴۔
۳۱۔ کشف الاستار ج ۱ ص ۲۹۴ والمنتقی ج ۱ ص ۱۴ ونقلہ عن احمد وابن ماجہ۔
۳۲۔ الوسائل ج ۳ ص ۶۶ وفی ہامشہ عن الفقیہ ج ۱ ص ۱۳۸۔ الخصال ج ۲ ص ۳۱ بسند آخر وراجع البحار ج ۸۹ ص ۳۴۷۔
۳۳۔ الوسائل ج ۳ ص ۶۶ عن ثواب الاعمال والبحار ج ۸۹ ص ۲۸۳ ومستدرک الوسائل ج ۱ ص ۴۱۸۔
۳۴۔ الوسائل ج ۳ ص ۹۰۰۔ المحاسن ص ۵۹ ونقلہ فی البحار ج ۸۹ ص ۳۴۹۔
۳۵۔ الوسائل ج ۳ ص ۶۹ والمحاسن للبرقی ص ۵۸۔
۳۶۔ کنز العمال ج ۷ حدیث ۳۳۸۹ عن الطیالسی عن ابی ہریرہ۔
۳۷۔ الوسائل ج ۱۷ ونقلہ عن ثواب الاعمال ص ۸۵ ونقلہ البحار ج ۸۹ ص ۳۵۱
۳۸۔ الوسائل ج ۳ ص ۲۷ فروع الکافی ج ۳ ص ۴۲۸ والبحار ج ۸۹ ص ۳۱۳ نقلہ عن رسالۃ الشہید الثانی فی الجمعہ۔
۳۹۔ البحار ج ۸۹ ص ۳۷۸۔
۴۰۔ سنن البیہقی ج ۳ ص ۲۴۹ وبہذا المعنی عن ابی ہریرہ فی مجمع الزوائد ج ۲ ص ۱۶۸ ونقلہ عن الاوسط الطبرانی۔
۴۱۔ سنن البیہقی ج ۳ ص ۲۴۸ والنسائی ج ۳ ص ۹۱ وسنن ابوداؤد ج ۱ ص ۲۷۵ ومثلہ فی المستدرک للحاکم ج ۱ ص ۲۷۸ وسنن الدارمی ج ۱ ص ۳۶۹ والمنتقی ج ۲ ص ۱۶ وسنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۳۴۵ وقد ذکرناہ فی باب فضل الجمعہ۔
۴۲۔ المنتقی ج ۱ ص ۱۷ ونقلہ عن سنن سعید وقال ہو مرسل۔
۴۳۔ المنتقی ج ۲ ص ۱۷ ونقلہ عن الشافعی فی المسند وقال ہو مرسل۔
۴۴۔ الوسائل ج ۳ ص ۴۷۔ الفروع ج ۲ ص ۲۲۰۔ التہذیب ج ۱ ص ۳۲۱۔
۴۵۔ الوسائل ج ۳ ص ۴۷۔ الفروع ج ۲ ص ۲۱۷ وج ۱ ص ۱۱۶۔
۴۶۔ الوسائل ج ۳ ص ۴۹ ثواب الاعمال ص ۱۴ الخصال ج ۲ ص ۳۰۔ نقلہ فی البحار ج ۸۹ ص ۳۴۵ باسناد آخر وبزیادۃ فی آخرہ وعن نوادر الراوندی باسناد آخر عن موسی بن جعفر ج ۸۹ ص ۳۶۱ وفی الخصال عین الحدیث باسناد آخر ج ۲ ص ۳۹۱ وبمعناہ فی مستدرک الوسائل ج ۱ ص ۴۱۴ عن الجعفریات وعن کتاب العروس بزیادہ فی آخرہ۔

۴۷۔ مستدرک الوسائل ج ۱ ص ۴۱۴۔

۴۸۔ الخصال ج ۲ ص ۳۹۲۔

۴۹۔ الوسائل ج ۳ ص ۵۴ وفی ہامشہ عن الفروع ج ۲ ص ۲۲۲۔ الخصال ج ۲ ص ۳۰ نقلہ فی الھامش و فی الخصال لم یذکر عن رسول اللہ ج ۲ ص ۳۹۲ وراجع البحار ج ۸۹ ص ۳۶۵ و ۳۶۴۔

۵۰۔ الوسائل ج ۳ ص ۵۴ ونقلہ عن الفروع ج ۲ ص ۲۲۲ والفقیہ ج ۱ ص ۱۳۹، اما عیون الاخبار ففی ص ۱۵۵ والخصال فی ج ۲ ص ۳۰۔

۵۱۔ مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۲۶۷۔

غسل یوم جمعہ

روایاتِ اہل بیتؑ:

۱ ــ قال الصادق (ع): غسل يوم الجمعة طهور وكفارة لما بينهما من الذنوب من الجمعة الى الجمعة [۱] علي بن ابراهيم عن أبيه عن حماد بن عيسى عن حريز عن زرارة قال: ابوجعفر (ع): لا تدع الغسل يوم الجمعة فإنه سنة، وشم الطيب والبس صالح ثيابك وليكن فراغك من الغسل قبل الزوال فإذا زالت فقم وعليك السكينة والوقار، وقال: الغسل واجب يوم الجمعة. [۲]

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: غسل روز جمعہ بہت بڑی طہارت اور دو جمعوں کے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے۔

علی بن ابراہیم نے اپنے والد سے انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے انہوں نے حریز سے، انہوں نے زرارہ سے روایت کی ہے: غسل جمعہ ترک نہ کرو وہ سنت ہے، خوشبو سونگھو (لگاؤ) اچھے کپڑے پہنو، زوال سے پہلے پہلے غسل سے فارغ ہو جاؤ۔ زوال کے بعد تیاری کرو، اطمینان و وقار سے جاؤ۔

اور فرمایا: جمعہ کا غسل واجب ہے۔

٢ ــ الصادق (ع): لايترك غسل يوم الجمعة إلا فاسق ومن فاته فليقضه يوم السبت.[٣]

٢۔ امام جعفر صادق ع نے فرمایا: جمعہ کے دن صرف فاسق (بدکار) ہی غسل چھوڑتا ہے اور جس سے اتفاقاً غسل چھوٹ جائے وہ ہفتے کو قضا کرے۔

٣ ــ عن محمد بن علي (ع) قال: لا تدع الغسل يوم الجمعة فإنه من السنة وليكن غسلك قبل الزوال[٤]

٣۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: غسل جمعہ ترک نہ کرو، وہ سنّت ہے، تمہیں زوال سے پہلے غسل کر لینا چاہئے۔

٤ ــ عن علي بن ابراهيم، عن محمد بن عيسى عن يونس بن عبدالرحمن عن هشام بن الحكم قال: قال ابوعبد الله (ع): ليتزين احدكم يوم الجمعة و يغتسل و يتطيب و يسرح لحيته و يلبس انظف ثيابه وليتهيأ للجمعة... الحديث.[٥]

٤۔ ہشام بن حکم نے روایت کی ہے: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر شخص کو جمعہ کے دن صاف ستھرا ہونا چاہئے، نہائے، عطر لگائے، ڈاڑھی میں کنگھی کرے، عمدہ لباس پہنے اور جمعہ کے لئے تیار ہو...... حدیث۔

٥ ــ محمد بن يحيى عن محمد بن الحسين عن صفوان بن يحيى عن منصور بن حازم عن أبي عبدالله (ع) قال: الغسل يوم الجمعة على الرجال والنساء في الحضر وعلى الرجال في السفر.[٦]

٥۔ ...... منصور بن حازم نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے: حالت قیام میں مرد عورت دونوں کو اور سفر میں مرد کو جمعہ کے دن نہانا ضرور چاہئے۔

٦ ــ اخبرنا محمد حدثني موسى حدثنا ابي عن ابيه عن جده جعفر بن محمد (ع) قال: كان عليٌّ يقول: ما أحب لأحد أن يدع الغسل يوم الجمعة إلا من عذر اولعلة مانعة.[٧]

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ مجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ کوئی شخص کسی عذر یا رکاوٹ کے بغیر جمعہ کے دن نہ نہائے۔

٧ ــ عبد الله بن جعفر في (قرب الاسناد) عن أحمد بن اسحاق. عن بكر بن محمد. عن الصادق (ع) عن آبائه (ع) قال: اميرالمؤمنين (ع): الناس في الجمعة على ثلاثة منازل رجل أتى الجمعة قبل أن يخرج ...... شهدها بإنصات وسكون فإن ذلك كفارة لذنوبه من الجمعة الى الجمعة وزيادة ثلاثة أيام لقول الله عزوجل: «من جاء بالحسنة فله عشرأمثالها» ورجل شهدها بلغط وقلق فذلك حظه ورجل أتاها والإمام يخطب فقام يصلي فقد خالف، وهويسأل الله عزوجل إن شاء اعطاه وان شاء حرمه.

ورواه الصدوق (في المجالس) عن أحمد بن هارون الفامي، عن محمد بن جعفر بن بطة عن احمد بن اسحاق و عن أحمد بن هارون الفامي، عن أحمد بن اسحاق مثله.[٨]

قال النبي (ص): من اغتسل يوم الجمعة ومس من طيب امرأته إن كان لها ولبس من صالح ثيابه ثم لم يتخط رقاب الناس ولم يلغ عند الموعظة كان كفارة لما بينها ومن لغى وتخطى رقاب الناس كانت له ظهراً.[٩]

۷۔ ...... قرب الاسناد میں احمد بن اسحاق نے اپنی سند سے .... امام جعفر صادق علیہ السلام، انہوں نے اپنے آباء کرام علیہم السلام سے، انہوں نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے: جمعہ کے دن آدمیوں کے تین درجے ہوتے ہیں۔ ایک وہ آدمی جو اس وقت جائے کہ امام نہ پہنچا ہو .... مکمل خاموشی و احترام کے ساتھ اس درجے کے لوگوں کا عمل ایک جمعہ سے دوسرے جمعے کے درمیانی بلکہ تین دن زائد کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ نے فرمایا: **من جاء بالحسنة** .... جو ایک نیکی کرے گا اللہ دس گنا اجر دے گا۔ ایک شخص وہ ہے جو جمعہ میں شریک تو ہوتا ہے مگر باتیں کرتا اور بے توجہی برتتا ہے۔ اس کا عمل اس قسم کا ہے کہ جو نصیب میں ہے وہ پائے گا۔ ایک درجہ یہ ہے کہ آدمی جمعہ میں اس وقت

پہنچا جب امام خطبہ دے رہا تھا اس نے اپنی نماز شروع کردی۔ یہ شخص مخالف ہے۔ یہ آدمی اللہ سے دعا کرتا ہے۔ اللہ کی رضا ہو تو قبول فرمائے نہ رضا ہو تو محروم رکھے گا۔

صدوق نے المجالس میں احمد بن ہارون فامی، محمد بن جعفر بن بطہ، احمد بن اسحاق اور احمد بن ہارون فامی نے احمد بن اسحاق سے یہی متن نقل کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کو نہاتا، اپنی اہلیہ کا عطر لگاتا (اگر اس کا ہو) اپنے اچھے کپڑے پہنتا ہے اور لوگوں کی گردنوں (اور سروں پر) سے نہیں گذرتا اور وعظ کے درمیان باتیں نہیں کرتا، تو اس کا یہ عمل دو جمعوں کی درمیانی مدت کا کفارہ ہے اور جو شخص شور و غل کرتا، سروں سے ہوتا گذرتا ہے تو اس کی نماز ظہر محسوب ہوگی۔

روایات اہل سنت:

١ ـ حدثنا علي قال حدثنا حرمي بن عمارة قال حدثنا شعبة عن أبي بكر بن المنكدر قال حدثني عمرو بن سليم الانصاري قال أشهد على ابي سعيد قال أشهد على رسول الله (ص) قال: الغسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم وان يستن وأن يمس طيباً إن وجد.[١٠]

١۔ ہم سے علی نے بیان کیا۔ انھوں نے کہا ہم سے حرمی بن عمارہ نے کہا کہ ہم سے شعبہ نے ان سے ابوبکر بن منکدر نے کہا کہ مجھ سے عمرو بن سلیم انصاری نے کہا میرے سامنے ابو سعید نے اور انھوں نے کہا میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر محتلم پر روز جمعہ غسل واجب ہے، نیز دانت صاف کرنا اور ممکن ہو تو عطر لگانا ضروری ہے۔

٢ ـ حدثنا عمرو بن سواد العامري حدثنا عبدالله بن وهب اخبرنا عمرو بن الحارث ان سعيد بن أبي هلال وبكير بن الاشج حدثاه عن أبي بكر بن المنكدر عن عمرو بن سليم عن عبدالرحمن بن أبي سعيد الخدري عن ابيه أن رسول الله (ص) قال: الغسل يوم الجمعة على كل محتلم والسواك ويمس من الطيب ماقدر عليه

وقال: ولومن طيب المرأة. بتغيير بسيط عن بكير بن الاشج.[١١]

٢۔ .... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر محتلم پر غسل روز جمعہ ہے۔ مسواک اور بحد امکان خوشبو لگانا بھی ضروری ہے۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خواہ وہ عطر اس کی اہلیہ ہی کا ہو۔ بکیر ابن اشج کی روایت میں ذرا سے فرق کے ساتھ یہی عبارت ہے۔

٣ ـ روى البخاري قال حدتنا آدم قال حدتنا ابن أبي ذئب عن سعيد المقبري قال أخبرني أبي عن أبي وديعة عن سلمان الفارسي قال، قال النبي (ص): لايغتسل رجل يوم الجمعة و يستطهرما استطاع من طهر و يدهن من دهنه اويمس من طيب بيته ثم يخرج فلايفرق بين اثنين ثم يصلي ما كتب له ثم ينصت إذ تكلم الامام إلاغفرله ما بينه و بين الجمعة الأخرى.[١٢] وهذا الحديث رواه الشهيد الثاني. نقله عنه البحارج ٨٩ ص ٣٥٨.

٣۔ بخاری ...... سلمان فارسیؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی جمعہ کے دن نہاتا اور اچھی طرح صاف ستھرا ہوتا، اپنے ملکیت کا تیل لگاتا اپنے گھر کا عطر استعمال کرتا، پھر گھر سے نکلتا اور لوگوں کو دھکا دیے بغیر (مسجد میں) حاضر ہوتا اور فرائض نماز بجا لاتا ہے۔ امام کے خطبے میں خاموش بیٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس جمعے سے اس جمعے کے مابین اس کے گناہ معاف کرتا ہے۔

یہ حدیث شہید ثانی رح نے اور ان سے مجلسیؒ نے بحار (ج ٨٩ ص ٣٥٨) میں بھی نقل کی ہے۔

٤ ـ حدتنا ابواليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري قال طاوس قلت لابن عباس ذكروا أن النبي (ص) قال: اغتسلوا يوم الجمعة واغسلوا رؤوسكم وإن لم تكونوا جنباً واطيبوا من الطيب ـ قال ابن عباس... الحديث.[١٣]

٤۔ .... طاؤس نے ابن عباس سے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: محتلم نہ ہو جب بھی جمعہ کے دن سر دھو، نہاؤ، خوشبو لگاؤ۔ ابن عباس نے کہا:

.... الی آخر الحدیث۔

۵ ــ حدثنا الحميدي، قال: ثنا سفيان، قال ثنا صفوان بن سليم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: الغسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم.[۱۴]

۵۔ .... ابوسعید خدری نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر محتلم پر جمعہ کے دن غسل جمعہ واجب ہے۔

٦ ــ حدثنا الحميدي، قال: ثنا سفيان، قال ثنا يحيى بن سعيد مالا أحصي عن عمره، عن عائشة قالت: كان الناس (اي عمال الناس) فكانوا يروحون بجهيأتهم يوم الجمعة فقيل لهم لواغتسلتم.[۱۵]

٦۔ ..... حضرت عائشہ فرماتی ہیں: جمعہ کے دن لوگ بدہیئت عالم میں صبح کو نکلتے تھے ان سے کہا گیا "کاش نہاکے آئے ہوتے۔"

۷ ــ حدثنا الحميدى قال: ثنا سفيان قال: ثنا الزهري عن سالم بن عبدالله عن ابيه أنه سمع رسول الله صلى عليه وسلم على المنبر يقول: من جاء منكم الجمعة فليغتسل.[۱٦]

۷۔ .... سالم بن عبداللہ کے باپ نے منبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: جو بھی جمعہ میں آئے نہاکر آئے (اس بارے میں روز جمعہ کفارے کے احادیث پیش نظر رہیں)۔

۸ ــ حدثنا عبدالله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن نافع عن عبدالله بن عمر أن رسول الله (ص) قال: من أتى الجمعة فليغتسل.[۱۷]

۸۔ .... عبداللہ بن عمر کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جمعہ میں جو آئے، نہاکے آئے۔

۹ ـ حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن صفوان بن سليم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله (ص) قال: غسل الجمعه واجب على كل محتلم.[۱۸]

۹۔ .... ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر محتلم پر غسل جمعہ واجب ہے۔

۱۰ ـ اغتسلوا يوم الجمعة فإنه من اغتسل يوم الجمعة فله كفارة مابين الجمعة الى الجمعة وزيادة ثلاثة ايام.[۱۹]

۱۰۔ جمعہ کے دن نہاؤ، جمعہ کے دن جو آدمی نہائے گا اس کے گناہ آئندہ جمعے تک (سات دن کے) بخشے جائیں گے۔

۱۱ ـ حدثنا اسحاق بن ابراهيم اخبرنا الوليد بن مسلم عن الاوزاعي قال حدثني يحيى بن أبي كثير حدثني ابوسلمة بن عبد الرحمن حدثني ابوهريرة قال: بينا عمر بن الخطاب يخطب... الى أن قال ألم تسمعوا رسول الله يقول: إذا جاء احدكم الجمعة فليغتسل.[۲۰]

۱۱۔ .... ابوہریرہ کے بقول حضرت عمر نے دوران تقریر کہا... کیا تم نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب جمعہ میں آؤ تو نہا دھو کے آؤ۔

قبول دعا کا لمحہ

روایات اہل بیتؑ

۱ ـ عن احمد بن محمد بن النضر عن عبد الله بن سنان عن ابى عبدالله (ع) قال: الساعة التي يستجاب فيها الدعاء يوم الجمعة مابين فراغ الامام من الخطبة الى أن يستوي الناس في الصفوف وساعة أخرى من آخر النهار الى غروب الشمس.[۲۱]

۱۔ ..... عبد اللہ بن سنان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی حضرت نے فرمایا: جمعہ کے دن جس لمحہ دعا قبول ہوتی ہے وہ امام کے خطبہ تمام ہونے سے صفوں کے درست ہونے تک کا لمحہ ہے۔ دوسرا لمحہ دن کے آخر سے غروب آفتاب تک کا ہے

۲ ـ عن محمد بن يحيى عن احمد بن محمد عن ابن ابی نصر عن معاوية بن عمار قال قلت لأبي عبدالله (ع): الساعة التي في يوم الجمعة التي لايد عوفيها مؤمن إلا استجيب له قال: نعم إذا خرج الامام. قلت إن الامام يعجل و يؤخر قال: إذا زاغت الشمس.[۲۲]

۲۔ ..... معاویہ بن عمار نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی: جمعہ کے دن وہ لمحہ کون سا ہے جس میں مومن کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے؟ فرمایا: جب امام گھر سے چلے۔ میں نے پوچھا: امام کبھی جلدی پہنچتا ہے، کبھی دیر میں نکلتا ہے؟ فرمایا: جب سورج ڈھلے۔

۳ ـ العياشي عن زرارة ومحمد بن مسلم أنها سألا ابا جعفر (ع) عن قول الله «حافظوا على الصلوات والصلاة الوسطى» قال: صلاة الظهر وفيها فرض الله الجمعة وفيها الساعة التي لايوافقها عبد مسلم فيسأل خيراً إلا اعطاه اياه.[۲۳]

۳۔ ..... زرارہ و ابو مسلم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا "حافظوا على الصلوٰة والصلاة الوسطیٰ" کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا: نماز ظہر کے دھیان رکھنے کا تذکرہ ہے۔ فرمایا: نماز ظہر اور اسی میں اللہ نے جمعہ فرض کیا اور جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ جب بندۂ مسلم عین اس وقت دعائے خیر کرتا ہے تو خدا ضرور اسے نوازتا ہے۔

٤ ـ الحديث... وفيه ساعة لايوافقها من يدعو الله فيها بخير إلا استجاب الله له ولا... الحديث[۲۴]

وفى هذا المعنى رواية اخرى باضافة، اعضا من حين نزول الشمس الى حين ينادى بالصلاة.[۲۵]

۴۔ ایک حدیث میں ہے ...... ایک ایسی ساعت ہے کہ عین اس لمحے اللہ سے دعا خیر کرنے والے کی آرزو ضرور پوری ہوتی ہے ....

٥ــ عن احمد بن الحسن القطان عن عبد الرحمن بن محمد بن حماد عن يحيى بن حكيم عن ابي قتيبة عن الأصبغ بن زيد عن سعد بن رافع عن زيد بن علي عن آبائه عن فاطمة بنت النبي (ص) قالت:سمعت النبي (ص) يقول: إن في الجمعة لساعة لايوافقها رجل مسلم يسأل الله عزوجل فيها خيراً إلا اعطاه اياه. قالت فقلت يارسول الله اي ساعة هي قال (ص): اذا تدلّى نصف عين الشمس للغروب.[٢٦]

۵۔ .... دختر پیغمبرؐ حضرت فاطمہؑ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ: جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ جب کسی بندۂ مومن کی دعا خیر عین اس لمحے میں واقع ہو تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی حاجت ضرور پوری کرتا ہے۔ حضرت فاطمۂ زہرا صلوٰت اللہ علیہا فرماتی ہیں: میں نے پوچھا: یارسول اللہؐ وہ ساعت کون سی ہے؟ فرمایا: جب سورج کی ٹکیا کا نصف حصہ ڈوبنے کو ہو۔

روایات اہل سنّت

١ ــ حدثنا عبد الرحمن بن سلام الجمحي حدثنا الربيع يعني ابن مسلم عن محمد عن زياد عن أبي هريرة عن النبي (ص) أنه قال: إن في الجمعة لساعة لايوافقها مسلم يسأل فيها خيراً إلا اعطاه اياه قال: وهي ساعة خفيفة.[٢٧]

۱۔ ..... ابوہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن ایک لمحہ ایسا ہوتا ہے کہ مسلمان کی دعاء خیر اگر اس لمحہ میں واقع ہو تو خدا ضرور پورا کرتا ہے۔ وہ لمحہ بہت مختصر ہے۔

۲ ـ وحدثني ابوالطاهر وعلي بن خشرم قالا اخبرنا ابن وهب عن مخرمة بن بكير. وحدثنا هارون بن سعيد الآيلي واحمد بن عيسى قالا حدثنا ابن وهب. اخبرنا مخرمة عن ابيه عن ابي بردة بن أبي موسى الاشعري قال: قال لي عبدالله بن عمر اسمعت اباك يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في شأن ساعة الجمعة قال: قلت نعم، سمعتة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: هي مابين أن يجلس الامام الى أن تقضى الصلاة.[۲۸]

۲۔ ...... ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن عمر نے کہا: کیا تم نے اپنے والد کو وہ حدیثِ رسول بیان کرتے سنا جو ساعتِ جمعہ کے بارے میں تھی؟ میں نے کہا: ہاں، میں نے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: وہ ساعت امام کے آن کر بیٹھنے سے نماز تمام کرنے تک کا وقت ہے۔

۳ ـ أخبرنا ابوالنضر محمد بن محمد الفقيه ثنا عثمان بن سعيد الدارمي ثنا احمد بن صالح ثنا ابن وهب اخبرني عمرو بن الحارث أن الحلاج بن كثير اخبره أن اباسلمة بن عبدالرحمن حدثه عن جابر بن عبدالله عن رسول الله (ص) أنه قال: الجمعة ثنتا عشرة ساعة ولايوجد عبد مسلم يسأل الله شيئا إلا اتاه الله فالتمسوها آخر الساعة بعد العصر.[۲۹]

وهذه الروايه نقلها مستدرك الوسائل عن ابن ابي جمهور في درراللئالج ۱ ص ۴۱۳.

۳۔ ..... جابر بن عبداللہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن بارہ گھنٹے ہیں، کوئی بندۂ مسلم ایسا نہ ہوگا جو اس دن خدا سے کچھ مانگے اور اللہ اسے نہ دے۔ لہٰذا عصر کے بعد آخر وقت دعا (ضرور) کیا کرو۔ اس روایت کو مستدرک الوسائل میں ابن ابی جمہور سے نقل کیا گیا ہے۔ نیز درراللئالی ج ۱ ص ۴۱۳۔

جمعہ کے دن کی موت

روایات اہل بیتؑ

۱ ـ الصدوق باسناده عن الأصبغ بن نباته عن أميرالمؤمنين (ع) أنه قال: ليلة الجمعة ليلة غراء و يومها أزهر، ومن مات ليلة الجمعة كتب له براءة من ضغطة القبر ومن مات يوم الجمعة كتب له براءة من النار.[۳۰]

۱۔ .... امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: جمعہ کی رات روشن اور جمعہ کا دن منور ہوتا ہے اور جو شب جمعہ رحلت کرتا ہے اسے فشار قبر سے آزادی دی جاتی ہے اور جو روز جمعہ فوت ہوتا ہے اسے جہنّم سے آزادی دی جاتی ہے۔

۲ ـ عن محمد بن الحسن بن الوليد عن سعيد بن عبدالله عن أحمد بن أبي عبدالله البرقي عن ابن ابي نجران والحسين بن سعيد عن حماد عن حريز عن أبان بن تغلب عن الصادق (ع) قال: من مات يوم مابين زوال الشمس يوم الخميس الى زوال الشمس من يوم الجمعة اعاذه الله من ضغطة القبر.[۳۱]

۲۔ .... حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: زوال یوم پنجشنبہ اور زوال یوم جمعہ کے درمیان جو شخص مر جائے، اللہ اسے فشار قبر سے پناہ دیتا ہے

۳ ـ قال ابوجعفر (ع) بلغني أن النبي (ص) قال: من مات يوم الجمعة اوليلة الجمعة رفع عند عذاب القبر.[۳۲]

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ارشاد ہے: جمعہ کے دن یا رات کو مرنے والے کی قبر سے عذاب اٹھالیا جائے گا۔

٤ـ عن أبي جعفر(ع): ليلة الجمعة غراء و يومها ازهر ومامن مؤمن مات ليلة الجمعة إلا كتب له براءة من عذاب القبر وإن مات في يومها اعتق من النار ولابأس بالصلاة يوم الجمعة كله لأنه لا تسعر فيه النار.[۳۳]

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:
شب جمعہ و روز جمعہ روشن و منور ہیں۔ جب بھی کوئی مومن شب جمعہ کو مرتا ہے تو عذاب قبر سے، دن کو مرتا ہے تو عذاب جہنم سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔ کیا مضائقہ ہے اگر جمعہ کے پورے دن نماز پڑھی جائے۔ اس دن آتش جہنم خاموش رہتی ہے۔

روایات اہل سنت

١ ـ ما من مسلم يموت يوم الجمعة اوليلة الجمعة إلا وقاه الله تعالى فتنة القبر.[۳٤]

۱۔ جو مسلمان جمعہ کے دن یا رات کو وفات پاتا ہے اللہ اسے عذاب قبر سے بچاتا ہے۔

٢ـ من مات يوم الجمعة عوفي من عذاب القبر وجرى له عمله.[۳٥]

۲۔ جو شخص جمعے کے دن یا رات کو وفات پاتا ہے، عذاب قبر اس کے لئے معاف کیا جاتا ہے اور اس کا عمل اس کے لئے جاری رہتا ہے۔

٣ ـ من مات يوم الجمعة أوليلة الجمعة اجير من عذاب القبر وجاء يوم القيامة وعلية طابع الشهداء.[۳٦]

۳۔ جو شخص جمعے کے دن یا رات کو فوت ہوتا ہے عذاب قبر سے اسے پناہ ملتی ہے اور قیامت کے دن شہدا کے نشانات سے آراستہ محشور ہوگا۔

٤ ـ عبدالرزاق عن ابن جريح عن رجل عن ابن شهاب أن النبي (ص) قال: من مات ليلة الجمعة أو يوم الجمعة برئ من فتنة

القبرأ وقال وفي فتنة القبروكتب شهيداً.[۳۷]
وعن عبدالرزاق عن ابن جريح عن رجل عن المطلب بن عبدالله بن حنطب عن النبي (ص) مثله وكذا عن عبدالرزاق عن ابن جريح عن ربيعة بن سيف عن عبدالله بن عمرو عن النبي (ص) مثله.

۴۔ عبدالرزاق نے ابن جریج انھوں نے کسی شخص سے اس نے ابن شہاب سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے۔ جو شخص شب جمعہ یا روز جمعہ فوت ہوتا ہے، عذاب قبر سے بری کیا جاتا ہے۔ یا اس کے بجائے یہ فرمایا ــ اور عذاب قبر میں (معاف کیا جاتا ہے) اور شہید لکھا جاتا ہے ۔

یہی روایت عبدالرزاق بن جریج، ایک شخص، مطلب بن عبداللہ بن حنطب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ۔ یہی متن ۔

اسی طرح ۔عبدالرزاق ابن جریج ۔ ربیعہ بن سیف ۔عبداللہ بن عمرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ یہی متن ۔

جمعہ کے لیے حاضری

روایات اہل بیتؑ :

۱ ــ محمد بن يعقوب، عن محمد بن يحيى، عن احمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن نضر بن سويد، عن عبدالله بن سنان، عن حفص بن البختري، عن محمد بن مسلم، عن ابي جعفر عليه السلام، قال: اذا كان يوم الجمعة نزل الملائكة المقربون معهم قراطيس من فضة واقلام من ذهب فيجلسون على ابواب المساجد على كراسي من نور. فيكتبون الناس على منازلهم الاول والثاني حتى يخرج الامام.

فإذا خرج طووا صحفهم، ولا يهبطون في شيء من الأيام إلا يوم الجمعة يعني الملائكة المقربين.[۳۸]

۱۔ ...... حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: جمعہ کے دن فرشتے چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم لیے اترتے ہیں اور مسجدوں کے دروازوں پر نور کی کرسیاں لگاکر بیٹھتے ہیں، اور آنے والوں کے لیے پہلے اور دوسرے درجے کے آدمیوں کی فہرست بناتے رہتے ہیں یہاں تک کہ امام واپس چلا جاتا ہے۔ جب امام نماز پڑھا کر جاتا ہے تو فرشتے اپنا دفتر سمیٹ لیتے ہیں۔ ملائکہ مقربین جمعہ کے علاوہ اور کسی دن یہ نہیں اترتے۔

۲ ــ عن الباقر (ع) قال: يجلس الملائكة يوم الجمعة على باب المسجد فيكتبون الناس على قدر منازهم الاول والثاني حتى يخرج الامام.[۳۹]

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ملائکہ جمعہ کے دن مسجدوں کے دروازوں پر بیٹھ کر لوگوں کے مدارج لکھا کرتے ہیں۔ پہلا اور دوسرا درجہ۔

۳ ــ عن النبي (ص) أنه قال: إذا كان يوم الجمعة كان على كل باب من ابواب المسجد ملائكة يكتبون الاول فالاول فإذا جلس الامام طووا الصحف وجاء وايستمعون الذكر.[۴]

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن مسجد کے ہر دروازے پر ملائکہ اوّل و دوم درجے کے لوگوں کے نام لکھتے رہتے ہیں۔ جب امام منبر پر بیٹھتا ہے ملائکہ اپنے دفتر سمیٹ کر حاضر ہو کر اس کا خطبہ سنتے ہیں ...... الخ

اہل سنّت کے روایات:

۱ ــ وحدثني ابوالطاهر وحرملة وعمرو بن سوّاد العامري قال ابوالطاهر حدثنا وقال الآخران أخبرنا ابن وهب اخبرني يونس عن ابي شهاب اخبرني ابو عبدالله الاغر أنه سمع ابا هريرة يقول قال رسول الله (ص): إذا كان يوم الجمعة كان على كل باب من

ابواب المسجد ملائكة يكتبون الاول فالاول.فإذا جلس الامام طووا صحفهم وجاء وايستمعون الذكر... الحديث.[41]

۱۔ .... ابوھریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا : جمعہ کے دن مسجد کے ہر دروازے پر ملائکہ اوّل و دوم کے نام لکھتے رہتے ہیں ۔ جب امام منبر پر بیٹھتا ہے ، ملائکہ اپنے دفتر سمیٹ کر حاضر ہو کر اس کا خطبہ سنتے ہیں ..... الخ

۲ ــ واخبرنا ابوعبدالله الحافظ انبأ ابوعبدالله محمد بن يعقوب ثنا جعفر بن محمد بن الحسين ومحمد ابن حجاج الوراق قالا ثنا يحيى بن يحيى انبأ سفيان بن عيينة فذكره بنحوه (حديث سابق) إلا أنه قال أن النبي (ص) قال: ويكتبون الناس على منازلهم الاول فالاول فإذا جلس الامام طووا الصحف واستمعوا الخطبة ثم ذكر المهجر بمعناه. ونقله عن مسلم باسناده الى يحيى بن يحيى.[42]

۲۔ ...... سفیان بن عیینہ نے حدیث سابق نقل کرنے کے بعد کہا : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اور وہ لوگوں کو اوّل و دوم درجے میں لکھتے رہتے ہیں ، امام کے بیٹھتے ہی وہ دفتر سمیٹتے اور خطبہ سننے لگتے ہیں ......

۳ ــ اخبرنا ابو عبدالله اسحاق بن محمد بن يوسف السوسي انبأ ابوجعفر محمد بن عبدالله البغدادي ثنا اسماعيل بن اسحاق القاضي ثنا حجاج بن المنهال ثنا همام انبأ مطر عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده أن رسول الله (ص) قال: تقعد الملائكه على ابواب المسجد يوم الجمعة يكتبون مجئ الناس حتى يخرج الامام فإذا خرج الامام طويت الصحف ورفعت الاقلام قال فتقول الملائكه بعضهم لبعض ما حبس فلاناً وما حبس فلانا قال فتقول الملائكة اللهم إن كان مريضاً فاشفه وإنكان ضالاً فاهده وإن كان علائلا فاغنه.[43]

۳۔ .... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جمعہ کے دن مسجد کے دروازوں پر ملائکہ بیٹھتے اور لوگوں کی آمد لکھتے رہتے ہیں یہاں تک کہ امام چلے جائیں ،

جب امام واپس چلے جاتے ہیں تو دفتر لپیٹ کر قلم اٹھا کر ملائکہ آپس میں کہتے ہیں فلاں نام نہیں لکھا گیا، فلاں نہیں لکھا گیا۔ پھر ملائکہ کہیں گے: یا اللہ، اگر وہ شخص بیمار ہو تو شفا دے اور اگر راستہ بھول گیا ہو تو راستہ دکھا دے اور اگر تہی دست ہو تو اسے بے نیاز کر دے۔

وقتِ جمعہ

روایات اہل بیتؑ

١ ــ عدة الداعي قال الباقر (ع): اول وقت يوم الجمعة ساعة نزول الشمس الى أن تمضي ساعة تحافظ عليها فإن رسول الله (ص) قال: لايسأل الله تعالى فيها خيراً اِلا اعطاه الله تعالى.[۴۴]

أقول: وهذه الرواية تنفع في باب (الساعة المرجوة).

١۔ عدۃ الداعی میں امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ: اول وقت روز جمعہ جس ساعت نزول آفتاب ہو اس کا ایک ساعت تک خیال رکھو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ (اس ساعت میں) خدا سے جو اچھی چیز مانگی جائے گی اللہ وہ عطا کریگا۔

۔ "ساعتِ انتظار" کے ذیل میں بھی یہ روایت قابل حوالہ ہے۔

٢ ــ عن محمد حدثني موسى حدثني أبي عن ابيه عن جده جعفر بن محمد عن ابيه (ع) قال سألت جابر بن عبدالله كيف كان رسول الله (ص) يصلي الجمعة قال: كنا نصلي مع رسول الله (ص) ثم يروح فنزوح بنواضحنا.[۴۵]

٢۔ .... امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر بن عبد اللہ رضؓ سے پوچھا، رسول اللہؐ جمعہ کیسے پڑھتے تھے؟ جابر نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھتے تھے، پھر حضرت ہمارے (کھیتوں میں پانی دینے والے) چشموں پر تشریف لاتے تھے اور ہم حضرت کے ساتھ ہوتے تھے۔

٣ ــ علي بن ابراهيم عن محمد بن عيسى عن يونس بن عبدالرحمن عن عبدالله بن سنان قال: قال ابو عبدالله (ع) إذا زالت الشمس يوم الجمعة فابدأ بالمكتوبة.[٤٦]

۳۔ ..... حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جمعہ کے دن جیسے ہی زوال آفتاب ہو فوراً واجب نماز شروع کردو۔

٤ ــ عن جعفر بن احمد عن العمركي عن العبيدي، عن يونس. عن علي بن جعفر عن أبي ابراهيم (ع) قال: لكل صلاة وقتان وقت يوم الجمعة زوال الشمس.[٤٧]

۴۔ ...... حضرت ابو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: ہر نماز کے دو وقت ہیں۔ وقت نماز جمعہ، زوال آفتاب ہے۔

٥ ــ عن جعفر بن محمد عن آبائه (ع) قال، قال: علي عليه السلام: تصلّى الجمعة وقت الزوال.[٤٨]

۵۔ ..... حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: نماز جمعہ وقت زوال آفتاب پڑھی جائے۔

٦ــ البصائر للصفار عن احمد بن محمد عن محمد بن اسماعيل عن علي ابن النعمان عن ابن مسكان عن عبد الاعلى بن اعين عن أبي عبدالله (ع) قال: إن من الاشياء اشياء ضيقة وليس تجري الا على وجه واحدمنها وقت الجمعة ليس لوقتها الا حدواحد حين نزول الشمس... الحديث.[٤٩]

۶۔ صفارؒ کی بصائر میں سے ...... ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: کچھ باتیں محدود ہیں، محدود چیزوں میں ایک معین وقت کے علاوہ گنجائش نہیں وہ ہے وقت جمعہ یہ وقت ایک حد میں محدود ہے اور وہ ہے وقت زوال آفتاب .... الخ

اہل سنت کے روایات

١ ــ حدثنا ابو بكر بن أبي شيبة واسحاق بن ابراهيم قال ابو بكر

حدثنا يحيى بن آدم حدثنا حسن بن عياش عن جعفر بن محمد عن ابيه (ع) عن جابر بن عبدالله قال: كنا نصلي مع رسول الله (ص) ثم نرجع فنريح نواضحنا قال حسن فقلت لجعفر (ع) في اي ساعة تلك قال زوال الشمس.[50]

۱۔ .... جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآل وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ کر اپنے کنووں پر جا کر دوپہر گذارتے تھے۔ حسن بن عیاش کہتے ہیں۔ میں نے جعفر (صادق علیہ السلام) سے پوچھا، کس گھڑی؟ فرمایا: وقت زوال آفتاب۔

۲ ـ حدثنا سريج بن النعمان قال حدثنا فليح بن سليمان عن عثمان بن عبدالرحمٰن بن عثمان التيمي عن أنس بن مالك رضي الله عنها: أن النبي (ص) كان يصلي الجمعة حين تميل الشمس.[51]

۲۔ .... انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سورج کے جھکتے ہی نماز جمعہ پڑھتے تھے۔

ترک نماز جمعہ کا عقاب

روایات اہل بیتؑ

۱ ـ محمد بن محمد بن النعمان قال: الصادق (ع) من ترك الجمعة ثلاثاً من غير علة طبع الله على قلبه.[52]

۱۔ ..... حضرت صادقؑ نے فرمایا: جو شخص تین جمعے بلا سبب چھوڑتا ہے اللہ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

۲ ـ روى الشهيد في (رسالة الجمعة) قال: قال (ع): من ترك ثلاث جمع متعمداً من غير علة طبع الله على قلبه بخاتم النفاق.[53]

۲۔ شہیدؒ نے رسالۂ جمعہ میں لکھا ہے کہ معصوم نے فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر تین جمعے

روایات اہل سنت

۱ ــ حدثني الحسن بن علي الحلواني حدثنا ابوتوبة حدثنا معاوية وهو ابن سلام عن زيد يعني اخاه أنه سمع ابا سلام قال حدثني الحكم بن ميناء أن عبدالله بن عمر، و ابا هريرة حدثاه أنهما سمعا رسول الله (ص) يقول على اعواد منبره: لينتهين اقوام عن ودعهم الجمعات اوليختمن الله على قلوبهم ثم ليكونن من الغافلين.[۶۲]

۱۔ .... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر کے زینے پر فرمایا: لوگوں کو جمعہ ترک کرنے سے بہرحال باز رہنا چاہئے ورنہ ان کے دلوں پر ضرور بالضرور مہر لگے گی اور وہ غافلوں میں شمار ہوں گے۔

۲ ــ حدثنا ابوبكر احمد بن اسحاق الفقيه انبأ ابوالمثنى ثنا يحيى بن سعيد عن محمد بن عمر وقال حدثني عبيدة ابن سفيان الحضرمي عن ابي الجعد الضمري وكانت له صحبة أن رسول الله (ص) قال: من ترك ثلاث جمع تهاوناً بها طبع الله على قلبه.[۶۳]

۲۔ .... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تین جمعے چھوڑتا ہے، اللہ اس کے قلب پر مہر لگا دیتا ہے۔

۳ ــ اخبرنا ابوالحسين علي بن محمد بن عبدالله بن بشران العدل ببغداد انبأ ابوجعفر محمد بن عمرو ابن البختري ثنا محمد بن عبدالملك الدقيقي ثنا يزيد بن هارون انبأ فضيل بن مرزوق حدثني الوليد بن بكير ثنا عبدالله بن محمد عن علي بن زيد عن سعيد بن المسيب عن جابر بن عبدالله قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم على منبره يقول... الخطبة، حتى يقول... واعلموا أن الله عزوجل قد فرض عليكم الجمعة فريضة مكتوبة في مقامي هذا في شهري هذا في عامي هذا الى يوم القيامة من وجد اليها سبيلا فمن تركها في حياتي اوبعدي جحودا بها واستخفافا بها وله امام عادل اوجائر فلا جمع الله له شمله. ألا ولا بارك الله له في امره

ألا ولا صلاة له ألا ولا وضوء ألاولا زكاة له ألا ولا حج له ألا ولا وتر له... الخطبة.

وروي ذلك عن جابر وابي سعيد ايضاً.[64]

۳۔ .... آنحضرتؐ منبر پر خطبہ دے رہے تھے .... فرمایا.... ...... جان لو! اللہ عزوجل نے تمھارے اوپر جمعہ فرض کیا ہے یہ حتمی فریضہ ہے میری اس منزل، میرے اس مہینے، میرے اس سال سے قیامت تک بشرطیکہ (نماز جمعہ تک) راہ (وسیلہ) ممکن ہو۔ اب جس نے میری زندگی میں یا میرے بعد بطور سرکشی وسہل انگاری اسے چھوڑا، حالانکہ امام عادل یا فاسق (جائر، ظالم) موجود ہو۔ تو خدا اس کے معاملات کو یکسو نہ رکھے گا۔ اس کے کام میں برکت نہ ہوگی۔ اس کی نماز، اس کا وضو اس کی زکوٰۃ، اس کا حج، اس کی نماز وتر کچھ نہیں ...... الخ

٤ — من ترك الجمعة ثلاث مرات متواليات من غير ضرورة طبع الله على قلبه.[65]

۴۔ جو شخص بلا عذر واقعی تین جمعے چھوڑتا ہے، اللہ اس کے قلب پر مہر لگا دیتا ہے

٥ — من ترك الجمعة من غير ضرورة كتب منافقاً في كتاب لايمحى ولا يبدل.[66]

وروى ابن عساكر عن أبي هريرة. من ترك الجمعة ثلاثاً من غير علة طبع الله على قلبه.

۵۔ جو شخص بلا عذر واقعی نماز جمعہ چھوڑتا ہے اس کا نام منافقین کے اس دفتر میں لکھا جاتا ہے جس کی تحریر بدلی یا مٹائی نہیں جائے گی — اور ابن عساکر نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے: جو شخص بلا وجہ تین جمعے ناغہ کرتا ہے۔ اللہ اس کے قلب پر مہر لگاتا ہے۔

٦ — من ترك الجمعة ثلاث مرات من غير علة ولا مرض ولا عذر طبع الله على قلبه.[67]

۶۔ جو شخص بلا وجہ، بلا مرض، بلا عذر تین جمعے چھوڑتا ہے اللہ اس کے قلب پر مہر لگا دیتا ہے۔

فضیلت نماز جمعہ

روایات اہل بیتؑ

۱ـ عن أبيه عن علي بن ابراهيم عن ابيه عن النوفلي عن السكوني عن الصادق عن آبائه قال ـ قال رسول الله (ص): «من أتى الجمعة ايماناً واحتساباً استأنف العمل»[۶۸].

۱۔ .... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ میں ایمان و تقربِ خدا کے لیے آتا ہے وہ تجدید عمل کرتا ہے۔

۲ـ جمال الاسبوع باسناده الى زرارة قال ـ قال ابوجعفر في حديث: «فاذا زالت الشمس فقم وعليك السكينة والوقار»[۶۹].

۲۔ جمال الاسبوع میں .... حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے ایک گفتگو میں فرمایا: جب زوال آفتاب ہو تو سکون و وقار کے ساتھ چلو۔ (جمعہ کے لیے)

۳ـ وفي حديث: «... وليكن عليه في ذلك اليوم السكينة والوقار... الحديث»[۷۰].

۳۔ .... اس دن تمہارے اوپر سکون و وقار ہونا چاہیے ..... الخ

٤ـ وفي رسالة الشهيد الثاني روي عن النبي (ص) أنه قال في حديث: «... واذا اخذ في المشي كتب له بكل خطوة عشرون حسنة»[۷۱].

وقد مرّ طرف من روايات تذكر فضل الخطوات «وأن يكون عليه السكينة والوقار»، ونذكر هنا منها فراجع الهامش[۷۲].

۴۔ رسالۂ شہید ثانی میں ہے: "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے..... .... جب (نمازی) چلنا شروع کرتا ہے تو ہر قدم پر بیس حسنہ لکھے جاتے ہیں۔"
قدم بڑھانے کے ثواب کا تذکرہ چند روایات میں پہلے بھی آچکا ہے۔ نیز یہ کہ رفتار

یں وقار و سکون ہونا چاہیے (دیکھیے حواشی)

۵ـ عن الحسين بن ابراهيم بن ناتانه عن علي بن ابراهيم عن ابيه عن محمد بن أبي عمير عن ابي زياد النهدي عن عبدالله بن بكير قال. قال الصادق جعفر بن محمد: «ما من قدم سعت الى الجمعة إلا حرم الله جسدها على النار»[٧٣].

و كذا نقله البحار عن الامالي[٧٤].

چلنے کا ثواب

۵ـ .... حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو قدم جمعہ کے لیے آگے بڑھتا ہے اس کا جسم آتشِ جہنم پر حرام ہو جاتا ہے۔

ـــ بحار میں امالی سے اسی طرح نقل ہوا ہے۔

٦ـ عن جعفر بن محمد بن مسرور عن الحسين بن محمد بن عامر عن عمه عبدالله عن ابن ابي عمير عن حماد عن الحلبي عن أبي عبدالله قال: «اذا قمت الى الصلاة ان شاء الله تعالى فأتِها سعياً وليكن عليك السكينة والوقار فما أدركت فصلِّ وما سبقت فأتمه فان الله عزّوجلّ يقول: «يا ايها الذين آمنوا اذا نودي للصلاة من يوم الجمعة فاسعوا الى ذكرالله» ومعنى قوله فاسعوا هوالانكفات[٧٥].

رفتار

٦ .... ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی مدد سے جب نماز کی تیاری کرو تو قدم اٹھا کر جاؤ، اس وقت سکون و وقار ہونا چاہیے، جو رکعت ملے اس میں شریک ہو اور جو رکعت تمام ہو چکی ہو اسے بعد میں ادا کرو، کیونکہ خداوند عالم فرماتا ہے: ایمان لانے والو! جمعہ کے دن جب نماز کی اذان دی جائے تو ذکر الٰہی کے لیے تیزی سے جاؤ!"

اہلِ سنت کے روایات

۱ـ علي بن عبدالله، قال: حدثنا الوليد بن مسلم، قال: حدثنا يزيد بن أبي مريم، قال: حدثنا عباية بن رفاعة، قال: أدركني أبو عبس وأنا أذهب الى الجمعة، فقال: سمعت النبي (ص) يقول: «من أغبرت

قدماه في سبيل الله حرمه الله على النار»[٧٦]

١۔ .... عبایہ بن رفاعہ جمعہ میں جا رہے تھے۔ راستے میں انھیں ابوعبس نے روکا اور کہنے لگے۔ میں نے نبی کریمؐ سے سنا ہے: جس کے قدم راہ خدا میں غبار آلود ہو گئے اللہ اس پر آتش جہنم حرام کر دے گا۔

٢ ـ حدثنا آدم، قال: حدثنا ابن ابي ذئب، قال: الزهري عن سعيد وأبي سلمة، عن أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي(ص)، وحدثنا ابواليمان، قال: أخبرنا شعيب عن الزهري، قال: أخبرني ابوسلمة بن عبدالرحمن: أن أبا هريرة قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: «اذا أقيمت الصلاة فلا تأتوها تسعون وأتوها تمشون عليكم السكينة فما أدركتم فصلوا وما فاتكم فأتموا»[٧٧].

٢۔ .... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز کھڑی ہو تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ، سکون و وقار سے چلو۔ جو رکعت مل جائے اس میں شریک ہو، جو رہ جائے اسے بعد میں تمام کرو۔

٣ـ وقد مرّ فيما تقدم عن فضل أفعال يوم الجمعة ومن جملتها المشي في سكينة ونذكر طرفاً منها راجع الهامش[٧٨].

وذكر البيهقي في سننه في حديث... كان له بكل خطوة عمل سنه اجر صيامها وقيامها[٧٩].

٣۔ اعمال روز جمعہ میں کچھ حدیثیں ہم نقل کر چکے ہیں جن میں سکون و وقار سے چلنے کی ہدایت ہے۔ باقی کے لیے دیکھئے حاشیہ۔

سنن بیہقی میں ایک حدیث کے ذیل میں .... اس کے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور نمازوں کا ثواب لکھا جائے گا۔

٤ـ ابوالحسن محمدبن الحسين العلوي املاء، أنبأنا عبدالله بن محمدبن الحسن الشرقي حدثنا محمدبن يحيى الذهلي حدثنا

عبدالرحمن بن مهدي عن عبدالله بن المبارک عن معمر، عن همام بن منبه، عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: «الكلمة الطيبة صدقة ومشيك الى المسجد صدقة»[۸۰].

ونقله عن عبدالرزاق، عن معمر، ونقله عن الصحيحين مسلم والبخاري والبيهقي وان ذكره في باب الجمعة الا أنه أعم.

۴ــ . . . .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اچھی بات صدقہ ہے اور تمھارا مسجد جانا صدقہ ہے۔" ـــــ یہ روایت عبدالرزاق۔ مسلم و بخاری میں ہے لیکن بیہقی نے اسے باب جمعہ میں لکھا ہے۔ مگر حدیث اعم ہے۔

وجوب جمعہ

دیہاتیوں اور بستی والوں پر

روایات اہل بیت

۱ــ محمدبن الحسن، باسناده، عن الحسين بن سعيد، عن صفوان، عن العلاء عن محمدبن مسلم، عن احدهما(ع)، قال: «سألته عن أناس في قرية هل يصلون الجمعة جماعة؟ قال: نعم ويصلون أربعاً اذا لم يكن من يخطب»[۸۱].

وهذه الرواية فى اشتراط الجمعة بمن يخطب.

۱ــ . . . . امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ سے محمد بن مسلم نے سوال کیا قریے کے رہنے والے نماز جمعہ جماعت سے پڑھیں گے؟ امام نے فرمایا: ہاں، اگر کوئی خطبہ پڑھنے والا نہ ہو تو پھر چار رکعت پڑھیں۔ (یعنی ظہر)

یہ روایت جمعہ میں خطیب کی شرط سے مربوط ہے۔

۲ــ محمدبن الحسن، عن فضالة، عن أبان بن عثمان، عن الفضل بن عبدالملك قال: سمعت أبا عبدالله(ع) يقول: «اذا كان

القوم في قرية صلوا الجمعة أربع ركعات فان كان لهم من يخطب لهم جمعوا اذا كانوا خمس نفر وانما جعلت ركعتين لمكان الخطبتين»[۸۲].

۲ـ . . . . .فضل بن عبدالملک کہتے ہیں، میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا، اگر کوئی گروہ قریے میں ہو تو جمعہ کے دن چار رکعتیں پڑھے، لیکن اگر کوئی خطبہ خوان اور پانچ آدمی موجود ہوں تو وہ لوگ جمعہ پڑھیں، کیونکہ دونوں خطبے دو رکعتوں کی جگہ ہیں۔

روایات اہل سنت

۱ـ حدثنا محمد بن المثنى، قال: حدثنا ابوعامر العقدي، قال: حدثنا ابراهيم بن طهمان عن ابي جمرة الضبعي، عن ابن عباس أنه قال: «ان اول جمعة جُمعت بعد جمعة في مسجد رسول الله (ص) في مسجد عبدالقيس بجواثي من البحرين»[۸۳].

وجواثـي: (قرية من قرى البحرين. قال عثمان: قرية من قرى عبدالقيس)[۸٤].

وروى هذا الحديث البيهقي باسنادين آخرين عن ابراهيم بن طهمان مثله، وفيه بزيادة (قرية من قرى عبدالقيس) من ابن عباس[۸۵].

۱ـ . . . . ابن عباس کہتے ہیں مسجد نبیؐ کے جمعے کے بعد جو جمعہ پڑھا گیا وہ مسجد عبدالقیس، جواثی بحرین میں ہے۔

ـ جواثی: بحرین کی بستی کا نام ہے۔ عثمان کے بقول: عبدالقیس کی ایک بستی جواثی کہلاتی ہے۔

اس حدیث کو بیہقی نے دو اور سندوں سے ابراھیم بن طہمان سے روایت کیا ہے البتہ اس میں "عبدالقیس کی بستیوں میں سے ایک بستی" کا اضافہ ہے۔

۲ـ اخبرنا ابوالحارث الفقيه أنبأنا علي بن عمر الحافظ حدثنا ابوبكر النيسابوري حدثنا محمد بن يحيى حدثنا محمد بن وهب بن عطية حدثنا بُقيه بن الوليد حدثنا معاوية بن يحيى حدثنا معاوية بن سعيد النجيبي حدثنا الزهري عن أم عبدالله الدوسية، قالت: قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم: «الجمعة واجبة على كل قرية وان لم يكن فيها الا أربعة» [٨٦].

وهذا الحديث سنذكره في باب العدد.

۲۔ .... ام عبداللہ دوسیہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ ہر قریہ پر واجب ہے، اگرچہ اس میں صرف چار ہی آدمی ہوں۔

—— یہ حدیث باب عدد میں آئے گی۔

معذورین

روایات اہل بیت

١ـ محمد بن علي بن الحسين، باسناده عن زرارة بن أعين، عن أبي جعفر الباقر(ع)، قال: «انما فرض الله عزّ وجلّ على الناس من الجمعة الى الجمعة خمساً وثلاثين صلاة منها صلاة واحدة فرضها الله عزّ وجلّ في جماعة وهي الجمعة. ووضعها عن تسعة عن الصغير والكبير والمجنون والمسافر والعبد والمرأة والمريض والأعمى ومن كان على رأس فرسخين» [٨٧]

ورواه الكليني، عن محمد بن اسماعيل، عن الفضل بن شاذان، وعن علي بن ابراهيم، عن ابيه، جميعاً، عن حماد بن عيسى، عن حريز، عن زرارة [٨٨].

ورواه الشيخ، عن محمد باسناده، عن محمد بن يعقوب [٨٩].

ورواه الصدوق في (الأمالي)، عن أبيه، عن علي بن ابراهيم [٩٠].

ونقله البحار عن الصدوق في مجالسه باسناد آخر عن حماد نحوه [٩١].

ونقله ايضاً عن الخصال باسناد آخر ايضاً وبزيادة في آخره [٩٢].

ونقله ايضاً عن مجالس ابن الشيخ باسناده الى الصدوق في الخصال نحوه [٩٣].

ونقل ايضاً نحوه عن كتاب العروس باسناده الى ابي جعفر(ع) [٩٤].

ونقل ايضاً نحوه عن كتاب الهداية [٩٥].

۱۔ .... امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا :
اللہ نے جمعہ سے جمعہ تک پینتیس نمازیں فرض کی ہیں۔ ان میں سے ایک نماز باجماعت رکھی ہے اور وہ جمعہ کی نماز ہے۔ یہ نماز نو افراد پر معاف ہے: کم سن، بہت بوڑھا، دیوانہ، مسافر، غلام، عورت، مریض، نابینا اور جو شخص دو فرسخ پر ہو۔"

- کلینیؒ نے محمد بن اسماعیل .... سے روایت کی ہے۔
- شیخؒ نے محمد سے باسناد .... روایت کی ہے۔
- صدوقؒ نے امالی میں اپنے والد .... روایت کی ہے۔
- بحارالانوار میں صدوق کی المجالس ....
- بحار ہی میں خصال .... آخر حدیث میں ایک اضافہ۔
- بحار ہی میں ابن الشیخ نے اپنے سلسلۂ سند سے صدوق اور صدوق کا سلسلۂ سند خصال سے ہے۔
- بحار ہی میں کتاب العروس سے ....
- بحار ہی میں کتاب الهدایہ سے .....

٢ـ محمد بن يعقوب، عن محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن عاصم بن حميد، عن أبي بصير و محمد بن مسلم، جميعاً، عن أبي عبدالله (ع) قال: «ان الله عزّ وجلّ فرض في كل سبعة ايام خمساً وثلاثين صلاة منها صلاة واجبة على كل مسلم أن يشهدها الا خمسة: المريض والمملوك والمسافر والمرأة والصبي»[٩٦].

ورواه في البحار عن المعتبر نحوه[٩٧].

۲۔ .... ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزوجل نے سات دنوں میں پینتیس نمازیں واجب کی ہیں ان میں سے ایک نماز میں ہر مسلمان کی حاضری ضروری ہے۔ پانچ آدمی اس سے مستثنیٰ ہیں۔ مریض، غلام، مسافر، عورت، بچہ"

- بحار میں کتاب معتبر .... سے روایت۔

٣ــ وعنه، عن صفوان، عن منصور، عن أبي عبدالله[٩٨] في حديث قـال: «الجمعة واجبة على كل أحد لايعذرالناس فيها الاخمسة: المرأة والمملوك والمسافر والمريض والصبي» [٩٩].

وفي رواية عن أميرالمؤمنين (ع) في خطبة: (الجمعة واجبة على كل مؤمن إلاّ الصبي والمرأة والعبد والمريض... الخطبة).

٣۔ . . . . ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جمعہ واجب ہے۔ لوگ اس میں معاف نہیں۔ البتہ پانچ افراد۔ عورت، غلام، مسافر، مریض۔ بچہ۔
امیرالمومنین علیہ السلام کے ایک خطبے میں ہے: جمعہ ہر مومن پر واجب ہے۔ سوائے بچے، عورت غلام اور مریض کے . . . . . . الخ

روایات اہل سنت:

١ــ اخبرنا ابوبكر بن الحسن القاضي، وابوزكريا بن أبي اسحاق، قـالا: حدثنا ابوالعباس الأصم، انبأنا الربيع بن سليمان، انبأ الشافعي، انبأ ابراهيم بن محمد، حدثني سلمة بن عبدالله الخطمي، عن محمد بن كعب، أنه سمع رجلا من بني وائل يقول: قال النبي صلى الله عليه وسلم: «تجب الجمعة على كل مسلم إلاّ إمرأة أوصبي أومملوك» [١٠٠]

وروى الهيثمي، عن أبي الدرداء: «يستثنى خمسة بزيادة المريض والمسافر» [١٠١].

وروي مثله عن ابي هريرة: يستثنى «خمسة بجعل أهل البادية مكان المريض» [١٠٢]. ونقله عن الطبراني.

١۔ . . . . نبی قائم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: عورت، بچہ اور غلام کے علاوہ سب پر جمعہ واجب ہے۔

- ہیثمی نے ابو درداء سے روایت کی ہے، جس میں پانچ کے استثنا کا ذکر ہے۔ مریض اور مسافر کے اضافے سے۔

• اسی قسم کی روایت ابو ہریرہ سے کی ہے کہ پانچ افراد مستثنیٰ ہیں جن میں مریض کی جگہ بادیہ نشین کا تذکرہ ہے۔ طبرانی نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

٢ــ اخبرنا ابوعلي الروذباري، أنبأنا محمد بن بكر، حدثنا ابو داوود، حدثنا عباس بن عبدالعظيم، حدثني اسحاق بن منصور، حدتنا هريم يعني ابن سفيان، عن ابراهيم بن محمد بن المنتشر، عن قيس بن مسلم، عن طارق بن شهاب، عن النبي صلى الله عليه وسلم: قال: «الجمعة حق واجب على كل مسلم في جماعة إلاّ أربعة عبد مملوك أو إمرأة أوصبي أومريض»[١٠٣].

وروى البيهقي باسناد آخر عن طارق بن شهاب عن النبي (ص) بهذا المعنى[١٠٤].

٣۔ .... طارق بن شہاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کی ہے، حضرتؐ نے فرمایا:

"جمعہ (کی نماز) ہر مسلمان پر جماعت میں پڑھنا فرض ہے، سوائے چار کے، غلام، عورت، بچہ اور مریض"

معذور افراد

٣ــ اخبرنا علي بن احمد بن عبدان، انبأنا احمد بن عبيد الصفار، حدثنا علي بن الحسن بن بيان، حدتنا سعيد بن سليمان، حدتنا محمد بن طلحة بن مصرف (ح واخبرنا) ابوحازم الحافظ، انبأ ابواحمد الحافظ يعني النيسابوري، انبأ ابواحمد محمد بن سليمان بن فارس حدثنا محمد ــ يعني ابن اسماعيل البخاري، حدتني اسماعيل بن ابان، حدثنا محمد بن طلحة، عن الحكم ابي عمرو، عن ضرار بن عمرو، عن ابى عبدالله الشامي، عن تميم الداري عن النبي صلى الله عليه وسلم: قال: «الجمعة واجبة إلا على صبي أو مملوك أومسافر»[١٠٥].

وروى البيهقي باسناد آخر عن جابر أن رسول الله قال: «من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فعليه الجمعة يوم الجمعة إلا على مريض أومسافر أوصبي أو مملوك ..... الخ الحديث»[١٠٦].

وروى عبدالرزاق باسناده عن كعب القرظي في حديث نحوه[۱۰۷]
وراجع في هذه المعاني كنزالعمال فقد نقل احاديث متعددة في المعذورين من صلاة الجمعة منها تذكر الاربعة ومنها تذكر الخمسة كما في الروايات المذكورة ورواها ابوهريرة وابن عباس وجابر فراجع[۱۰۸].

۳۔ . . . . . . تمیم داری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے، حضرت نے فرمایا: جمعہ واجب ہے۔بچہ، غلام اور مسافر مستثنیٰ ہیں

بیہقی نے دوسری سند سے بقول جابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث روایت کی ہے ہے ۔ جمعہ واجب ہے۔ مریض، بچہ اور غلام مستثنیٰ ہیں۔ . . . . الخ

عبدالرزاق نے یہی حدیث اپنے اسناد سے کعب قرظی کے ذریعے نقل کی ہے۔ ان معانی کے لیے کنزالعمال میں نماز جمعہ سے مستثنیٰ افراد کا ذکر ہے۔کہیں چار کا ذکر ہے کہیں پانچ کا . . . . . ابوہریرہ اور ابن عباس وجابر کی روایتیں ہیں۔

حاشیے

۱ ــ الفقيه ج ۱ ص ۶۱-۶۲ والبحار ج ۸۹ ص ۳۵۱ و ۳۵۲ عن جمال الاسبوع بهذا الاسناد وباسناد آخر بتغيير بسيط في المتن.
۲ ــ فروع الكافي ج ۳ ص ٤١٧.
۳ ــ البحار ج ۸۹ ص ۳۵٦.
٤ ــ البحار ج ۸۹ ص ۳٦۵ عن الدعائم.
۵ ــ الوسائل ج ۳ ص ۷۸ والكافي ج ۳ ص ٤١٧ وعن الصدوق في الفقيه ج ۱ ص ٦۲ مرسلاً.
٦ ــ الكافي ج ۳ ص ٤١٧.
۷ ــ الجعفريات ص ٤۵.

٨ ـ الوسائل ج ٣ ص ٩٣ ـ وعن قرب الاسناد ص ١٧. المجالس ص ـ ٢٢٣ ـ والبحار ج ٨٩ ص ١٨٩.

٩ ـ البحار ج ٨٩ ص ٢١٢ عن الشهيد الثاني في رسالة الجمعة

وراجع البحار ج ٨٩ ص ٢١٢.

١٠ ـ البخاري كتاب الجمعة ص (١٠٤). كنزالعمال ج ٧ حديث (٣٥٦٦). واحمد ج ٣ ص ٣٠ و ٦٩ عن أبي سعيد وهذا الحديث رواه من علماء اهل البيت في البحار ج ٨٩ ص ٣٥٨ عن الشهيد الثاني والمستدرك للوسائل ج ١ ص ٤١٤ عن الشهيد الثاني ايضاً. ورواه ايضاً من طرق السنة البيهقي ج ٣ ص ٢٤٢.

١١ ـ مسلم ج ٢ ص ٣ ومثله كنزالعمال ج ٧ ح(٣٥٦٧) وراجع رقم (٣٥٥١ و٣٦٠١) والنسائي ج ٣ ص ٩٢ و٩٧ وابن حبان عن ابي سعيد نقله كنزالعمال ورواه البيهقي ج ٢ ص ٢٤٢ ومستدرك الحاكم ج ١ ص ٢٨١.

١٢ ـ البخاري كتاب الجمعه ص ١٠٤ و١٠٧ والبيهقي ج ٣ ص ٢٤٢ وص ٢٤٣ باسناده عن أبي سعيد وابي هريرا معاً ومثله المستدرك للحاكم ج ١ ص ٢٧٧. مصابيح السنة للبغوي ج ١ ص ١٨ ومجمع الزوائد ح ٢ ص ١٧٤.

١٣ البخاري كتاب الجمعة ص ١٠٤ والبيهقي باسناده الى ابي اليمان ج ٣ ص ٢٤٢ وقال رواه مسلم.

١٤ ـ مسند الحميدي ج ٢ ص ٣٢٣ واخرجه البخاري ج ٢ ص ٢٤٤.

١٥ ـ مسند الحميدي ج ١ ص ٩٣ ـ ٩٤ ـ واحرجه البخاري ج ٢ ص ٢٦٤ من طريق ابن المبارك عن يحيى بن سعيد.

١٦ ـ مسند الحميدي ج ٢ ص ٢٧٦.

١٧ ـ البخاري ج ١ ص ١٠٣ و١٠٥ كتاب الجمعة كنزالعمال ج ٧ حديث (٣٥٥٣) والنسائي ج ٣ ١٠٦ و٩٣ ونقله في كنزالعمال عن مسند احمد وابن ماجه عن عمر وصحيح مسلم ج ٢ ص ٣ و٢ منحة المعبود ج ١ ص ١٤٢ وسنن الدارمي ح ١ ص ٣٦١ وابن

ماجة ج ١ ص ٣٤٦ ومجمع الزوائد ٢ ص ١٧٣.
١٨ ـ البخاري ص ١٠٤ كتاب الجمعة و١٠٧ عن ابن عمرو أبي سعيد وكنزالعمال ج ٧ ح (٣٥٥٦) مالك من شرح الزرقاني ج ١ ص ٣١٢ والنسائي ج ٣ ص ٩٣ ونقله كنزالعمال عن احمد وابن ماجة

عن أبي سعيد وراجع سنن الدارمي ج ١ ص ٣٦٠ ومسلم ج ٢ ص ٢ باسناده عن مالك عن صفوان وابن ماجة ج ١ ص ٣٤٦.
١٩ ـ كنزالعمال ج ٧ حديث (٢٥٥٨).
٢٠ ـ صحيح مسلم ج ٢ ص ٢ و٣ والبخاري ج ١ ص ١٠٣ و١٠٤ وكنزالعمال ج ٧ حديث (٣٥٤٨) و(٣٥٤٩) عن ابن عساكر عن ابن عمروموطأ مالك في شرح الزرقاني ج ١ ص ٣١٥ ومنحة المعبود ج ١ ص ١٤٣ وكشف الاستار ج ١ ص ٣٠٠ و٣٠١ والدارمي ج ١ ص ٣٦١.
٢١ ـ الكافي ج ٣ ص ٤١٤ والوسائل ج ٣ ص ٤٦ والبحارج ٨٩ ص ٢١٧ نقله عن مصباح المتهجد ومستدرك الوسائل ج ١ ص ٤١٣ عن كتاب العروس.
٢٢ ـ الوسائل ج ٣ ص ٤٦ والكافي ج ٣ ص ٤١٦ والبحارج ٨٩ ص ٢٨٤ ومستدرك الوسائل ج ١ ص ٤١٣ عن كتاب العروس وعن التهذيب ج ٣ ص ٤.
٢٣ ـ البحارج ٨٩ ص ١٩٥ وفي هامشه عن العياشي ج ١ ص ١٢٧.
٢٤ ـ البحارج ٨٩ ص ٢٦٣ عن مجمع البيان.
٢٥ ـ البحارج ٨٩ ص ٢٧٩ ومسترك الوسائل ج ١ ص ٤١٣ و ص ٤١٨ نقله عن الشيخ ابي الفتوح.
٢٦ ـ البحارج ٨٩ ص ٢٦٩: نقله عن معاني الأخبار وعن دلائل الامامة وفي الوسائل ج ٣ ص ٦٩ عن معاني الأخبار ايضاً وبنفس السند إلا أنه قال سعيد عوضاً عن سعد.
٢٧ ـ مسلم ج ٢ ص ٥ مثله ص٦. باسانيد مختلفة عن أبي هريرة والبخاري ج ١ ص ١٠٩ بزيادة: وهوقائم يصلي - وكذا النسائي ج ٣ ص ١١٥ بزياده تفسيرها بأنها حين تقام الصلاة الى الانصراف منها و

مثله في الترمذي ج ٢ ص ٢٦١. والام ج ١ ص ١٨٥ وسنن أبي داوود ج ١ ص ٢٧٤ ومصابيح السنة للبغوي ج ١ ص ٦٧ ومنحة المعبود ج ١ ص ١٣٩ و ١٤٠ ومثله مجمع الزوائد ج ٢ ص ١٦٣ و وفي كشف الاستار باسناده عن علي (ع) مثله ج ١ ص ٢٩٧ و مثله المستدرك للحاكم ح ١ ص ٢٧٨ والمنتق ج ٢ ص ١٤ وفيه ص

١٦ باسناده الى أبى هريرة وابي سعيد كلاهما ونقله عن أحمد وهوج ٣ ص ٣٩ و ٦٥ وأبى داود عن جابر بزيادة أنهابعد العصرج ١ ص ٢٧٥ وبهذه الزيادة في مجمع الزوائد ج ٢ ص ١٦٥ والمستدرك ح ١ ص ٢٧٩ والمنتقى ج ١ ص ١٦ ونقله عن النسائى وابي داوود وكنف الاستارج ١ ص ٣٠٣ وبهذا المعنى عن الدارمي ج ١ ص ٣٦٠ وفيه ايضاً رواية بهذا المعنى وبزيادة أنها حين تقام الصلاة الى الانصراف منها.

٢٨ ـ مسلم ج ٢ ص ٦ وابى داوود ج ١ ص ٢٧٦ والمنتق باسناده الى ابي موسى ج ٢ ص ١٤ ونقله عن مسلم وابي داوود وكذا رواه ص ١٥ باسنادة عن عوف المزني.

٢٩ ـ المستدرك للحاكم ج ١ ص ٢٧٩. وقال هوصحيح. والترمذي عن أنس بهذا المعنى ج ٢ ص ٣٦٠ وراجع النسائي ح ٣ ص ١١٥ ومن اراد التوسع فليراجع مصادرساعة الإ جابة يوم الجمعة فقد نقلها في مفتاح كنور السنة في باب الجمعة والمنتق ج ٢ ص ١٦ نقله عن النسائي وابى داود وروى مثله عن أبي هريرة ونقله عن احمد وبهذا المعني عن أنس في مصابيح السنة للبغوى ج ١ ص ٦٧.

٣٠ ـ الوسائل ج ٣ ص ٦٥ وفي هامنه عن الفقيه ج ١ ص ١٣٨. وعن المقيد في المقنعة ص ٢٥.

٣١ ـ البحارج ٨٩ ص ٢٦٥ و ٢٧١ نقله عن مجالس الصدوق وعن المحاسن وعن ثواب الاعمال.

٣٢ ـ البحارج ٨٩ ص ٢٧١. نقله عن المحا سن.

٣٣ ـ البحارج ٨٩ ص ٢٧٩ وفي هامنه عن دعائم الاسلام ح ١ ص ٤١٨ وراجع مستدرك الوسائل ج ١ ص ٤١٧ عن الجعفريات.

٣٤ ـ كنزالعمال ج٧حديث (٣٣٦١) ونقل في الهامس عن احمد والترمذي عن ابن عمر.

في حديث.

٥٠ ــ صحيح مسلم ج ٢ ص ٨ ونقله مسلم باسناد آخر عن جعفر (ع) عن ابيه (ع) وروي أيضاً مثله عن أبي سلمة ابن الاكوع فراجع صحيح مسلم ج ٢ ص ٩ ونصب الراية ج ٢ ص ١٩٥.

٥١ ــ البخاري كتاب الجمعة ص ١٠٦ واحمد ج ٣ ص ١٢٨ عن أنس ومثله ص ١٥٠ وص ٢٢٨ وعن الاوسط للطبراني من حديث جابر ص ١٣٤ كما في هامش نصب الراية ج ٣ ص ١٩٥ ونقل ايضاً عن ابي داؤد عن انس مثله ج ١ ص ٢٨٤ ومثله في منحة المعبود ج ١ ص ١٤١.

٥٢ ــ الوسائل ج ٣ ص ٦ ونقل في الهامش عن المقنعة ص ٢٧.

٥٣ ــ الوسائل ج ٣ ص ٦ وفي الهامش عن رسالة الجمعة ص ٥٥.

٥٤ ــ الوسائل ج ٣ ص ٥. التهذيب ج ١ ص ٣٢١.

٥٥ ــ المحاسن ص ٨٥.

٥٦ ــ الوسائل ج ٣ ص ٦ وفي هامشه عن رسالة الجمعة ص ٥٥.

٥٧ ــ الوسائل ج ٣ ص ٤ ــ عقاب الاعمال ص ١٩ ونقل البحار ج ٨٩ ص ١٨٣ عن اصل قديم مرفوعاً عن علي (ع): من ترك الجمعة ثلاثاً متتابعة لغير علة كتب منافقاً: ونقله في ص ١٩٢ عن عقاب الاعمال والمحاسن.

٥٨ ــ الوسائل ج ٣ ص ٤ وعقاب الاعمال ص ١٩.

٥٩ ــ الوسائل ج ٣ ص٧ وفي هامشه عن رسالة الجمعة ص ٩١.

٦٠ ــ الوسائل ج ٣ ص ٤ وفي هامشه عقاب الاعمال ص ١٩.

٦١ ــ البحار ج ٨٩ ص ١٦٥ وفي الهامش عن المعتبر ص ٢٠٠.

٦٢ ــ مسلم ج ٢ ص ١٠. النسائي ج ٣ ص ٨٨ مثله ومنحة المعبود ج ١ ص ١٤١. كنزالعمال ج ٧ ص ٥١٦ نقله عن أحمد والنسائي عن ابن عباس وابن عمر. ونقل حديثاً آخر مثله ج ٧ ص ٥١٧ ونقل في الهامش عن ابن النجار عن ابن عمر ونقله عبدالرزاق في مصنفه ج ٣ ص ١٦٦ باسناده عن عبدالله بن ميناء ، مصابيح السنة للبغوي ج ١ ص ٦٨.

٦٣ــ المستدرك ج ١ ص ٢٨٠ و٢٩٢. وقال حديث صحيح.

ومثله البيهقي ج ٣ ص ١٧٢ واحمد ج ٣ ص ٤٢٥ و ٤٢٤ وكنزالعمال ج ٧ ص ٥١٨ و ٥١٦ ونقله في الهامش عن الشافعي واحمد والبارودي والنسائي وابن ماجة وابي يعلى والطبراني والبغوي وجماعة. وايضاً الترمذي ج ٢ ص ٣٧٣ والمنتقى ج ٢ ص ٧ وسنن ابي داود ج ١ ص ٢٧٧ والام للشافعي ج ٣ ص ٤٢٤ ومصابيح السنة للبغوي ج ١ ص ٦٨.

٦٤ ــ سنن البيهقي ج ٣ ص ١٧١، وكنزالعمال ج ٧ ص ٥١١ عن جابر وحديث ٣٤٠٧ عن ابي سعيد وعن الطيالسي وابن ماجة ج ١ ص ٣٤٣ ومجمع الزوائد ج ٢ ص ١٦٩.

٦٥ ــ كنزالعمال ج ٧ ص ٥١٦ عن أحمد والمستدرك عن أبي قتادة واحمد والنسائي وابن ماجة والمستدرك عن جابر.

٦٦ــ الشافعي ج ١ ص ١٨٤ وكنزالعمال ج ٧ ص ٥١٨.

٦٧ ــ كنزالعمال ج ٧ ص ٥١٨ ونقله عن المحاملي في الأمالي والخطيب وابن عساكر جميعاً عن عائشة.

(٦٨) البحار ج ٨٩ ص ١٩٢ عن ثواب الاعمال وفي هامشه عنه ص ٣٤.

(٦٩) البحار ج ٨٩ ص ٣٥١ عن جمال الاسبوع ونحوه في الوسائل باسناده الى زرارة ج ٥ ص ٨٧ حديث ٣ ونحوه الكافي ج ٣ ص ٤١٧ الحديث ٤.

(٧٠) الوسائل ج ٥ ص ٧٨ الحديث ٢ والكافي ج ٣ ص ٤١٧ الحديث ١.

(٧١) البحار ج ٨٩ ص ٣٥٧ عن الرسالة المذكورة.

(٧٢) المستدرك : (كان له بكل خطوة عمل سنة صيامها وقيامها الحديث) ج ١ ص ٤١٣ والتهذيب ج ٣ ص ١٠ الحديث ٣٢.

(٧٣) الوسائل ج ٥ ص ٧٠ وفي هامشه عن الامالي ص ٢٢١.

(٧٤) الوسائل ج ٨٩ ص ١٨٣ وفي هامشه عن الامالي ص ٢٢١.

(٧٥) البحار ج ٨٩ ص ١٧٦ عن علل الشرائع وفي هامشه عن العلل ج ٢ ص ٤٦.

(٧٦) البخاري ج ٢ ص ٨ ورواه البيهقي في سننه باسنادين عن عباية عن ابوعبس ج ٣ ص ٢٢٩.

(٧٧) البخاري ج ٢ ص ٩ سنن البيهقي ج ٣ ص ٢٢٨ ونقله عن البخاري ومسلم وروى الحميدي بسنده عن ابي هريرة نحوه ج ٢ ص ٤١٨ حديث ٩٣٥.

(٧٨ ـ ٧٩) مجمع الزوائد ج ٢ ص ١٧١ وروى في فضل خطوات الجمعة ص ١٧٢ و١٧٨، المنتق ج ٢ ص ١٢ عن السكينة في المشي وعن فضل الخطوات. المستدرك للحاكم ح ١ ص ٢٨٢ بأسانيد متعددة ، والترمذى ح ٢ ص ٣٦٨، والنسائي وشرح السيوطي ج ٣ ص ٩٦ و٩٧ والبيهقي في سننه ج ٣ ص ٢٢٩ و٢٢٧ بسند آخر، وكنز العمال نقله عن عدة ــ راجع ج ٧ ص ٥٣٤ الحديث ٣٥٥٤ و ص ٥٤١ الحديث ٣٦١١ و ٣٦١٢ و ص ٥٤٢ الحديث ٣٦١٣ و ٣٦١٨ وعن السكينة في المشي ح ٧ ص ٥٤٠ الحديث ٣٦٠٨.

(٨٠) سنن البيهق ج ٣ ص ٢٢٩.

(٨١) وسائل الشيعة ج ٥ ص ١٠ والاستبصار ج ١ ص ٤١٩ لكن بنقصان (نعم) بل فيه في الجواب (يصلون... الخ).

(٨٢) المصدر السابق ج ٥ ص ١٠، والاستبصار ج ١ ص ٤٢٠.

(٨٣) البخاري ج ٢ ص ٥، ورواه ابوداوود باسناده عن وكيع عن ابراهيم مثله ج ١ ص ٢٨٠ والمنتق ج ٢ ص ١٠ ح ١٥٥٦ نقله عن البخاري وابن داوود.

(٨٤) عمدة القارى ج ٦ ص ١٨٧.

(٨٥) سنن البيهق ج ٣ ص ١٧٦.

(٨٦) سنن البيهقي ح ٣ ص ١٧٩ ورواه الدار قطني ج ٢ ص ٧ أخرجه بثلاثة اسانيد باختلاف يسير وكنز العمال ج ٧ ص ٥١٢ الحديث ٣٤١٥ و ص ٥١٤ الحديث ٣٤٣٢ باختلاف يسيرة ونقله عن عدة كتب منها الديلمي والبيهقي.

(٨٧) الوسائل ج ٥ ص ٢، من لايحضره الفقيه ح ١ ص ٢٦٦، وفي هامشه عن التهذيب ح ١ ص ٢٥١ وفي الكافي جزء ٣ ص ٢١٩، وهو في الكافي ح ٣ ص ٤١٨ الطبعة الجديدة، والتهذيب الطبعة الجديدة ج ٣ ص ٢١، ومستدرك الوسائل ج ١ ص ٤٠٧.

(٨٨) الوسائل ج ٥ ص ٢ وفي هامشه عن الكافي الجزء ١ ص ١١٦ وفي الطبعة الجديدة في ج ٣ ص ٢١٩.

(٨٩) الوسائل ح ٣ ص ٢ وفي هامشه عن التهذيب ج ١ ص ٢٥١.

(٩٠) الوسائل ح ٥ ص ٢ وفي هامشه عن الامالي ص ٢٢٤.

(٩١) البحار ج ٨٩ ص ١٥٣ وفي هامشه عن المجالس ص ٢٣٤.

(٩٢) البحار ج ٨٩ ص ١٥٣ وفي هامشه عن الخصال ج ٢ ص ٤٦.

(٩٣) البحار ج ٨٩ ص ١٥٣ وفي هامشه عن أمالي الطوسي ج ٢ ص ٤٧.

(٩٤) البحار ج ٨٩ ص ٢٠٨.

(٩٥) البحار ج ٨٩ ص ٢٦٠.

(٩٦) الوسائل ج ٥ ص ٥ وفي هامشه نقله عن المعتبر ص ٢٠٠ والتهذيب ج ١ ص ٢٥٠ ويوجد في الكافي ح ٣ ص ٤١٨

والتهذيب الطبعة الجديدة ج ٣ ص ١٩ ونقل نحوه البحار عن دعائم الاسلام ج ٨٩ ص ٢٥٥.

(٩٧) البحار ج ٨٩ ص ١٦٢ وفي هامشه عن المعتبر ص ٢٠٠.

(٩٨) مستدرك الوسائل ج ١ ص ٤٠٧ ـ ٤١١ ذكر الخطبة كاملة.

(٩٩) هكذا في الوسائل ج ٥ ص ٥

والضمير في (عنه) قد يظهر أنه لمحمد بن يعقوب ولكن لم اجده في بابه. ورواه الاستبصار ج ١ ص ٤١٩ عن الحسين بن سعيد عن صفوان مما يكشف عن أن الضمير في (عنه) في الوسائل يرجع الى الحسين بن سعيد فقط.

(١٠٠) سنن البيهقي ج ٣ ص ١٧٣ وراجع في المعذورين ج ٣ ص ١٨٣ و١٨٤.

(١٠١ ـ ١٠٢) مجمع الزوائد ج ٢ ص ١٧٠.

(١٠٣) سنن البيهقي ج ٣ ص ١٧٢ ونحوه سنن الدار قطني ج ٢ ص ٣ وروى البغوي في مصابيح السنة رواية نحوها ج ١ ص ٦٨ ونحوه المستدرك للحاكم ج ١ ص ٢٢٨ وتلخيص الذهبي في نفس المصدر السابق.

(١٠٤) سنن البيهقي ج ٣ ص ١٨٣. ورواه ابوداوود ج ١ ص ٢٨٠.

(١٠٥) سنن البيهقي ج ٣ ص ١٨٣ وروى الدارقطني باسناده عن جابر مثله بزيادة استثناء المرأة ج ٢ ص ٣.

(١٠٦) البيهقي ج ٣ ص ١٨٤ وروى مثله عن ابي هريرة مجمع الزوائد ج ٢ ص ١٧٠.

(١٠٧) مصنف عبد الرزاق ج ٣ ص ١٧٣ الحديث ٥٢٠٠.

(١٠٨) كنز العمال ج ٧ ص ٥١٢ و ٥١٣ و ٥١٤ و ٥١٥.

عذرِ بارش

روایاتِ اہل بیتؑ:

١ــ روى عبدالرحمٰن بن ابي عبدالله، عن ابي عبدالله عليه السلام أنه قال: «لا بأس أن تدع الجمعة في المطر» [١] .

١۔ عبدالرحمٰن بن ابی عبداللہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی، حضرت نے فرمایا: بارش میں جمعہ چھوڑنے میں کوئی مضائقہ نہیں ۔

٢ــ محمد بن علي بن الحسين قال: قال النبي (ص): «اذا ابتلت النعال فالصلاة في الرحال» [٢] .

والرواية غير مخصوصة بالجمعة بل عامة ثم هي قريبة من رواية أهل السنة.

٢۔ محمد بن علی بن حسین نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب نعلین پانی میں بھیگنے لگیں تو نماز پالان پر ہو سکتی ہے ۔

یہ روایت جمعہ سے مخصوص تو نہیں مگر حضرات اہل سنت کی روایات کے مطابق ہے ۔

روایاتِ اہلِ سنّت :

١ــ اخبرنا ابوالحسن علي بن محمد المقري، انبأنا حسن بن محمد بن اسحاق، حدثنا يوسف بن يعقوب القاضي، حدثنا نصر بن علي، انبأ سفيان بن حبيب، عن خالد الحذاء، عن أبي تلابة، عن أبي المليح، عن أبيه، أنه شهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم جمعة واصابهم مطر زمن الحديبية لم يبتل اسفل نعالهم فأمرهم النبي صلى الله عليه وسلم أن يصلوا في رحالهم [٣] .

وروى احمد باسناده الى ابي المليح بن اسامة عن ابيه نحوه [٤] .

وروى الهيتمي عن عبدالرحمٰن بن سمرة أن رسول الله (ص) كان يقول؛ اذا كان مطر وابل فليصل احدكم في رحله، رواه عبدالله، عن ابيه، وجادة [٥]. ورواه المستدرك للحاكم باسناده [٦] .

١ـ ..... ابی الملیح نے اپنے والد سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کے دن بارش میں حکم دیا کہ لوگ نماز ڈیرے میں پڑھیں۔ حدیبیہ کے دن تھے اور بارش سے لوگوں کی نعلین بھی نہ بھیگی تھیں

احمد نے یہی حدیث اپنی سند سے ابی الملیح بن اسامہ، اپنے والد سے نقل کی ہے۔

ہیثمی نے عبد الرحمٰن بن سمرہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے :
جب تیز بارش ہو تو ہر شخص تم میں سے اپنے ڈیرہ میں نماز پڑھے۔ اسی روایت کو عبد اللہ نے اپنے والد سے وجادۃً نقل کیا ہے۔ اور حاکم نے مستدرک میں اپنی سند سے لکھا ہے۔

٢ــ حدثنا مسدد قال حدثنا اسماعيل قال أخبرني عبدالحميد صاحب الزيادي قال حدثنا عبدالله بن الحرث بن عم محمد بن سيرين، قال ابن عباس لمؤذنه في يوم مطير: اذا قلت أشهد أن محمداً رسول الله فلا تقل حيّ على الصلاة قل صلوافي بيوتكم فكأن الناس استنكروا، قال فعله من هوخير مني ان الجمعة عزمة واني كرهت أن اخرجكم فتمشون في الطين والدحض [٧].

وبهذه الاحاديث اسانيد متعددة ذكزها البيهقي والبخاري فراجع.

۲۔ .... ابن عباس نے بارش کے دن اپنے مؤذن سے کہا " اشھد ان محمداً رسول اللہ"
کہنے کے بعد ۔ حی علی الصلاۃ ۔ کے بدلے کہنا ۔ صلوا فی بیوتکم ۔
لوگوں نے یہ بات بہت ناپسند کی۔ ابن عباس نے کہا ۔ یہ اس کا عمل ہے جو مجھ سے بہتر تھا۔ جمعہ عزیمت ہے،
مجھے اچھا نہ معلوم ہوا کہ میں تمھیں کیچڑ اور دلدل میں گھر سے باہر بلاؤں۔
بیہقی و بخاری نے یہ حدیث متعدد سندوں سے نقل کی ہے۔

پانچ افراد کی شرط

روایات اہل بیتؑ :

۱ــ عن علي بن ابراهيم، عن أبيه، عن ابن ابي عمير، عن أبن أذينه، عن زرارة قال: كان[8] ابوجعفر(ع) يقول: لا تكون الخطبة والجمعة وصلاة ركعتين على اقل من خمسة رهط الامام واربعة. ورواه الشيخ باسناده عن علي بن ابراهيم مثله[9].

۱۔ .... زرارہ کے بقول ابوجعفر علیہ السلام فرماتے تھے: خطبہ اور جمعہ اور دو رکعتیں پانچ افراد سے کم میں نہیں ہوتیں، امام اور چار دوسرے افراد۔
شیخ نے اپنی سند سے علی بن ابراہیم کے ذریعے اسی جیسی روایت کی ہے۔

۲ــ الصدوق، عن أبيه، عن سعد، عن أحمد بن محمد؛ عن البزنطي، عن عاصم بن عبدالحميد، عن ابي بصير، عن ابي جعفر(ع): قال: لا تكون جماعة بأقل من خمسة[10].

۲۔ صدوق .... ابو بصیر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، حضرتؑ نے فرمایا: جماعت پانچ سے کم میں نہیں ہوتی۔

۳ـ محمدبن الحسن باسناده، عن الحسين بن سعيد بن عثمان بن عيسى، عن ابن مسكان عن ابن ابي يعقوب، عن أبي عبدالله (ع) قال: لا تكون جمعة ما لم يكن القوم خمسة [۱].

۳۔ .... ابن ابی یعقوب، ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں، حضرت نے فرمایا: جب تک پانچ کی جمعیت نہ ہو جمعہ نہیں ہو سکتا۔

روایاتِ اہلِ سنّت:

۱ـ اخبرنا ابوالحارث الفقيه، انبأنا علي بن عمر الحافظ حدثنا ابوبكر النيسابوري. حدثنا محمد بن يحيى. حدثنا محمد بن وهب بن عطية حدثنا بقيه بن الوليد، حدثنا معاوية بن يحيى حدثنا معاوية بن سعيد النجيبي حدثنا الزهري عن ام عبدالله الدوسية، قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «الجمعة واجبة على كل قرية وان لم يكن فيها الا أربعة» [۲].

۱۔ .... ام عبداللہ الدوسیہ کہتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ ہر بستی پر واجب ہے خواہ اس میں چار آدمی ہی رہتے ہوں۔

شرطِ مسافت

روایاتِ اہلِ بیتؑ:

۱ـ محمد بن الحسن، عن محمد بن أحمد بن يحيى، عن يعقوب بن يزيد، عن ابراهيم بن عبدالحميد، عن جميل، عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر (ع) قال: «يجب الجمعة على من كان منها على فرسخين» [۳].

۱۔ ...... محمد بن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے، حضرت نے فرمایا: جمعہ اس شخص پر واجب ہے جو جمعہ (کی ایک نماز) سے دو فرسخ پر (رہتا) ہو۔

۲ـ محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن جميل بن دراج، عن محمد بن مسلم وزرارة، عن أبي جعفر(ع)، قال: «تجب الجمعة على كل من كان منها على فرسخين»[۱۴].

ورواه الشيخ باسناده، عن محمد بن علي بن محبوب، عن علي بن السندي، عن محمد بن ابي عمير مثله[۱۵].

۲۔ ...... محمد بن مسلم اور زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے حضرت نے فرمایا: جمعہ ہر اس شخص پر واجب ہے جو جمعہ (کی نماز) سے دو فرسخ کے اندر ہو۔

• شیخ نے اپنی سند سے محمد بن علی بن محبوب، ...... محمد بن ابی عمیر کے ذریعے اسی جیسی روایت کی ہے۔

۳ـ محمد بن يعقوب، عن أبيه، عن حماد، عن حريز، عن محمد بن مسلم، قال: سألت ابا عبدالله(ع) عن الجمعة فقال: «تجب على كل من كان منها على رأس فرسخين فان زاد على ذلك فليس عليه شيء»[۱۶] ورواه النيخ باسناده عن علي بن ابراهيم، عن ابيه[۱۷].

۳۔ ...... محمد بن مسلم نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے جمعہ کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت نے فرمایا: نماز جمعہ اس شخص پر واجب ہے جو ایک نماز سے پورے دو فرسخ کی مسافت پر ہو، اگر اس مسافت سے زیادہ پر ہو تو اس پر واجب نہیں ہے۔

روایات اہل سنت:

۱ـ احمد، قال: حدثنا عبدالله بن وهب، قال، أخبرني عمرو بن الحرث عن عبيدالله ابن أبي جعفر أن محمد بن جعفر بن الزبير،

حدثه: عن عروة بن الزبير، عن عائشة زوج النبي (ص)، قالت:
« كان الناس ينتابون يوم الجمعة من منازلهم والعوالي فيأتون في الغبار يصيبهم الغبار... الخ الحديث »[١٨].

والعوالي: القرى المجتمعة حول المدينة من جهة نجدها، وبعد بعض العوالي من المدينة اربعة اميال، وابعدها ثمانية أميال، كما في شرح صحيح مسلم[١٩].

١۔ ...... حضرت عائشہ فرماتی ہیں: جمعہ کے دن لوگ اپنے گھروں اور العوالی سے غبار میں آتے تھے، ان پر غبار پڑا ہوتا تھا۔

عوالی: مدینہ میں نجد کی سمت چند ملی جلی بستیوں کا نام ہے۔ عوالی کا کچھ حصہ مدینہ سے چار میل ہے۔ طویل ترین عوالی کی مسافت آٹھ میل ہے۔ جیسا کہ شرح مسلم میں درج ہے۔

٢ـ أخبرنا ابوبكر بن الحارث الفقيه، انبأنا ابومحمد بن حيان، حدثنا ابواسحاق ابراهيم بن محمد بن الحسن حدثنا ابوعامر حدثنا الوليد هو ابن مسلم، اخبرني سبرة بن العلاء عن الزهري: أن اهل ذي الحليفة كانوا يجتمعون مع النبي صلى الله عليه وآله وسلم وذلك على مسيرة ستة أميال من المدينة. قال: وحدثنا الوليد، اخبرنا الاوزاعي، عن عطاء بن ابي رباح، قال: « كان أهل منى يحضرون الجمعة بمكة »[٢٠].

وذكره عبدالرزاق، عن معمر، عن الزهري، وفيه بزيادة قال الزهري: وذلك ـ بعد ذي الحليفة ـ ستة اميال، قال معمر وقتادة: فرسخين[٢١].

وذكر نهي رسول الله (ص) عن عدم حضور الجمعة لمن كان على رأس الميلين من المدينة أو الثلاثة[٢٢].

٢۔ .... زہری کے بقول، ذوالحلیفہ کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھا کرتے تھے۔ ذوالحلیفہ مدینہ سے چھ میل ہے ــ اور ــ عطا بن رباح کے بقول ساکنین منیٰ مکے میں جمعہ پڑھنے آتے تھے۔

• عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے زہری سے جو روایت کی ہے اس میں بعد ذی الحلیفہ ......
ستة امیال ۔ کے بعد ہے ۔ معمراور قتادہ کہتے ہیں ۔ فرسخین، دو فرسخ ۔
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس ممانعت کا ذکر کیا ہے کہ جو شخص مدینے سے دو یا تین میل اوپر ہو ۔

آیت "انفضوا"

روایات اہل بیتؑ :

۱ــ تفسير علي بن ابراهيم: قال: كان رسول الله صلى الله عليه وآله يصلي بالناس يوم الجمعة ودخلت ميرة وبين يديها قوم يضربون بالدفوف والملاهي فترك الناس الصلاة ومرّوا ينظرون اليهم فأنزل الله؛ «واذا رأوا تجارة أولهواً انفضوا اليها وتركوك قائماً» [۲۳].

۱۔ تفسیر علی بن ابراہیم ۔ راوی نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے ساتھ نماز میں مصروف تھے کہ ایک قافلہ آیا جس کے آگے ایک گروہ دف اور ڈھول وغیرہ بجا رہا تھا، لوگ نماز چھوڑ کر اسے دیکھنے چلے گئے تو اللہ نے آیت نازل فرمائی " اذا رأوا تجارة اولهواً انفضوا اليها وتركوك قائما" جب تجارت کا کھیل تماشہ دیکھتے ہیں تو ادھر بھاگتے اور آپ کو اکیلا (نماز کی حالت میں) کھڑا چھوڑ جاتے ہیں ۔

۲ــ الجعفريات اخبرنا محمد، حدثني موسى، حدثنا أبي، عن أبيه، عن جده جعفر بن محمد(ع) عن ابيه(ع)، قال: بينما رسول الله(ص) قائماً يخطب يوم الجمعة وكان سوق يقال لها البطحا وكانت بنوسليم تجلب اليها السبي والخيل والغنم وكانت الانصار اذا تزوجوا ضربوا بالكبر والمزمار واذا سمعوا ذلك خرج الناس اليهم وتركوا رسول الله صلى الله عليه وآله قائماً فعيَّرهم الله بذلك فانزل الله؛ «واذا رأوا تجارة أولهواً انفضوا اليها... الآية» [۲۴].

۲۔ . . . . . امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے اور دِحیہ کلبی کا بازار لگا تھا۔ بنو سلیم اس بازار میں لونڈی، غلام، گھوڑے، بھیڑ بکری بیچنے لاتے تھے۔ انصار کا دستور تھا کہ خوشی کے موقع پر طبل اور بانسری بجاتے چلتے تھے۔ یہ آوازیں جو سنیں تو سب ادھر دوڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالت قیام میں چھوڑ گئے۔ اللہ عزوجل نے اس کردار پران کی مذمت کی۔ واذا رأوا تجارۃ او لہوا انفضوا الیہا۔

روایات اہل سنّت:

۱ــ اخبرنا ابوعبدالله الحافظ، انبأ ابوالفضل بن ابراهيم، حدثنا احمدبن سلمة حدثنا اسحاق بن ابراهيم، حدثنا جرير، عن حصين، عن سالم بن أبي الجعد، عن جابر بن عبدالله، أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يخطب يوم الجمعة قائماً فجاءت عِيَرٌ من الشام فانفتل الناس اليها حتى لم يبق معه الا اثني عشر رجلاً فانزلت هذه الآية التي في الجمعة؛ «واذا رأوا تجارة أو لهواً انفضوا اليها و تركوك قائماً» [۲۵]

۱۔ جابر بن عبداللہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کا خطبہ کھڑے ہوئے دے رہے تھے، اتنے میں شام سے ایک قافلہ آگیا، لوگ ادھر بھاگے۔ آنحضرتؐ کے حضور میں بارہ آدمی رہ گئے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ــ "واذا رأوا تجارۃ اولھواً . . . . ."

۲ــ اخبرنا ابوبكر احمد بن محمد بن الحارث الفقيه، أنبأنا علي بن عمر الحافظ، حدثنا احمد بن محمد بن اسماعيل الآدمي، حدثنا محمد بن اسماعيل الحساني، حدثنا علي بن عاصم، عن حصين بن عبدالرحمن، عن سالم بن ابي الجعد، عن جابر بن

عبدالله، قال: بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطبنا يوم الجمعة اذ أقبلت عِيَرٌ تحمل الطعام حتى نزلوا بالبقيع، فالتفتوا اليها وانفضوا اليها وتركوا رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس معه إلاّ اربعون رجلاً أنا فيهم قال فأنزل الله على النبى صلى الله عليه وآله؛ «واذا رأوا تجارة أو لهواً انفضوا اليها وتركوك قائماً» ٢٦.

٢۔ . . . . جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن ہمارے سامنے خطبہ دے رہے تھے، اتنے میں ایک قافلہ، غلہ لیے بقیع میں پہنچا، سب لوگ ان کی طرف مڑے اور آنحضرتؐ کو چھوڑکر ادھر دوڑے، حضرتؐ کے پاس صرف چالیس آدمی رہ گئے جن میں سے ایک میں بھی تھا۔ اس وقت اللہ عزّ اسمہ نے آنحضرتؐ پر آیت نازل کی" واذا رأوا تجارة . . . . "

۲ دو رکعتوں کے بجائے ۲ دو خطبے

روایاتِ اہل بیتؑ :

١ـ محمد بن الحسن باسناده عن الحسين بن سعيد، عن صفوان، عن العلاء، عن محمد بن مسلم، عن احدهما (ع) قال: سألته عن أناس في قرية، هل يصلون الجمعة جماعة؟ قال (ع): نعم ويصلون أربعاً اذا لم يكن من يخطب ٢٧.

١۔ . . . . . . محمد بن مسلم نے معصوم سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھا جو قریے میں رہتے تھے، کیا وہ لوگ نماز جمعہ جماعت سے پڑھیں؟ امامؑ نے فرمایا: ہاں، اگر کوئی خطبہ دینے والا نہ ہو تو چار رکعت (ظہر)، پڑھیں گے۔

٢ـ محمد بن الحسن، عن الحسين بن سعيد، عن فضالة، عن أبان بن عثمان، عن الفضل بن عبدالملك قال: سمعت أبا عبدالله (ع)، يقول: اذا كان قوم في قرية صلوا الجمعة أربع ركعات فان كان لهم من يخطب لهم جمعوا اذا كانوا خمس نفر وانما جعلت ركعتين لمكان الخطبتين ٢٨.

۲۔ . . . . فضل بن عبدالملک کہتے ہیں میں نے ابوعبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا، اگر کوئی جمعیت دیہات میں رہتی ہو تو جمعہ کے دن چار رکعت پڑھے۔ لیکن اگر خطبہ دینے والا کوئی شخص ہو تو سب جمع ہوں اگر جمعیت پانچ افراد پر مشتمل ہو تو دو خطبوں کے بعد دو رکعتیں پڑھیں (دو خطبے دو رکعتوں کا بدل ہیں)۔

۳ـ محمد بن الحسن باسناده، عن الحسين بن سعيد، عن النظر، عن عبدالله بن سنان، عن أبي عبدالله (ع) في حديث قال: «انما جعلت الجمعة ركعتين من أجل الخطبتين فهي صلاة حتى ينزل الامام» ۲۹.

۳۔ . . . . . . عبد اللہ بن سنان حضرت ابوعبد اللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں حضرت نے فرمایا جمعہ کی دو رکعتیں اس لیے قرار دی گئی ہیں کہ دو خطبے دو رکعتوں کا بدل ہیں وہ نماز ہے تا اینکہ امام منبر سے اترے۔

روایاتِ اہل سنّت :

۱ـ اخبرنا أبوحازم الحافظ، أنبأنا ابواحمد محمد بن محمد الحافظ، أنبأنا ابوجعفر محمد بن عبدالرحمن الضبي، حدثنا القاسم وهو ابن عبدالله بن مهدي ابوالطاهر بمصر، حدثنا عمي يعني محمد بن مهدي، حدثنا يزيد، يعني ابن يونس بن يزيد الايلي، عن ابيه يونس، عن الزهري، قال: بلغنا أن اول ما جمعت الجمعة بالمدينة قبل أن يقدمها رسول الله صلى الله عليه وسلم فجمع المسلمين مصعب بن عمير، قال: وبلغنا أنه لاجمعة الا بخطبة فمن لم يخطب صلى أربعا ۳۰.

۱۔ . . . . . . زہری کہتے ہیں، ہمیں اطلاع ملی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینے میں آنے سے پہلے جو نماز جمعہ پڑھی گئی، اس کی امامت مصعب بن عمیر نے کی اور ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ" خطبے کے بغیر جمعہ نہیں اور جب خطبہ نہ ہو سکے تو چار رکعت ادا کی جائے۔

جس پر جمعہ واجب نہ ہو اور وہ پڑھ لے تو نماز ظہر کے لیے کافی ہے

روایاتِ اہل بیتؑ :

۱ـ محمد بن الحسن، باسناده عن سعد بن عبدالله، عن محمد بن الحسين عن عباد ابن سليمان، عن القاسم بن محمد، عن سليمان، عن حفص بن غياث، قال: [سمعت بعض ‹ إليهم سأل أبن أبي ليلى عن الجمعة، هل تجب على العبد والمرأة والمسافر؟ قال: لا، قال: فإنْ حضر واحد منهم الجمعة مع الإمام فصلاًّها هل تجزيه تلك الصلاة عن ظهر يومه؟ قال: نعم، قال: و كيف يجزى مالم يفرضه الله عليه عمّا فرض الله عليه... الى ان قال: فما كان عند ابن أبي ليلى فيها جواب، وطلب اليه أن يفسّرها له، فأبى. ثم سألته أنا ففسّرها لي، فقال: الجواب عن ذلك؛ ان الله عزّوجلّ فرض على جميع المؤمنين والمؤمنات ورخص للمرأة والعبد والمسافر أنْ لايأتوها، فلما حضروا سقطت الرخصة، ولزمهم الفرض الأول، فمن أجل ذلك أجزأ عنهم. فقلت: عمّن هذا؟ قال: عن مولانا أبي عبدالله (ع)] [۳۱]

۱۔ ..... حفص بن غیاث کہتے ہیں ایک شیعہ نے ابن ابی لیلے سے جمعہ کے بارے میں پوچھا کہ: غلام، عورت اور مسافر پر نماز جمعہ واجب ہے؟ جواب ملا، نہیں۔ سائل نے پوچھا: اگر ان میں کوئی جمعہ میں امام کے پیچھے کھڑا ہو جائے اور نماز جمعہ پڑھ لے تو کیا ظہر کے لیے کافی ہے؟ جواب ملا "ہاں"۔ اس نے پوچھا، جو فریضہ اللہ نے عائد ہی نہیں کیا اس کی ادائگی فریضہ کے بجائے کیسے کافی ہو سکتی ہے؟ ..... یہاں تک کہ راوی نے پوچھا ابن لیلی نے کیا جواب دیا؟ ذرا اس کی تفصیل بتاؤ؟ اس نے معذرت کی (تفصیل بیان نہ کی) انھوں نے کہا: نماز جمعہ اللہ نے ہر مومن مرد و عورت پر فرض کی ہے اور عورت و غلام و مسافر کو جمعہ کی حاضری سے معاف کر دیا ہے۔ لیکن اگر وہ حاضر ہو جائیں تو ان پر سابقہ فرض ہی عائد ہو جاتا ہے اسی وجہ سے ان کی نماز جمعہ ظہر کے بجائے کافی ہے۔ راوی نے پوچھا، یہ آپؑ نے کیسے کہا؟ انھوں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کا حوالہ دیا۔

٢ــ دعائم الاسلام، عن علي (ع) أنه قال: «إذا شهدت المرأة والعبد الجمعة، أجزأت عنهما من صلاة الظهر».[٣٢]
ماورد من طريق أهل السنة:

٢۔ دعائم الاسلام ــ حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے حضرتؑ نے فرمایا: اگر عورت اور غلام جمعہ کے وقت آجائیں تو ان کی نماز جمعہ ظہر کے بدلے کافی ہوگی۔

روایات اہل سنّت:

١ــ روينا عن الحسن البصري، أنه قال: [قد كنّ النساء يجمعن مع النبي (ص)].[٣٣]

١۔ ہم نے حسن بصری سے روایت کی ہے، انھوں نے کہا: کبھی خواتین بھی آنحضرتؐ کے پیچھے نماز میں شریک ہوجاتی تھیں۔

٢ــ أخبرنا أبوعبدالله الحافظ، أنبأنا أبوبكر أحمد بن اسحاق الفقيه، أنبأنا اسماعيل بن اسحاق، حدثنا سليمان بن حرب، حدثنا شعبة عن عمرو بن مرة، قال: [سمعت حميد الفزاري يحدث عن إمرأة منهم، قالت: جاءنا ابن مسعود يوم الجمعة، فقال: كيف تصلين؟ ثم قال: إذا صليتنّ مع الإمام فبصلاته، وإذا صليتنّ وحد كنّ فتصلين أربعاً]. وأخرج نحوه بزيادة عن جعفر بن سليمان عن شعبة بقية السند، وأخرج نحوه بإسناد آخر[٣٤]؟
ماورد من طريق أهل البيت (ع):

٢۔ ...... عمرو بن مرہ نے حمید فزاری سے سنا، کسی عورت نے کہا، کہ اس کے یہاں جمعہ کے دن ابن مسعود آئے اور پوچھنے لگے تم نماز کیسے پڑھتی ہو (امام کے پیچھے جمعہ یا گھر میں ظہر) .... اس کے بعد ابن مسعود نے کہا: جب امام کے ساتھ پڑھا کرو تو اس کی نماز (جمعہ) اور جب اکیلی (فرادی) پڑھو تو چار رکعت (ظہر کی) ــ بقیہ سند شعبہ کی ہے اور دوسرے طریقے سے بھی اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

٣ــ عبد الرزاق عن معمر عن قتادة قال: [إذا شهدن النساء الجمعة فانهنّ تصلين اربعاً][٣٥]

٣۔ قتادہ نے کہا: جب خواتین جمعہ کے دن حاضر ہوں تو چار رکعت پڑھیں۔

نماز جمعہ کی دو رکعتیں ہیں

روایاتِ اہل بیتؑ :

۱ـ محمد بن الحسن، عن الحسن عن زرعة عن سماعة، قال: سألته عن قنوت الجمعة... الى ان قال؛. قال: [إنما صلاة الجمعة مع الإمام ركعتان، فمن صلّى مع غير إمام وحده، فهي أربع ركعات بمنزلة الظهر...] إلخ الحديث[٣٦].

۱۔ ...... سماعہ نے امامؑ سے قنوت نماز جمعہ کے بارے میں سوال کیا ...... فرمایا : امام کے ساتھ نماز جمعہ دو رکعت ہے، اگر کوئی شخص فرادیٰ نماز پڑھے تو چار رکعتیں ظہر کی....... الیٰ آخر الحدیث۔

۲ـ محمد بن علي بن الحسين بإسناده عن سماعة، عن أبي عبدالله (ع) قال: [صلاة الجمعة مع الإمام ركعتان، فمن صلّى وحده فهي أربع ركعات][٣٧].

۲۔ ..... سماعہ نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ امام نے فرمایا۔ نماز جمعہ امام کے ساتھ دو رکعت ہے اور جمعہ کے دن نماز فرادیٰ پڑھے تو چار رکعتیں (ظہر کی پڑھے)

روایاتِ اہل سنّت :

۱ـ أخبرنا أبوعبدالله الحافظ، أنبأنا أبوبكر بن اسحاق الفقيه، أنبأنا عبدالله بن محمد بن رافع، حدثنا محمد بن بشر، حدثنا يزيد بن زياد بن أبي الجعد، عن زبير الأيامي، عن عبدالرحمن بن أبي ليلى، عن كعب بن عجرة، قال: قال عمر رضي الله عنه: [صلاة الأضحى ركعتان، وصلاة الفطر ركعتان، وصلاة الجمعة ركعتان، وصلاة المسافر ركعتان، تمام غير قصر][٣٨]. ونقله البيهقي عن الثوري بأسانيد. وفي، متن آخر بزيادة في آخره (على

لسان نبيكم صلى الله عليه وآله وسلم[٣]). ونقله البيهقي عن يحيى القطان.
وكذا رواه النسائي بإسناده، أهل البيت (ع):

۱۔ ...... کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے کہا: نماز عید قربان دو رکعت۔ نماز عید الفطر دو رکعت اور نماز جمعہ دو رکعت اور نماز مسافر دو رکعت اور قصر کے بغیر کامل۔
اور بیہقی نے ثوری سے ۔ اور متن میں آخر کی یہ عبارت زائد ہے ۔ "تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی"۔ ....

امام کا لباس

روایاتِ اہل بیت[۴]:

١ـ محمد بن الحسن، باسناده عن محمد بن علي بن محبوب، عن العباس، عن حماد بن عيسى، عن ربعي، عن عمر بن يزيد، عن أبي عبدالله (ع) قال: [إذا كانوا سبعة يوم الجمعة، فليصلوا في جماعة، وليلبس البُرد والعمامة، ويتوكأ على قوس أو عصى] قلت: ويظهر أن الضمير راجع الى إمام الجمعة كما هو واضح[٤٠].

۱۔ ...... عمر بن یزید نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر جمعہ کے دن سات آدمی موجود ہوں تو نماز جماعت سے پڑھو ۔ امام کو عبا (برد، یمنی ردا) اور عمامہ پہننا چاہیے اور کمان یا عصا پر ٹیک دے (کر خطبہ دینا چاہیے)

٢ـ محمد بن الحسن، بإسناده عن الحسين بن سعيد، عن الحسن، عن زرعة، عن سماعة، قال: قال أبوعبدالله (ع): [ينبغي للإمام الذي يخطب بالناس يوم الجمعة أن يلبس عمامة في الشتاء والصيف، ويتردى ببرد يمنية أوعدني]... إلخ الحديث[٤١].

۲۔ ...... سماعہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبانی روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا جو امام جمعہ کے دن خطبہ دے اسے گرمی جاڑے میں عمامہ اور یمنی یا عدنی عبا پہننا چاہیے۔

٣ــ وفي البحار عن جعفر بن محمد، أنه قال: [و ينبغي للإمام يوم الجمعة أن يتطيب، و يلبس أحسن ثيابه، و يتعمم][٤٢].

ماورد من طريق أهل السنة:

٣ ـ بحار میں .... حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جمعہ کے دن پیش نماز کو خوشبو لگانا اور اچھے کپڑے اور عمامہ پہننا چاہیے ۔

روایاتِ اہلِ سنّت:

١ــ أخبرنا أبوزكريا بن أبي اسحاق المزكي، أنبأنا أبوعبدالله محمدبن يعقوب، حدثنا جعفربن محمد، حدثنا بن يحيى، أنبأنا وكيع، عن المساور الورّاق، عن جعفربن عمروبن حريث، عن أبيه؛ [أن النبي (ص) خطب الناس وعليه عمامة سوداء][٤٣]. ونقله البيهقي عن مسلم في الصحيح عن يحيى بن يحيى.

١ ـ ..... عمرو بن حریث کے والد نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا اور آپ کالا عمامہ پہنے ہوئے تھے ۔ بیہقی نے مسلم کی الصحیح سے بروایت یحیی بن یحیی، یہ روایت نقل کی ہے ۔

٢ــ وأخبرنا أبوعلي الروذباري، أنبأنا محمدبن بكر، حدثنا أبوداوود، حدثنا الحسن بن علي، أنبأنا أبوأسامة، عن مساور الوراق، عن جعفربن عمروبن حريث، عن أبيه، قال: [رأيت النبي (ص) على المنبروعليه عمامة سوداء قد أرخى طرفها بين كتفيه][٤٤].

ونقله البيهقي عن مسلم في الصحيح عن الحسن بن علي، وأبي بكربن أبي شبة عن أبي أسامة[٤٥].

٢ .... جعفر بن عمرو بن حریث سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر دیکھا، کالا عمامہ سرِمبارک پر جس کے دونوں کنارے دونوں کاندھوں پر تھے ۔

بیہقی نے صحیح مسلم سے بروایت حسن بن علیؑ اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے اسامہ سے یہی حدیث نقل کی ہے ۔

۳ــ أخبرنا أبوالحسن علي بن أحمدبن عبدان، أنبأنا أحمدبن عبيد الصفار، حدثنا اسماعيل القاضي، حدثنا مسدد، حدثنا حفص بن غياث، عن حجاج بن أرطأة، عن أبي جعفر، عن جابر بن عبدالله: [أنّ رسول الله (ص) كان يلبس بُرده الأحمر في العيد والجمعة][۴۶].

۳۔ ...... ابوجعفرؑ نے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عید اور جمعہ میں اپنی سرخ عبا زیب دوش فرماتے تھے۔

روایات اہل بیتؑ: رخ امام کی طرف

۱ــ محمد بن يعقوب، عن علي بن ابراهيم، عن أبيه، عن النوفلي، عن السكوني، عن أبي عبدالله (ع)، قال: قال رسول الله (ص): [كل واعظ قبلة ــ يعني إذا خطب الإمام الناس يوم الجمعة ــ ينبغي للناس أنْ يستقبلوه][۴۷].

۱۔ ...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر خطبہ خوان قبلہ ہے ۔ یعنی جب جمعہ کا پیش نماز خطبہ دے رہا ہو تو لوگوں کا رخ اسی کی طرف ہونا چاہیے ۔

۲ــ وفي البحار، عن نوادر الراوندي . بإسناده عن موسى بن جعفر، عن آبائه مثله، ولكن دون التفسير ــ أي فقط (كل واعظ قبلة)[۴۸] و كذا في المستدرك عن الجعفريات، قال: أخبرنا محمد، حدثني موسى، حدثنا أبي، عن أبيه، عن جده جعفر بن محمد (ع) عن أبيه (ع)... إلخ مثله. ونقله عن الراوندي كما في البحار بإسناده الى موسى بن جعفر (ع) ولعلَّ الفرق إسقاط[۴۹].

۲۔ بحار ...... امام موسی کاظم علیہ السلام نے اپنے آباء کرام سے ایسی ہی حدیث نقل فرمائی ہے لیکن تشریحی فقرے کے بغیر صرف "کل واعظ قبلة" ہی ہے۔ .... مستدرک میں جعفریات سے اور بحار میں راوندی سے .... یہی روایت ہے۔ فرق حذف کا ہے۔

۳ـ عبدالله بن جعفر في قرب الإسناد، عن عبدالله بن الحسن، عن جده علي بن جعفر، عن اخيه، قال: [سألته عن القعود في العيدين والجمعة والإمام يخطب، كيف يصنع؟ يستقبل الإمام؟ أويستقبل القبلة؟ قال: يستقبل الإمام][۵۰].

ورواه في البحار عن قرب الإسناد، بإسناده الى علي بن جعفر، ضمن حديث طويل.

۳۔ .... عبداللہ بن حسن نے اپنے جد بزرگوار علی بن جعفر سے انھوں نے اپنے بھائی (موسیٰ کاظمؑ) سے روایت کی کسی نے حضرت سے پوچھا کہ عیدین اور جمعہ میں جب پیش نماز خطبہ دے رہا ہو تو کیسے بیٹھیں؟ امام کی طرف رخ کریں یا قبلہ کی طرف رخ کریں؟ فرمایا: امام کی طرف رخ کیا کریں۔

٤ـ محمدبن علي بن الحسين، قال: قال النبي (ص): [كل واعظ قبلة، وكل موعوظ قبلة للواعظ، يعني في الجمعة والعيدين وصلاة الإستسقاء في الخطبة يستقبلهم الإمام و يستقبلونه حتى يفرغ من خطبته][۵۱].

۴۔ ...... امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ارشاد ہے، خطیب سننے والوں اور سننے والے خطیب کے لیے قبلہ ہیں، یعنی جمعہ، عیدین اور نماز استسقا کے خطبے میں خطیب حاضرین کے سامنے اور سامعین خطیب کی طرف رخ کرکے بیٹھیں، تاایں کہ وہ خطبہ تمام کرے۔

۵ـ وعن علي (ع) انه قال: [يستقبل الناس الإمام عند الخطبة بوجوههم، و يصغون اليه][۵۲].

ماورد من طريق أهل السنة:

۵۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: خطبے کے وقت لوگ اپنا رخ امام کی طرف رکھیں اور خطبے کو توجہ سے سنیں۔

روایاتِ اہل سنّت:

۱ـ أخبرنا ابوالحسن بن أبي المعروف الفقيه المهرجاني بها، حدثنا أبوسهل بشر بن احمد الإسفرائيني، حدثنا حمزة بن محمد الكاتب، حدثنا نعيم بن حماد حدثنا ابن المبارك عن معمر عن الزهري،، قال: [كان رسول الله (ص) إذا أخذ في خطبته، استقبلوه بوجوههم حتى يفرغ منها][۵۳].

۱۔ ..... معمر نے زہری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خطبہ کا آغاز فرماتے تھے تو لوگ حضرتؐ کے تمام خطبہ تک آپ کی طرف متوجہ رہتے تھے۔

۲ــ أخبرنا أبوحازم الحافظ، أنبأنا أبو أحمد محمد بن الحافظ، أنبأنا أبوبكر محمدبن اسحاق بن خزيمة، حدثنا اسماعيل بن اسحاق ــ أصله كوفي ــ بالفسطاط، حدثنا محمدبن علي بن عراب، حدثنا أبي، عن ابان بن عبدالله البجلي، عن عدي بن ثابت، عن البراء بن عازب، قال: [كان النبي (ص) إذا صعد المنبر أوقال قعد على المنبر، استقبلناه بوجوهنا][٥٤].

۲۔ .... براء بن عازب کے بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب منبر پر قدم رکھتے ــ یا کہا۔ منبر پر بیٹھتے تو ہم سب حضور کی طرف منہ کر لیتے تھے۔

۳ــ قال لعله أبو أحمد محمدبن الحافظ ــ وأخبرنا أبوبكر بن خزيمة قال: [هذا الخبر عندي معلول] ــ حدثنا عبدالله بن سعيد الاشج، حدثنا النضر بن اسماعيل عن ابان بن عبدالله البجلي، قال: [رأيت عدي بن ثابت يستقبل الإمام بوجهه، إذا قام يخطب، فقال له: رأيتك تستقبل الإمام بوجهك، قال: رأيت أصحاب رسول الله صلى الله عليه و سلم يفعلونه][٥٥]. و نقله عن ابي داوود في المراسيل، عن أبي توبة، عن ابن المبارك [٥٦].

۳۔ .... ابان ابن عبد اللہ بجلی کہتے ہیں، میں نے عدی بن ثابت کو امام کی طرف رخ کرتے ہوئے دیکھا۔ جب وہ خطبہ دینے کھڑا ہوتا۔ کسی نے ان سے پوچھا آپ امام کی طرف رخ کرتے دکھائی دیتے ہیں؟ انھوں نے جواب میں کہا: میں نے اصحاب رسول (اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو یہی کرتے دیکھا ہے ۲۶

امام سلام کرے

روایات اہل بیتؑ:

۱ــ محمدبن الحسن، بإسناده عن محمد بن علي بن محبوب، عن محمد بن الحسين، عن الحسن بن علي بن يوسف، عن معاذ بن ثابت، عن عمرو بن

جميع رفعه، عن علي (ع) قال: [من السنّة إذاصعد الإمام المنبر أن يسلم إذا استقبل الناس]۵۷.

۱- امیرالمومنین علیہ السلام سے مروی ہے: سنّت یہ ہے کہ امام جب منبر پر جائے اور لوگ متوجہ ہوں تو سلام کرے۔

۲ـــوفي البحارعن علي (ع): [انه كان إذا صعد المنبر سلّم على الناس]۵۸.

۲- ..... امیرالمومنین علیہ السلام جب منبر پر بلند ہوتے تو لوگوں کو سلام کرتے تھے۔

روایاتِ اہل سنّت:

۱ــ أخبرنا أبوعبدالله الحافظ، أنبأنا أبوبكر بن اسحاق، أنبأنا أحمد بن ابراهيم، حدثنا عمرو بن خالد، حدثنا ابن لهيعة، عن محمد بن زيد ابن المهاجر يعني ابن فنفذ التيمي، عن محمد بن المنكدر، عن جابر قال: [كان رسول الله (ص) إذا صعد المنبر سلّم]۵۹.

۱- ..... جابر کے بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب منبر پر تشریف لاتے تو سلام فرماتے تھے۔

۲ــ أخبرنا أبوسعد الماليني، أنبأنا أبوأحمد بن عدي الحافظ، حدثنا أبو عروبة، حدثنا عبدالوهاب بن الضحاك (ح قال وأنبأنا) أبو أحمد، وحدثنا الفضل بن عبدالله بن سليمان، حدثنا الوليد بن عتبة، قال الوليد بن مسلم عن عيسى بن عبدالله الأنصاري، وقال الوليد: حدثني عيسى بن ابي عون القرشي عن نافع عن ابن عمر، قال: [كان رسول الله (ص) إذا دنا من منبره يوم الجمعة سلّم على من عنده من الجلوس، فإذا صعد المنبر استقبل الناس بوجهه ثم سلّم]۶۰. واخرج عبد الرزاق، عن ابن جريج، عن عطاء، نحو آخره. وكذا عن الشعبي بزيادة؛ ان ابوبكر و عمر كانا يفعلان ذلك بعد النبي (ص)۶۱.

۲- ...... ابن عمر کہتے ہیں: جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب منبر کے قریب

تشریف لاتے تو اپنے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام کرتے اس کے بعد جب منبر پر بلند ہوتے اور لوگ آپ کی طرف رخ کرتے تو پھر سلام کرتے۔

.... شعبی نے ایک اضافہ بھی کیا ہے " ابوبکر و عمر بھی آنحضرتؐ کے بعد یہی عمل انجام دیتے تھے

مؤذن کی اذان ختم ہونے تک امام بیٹھا رہے

روایاتِ اہل بیتؑ:

١ـ محمد بن الحسن، عن الحسن بن علي، عن جعفر بن محمد، عن عبدالله بن ميمون، عن جعفر، عن ابيه، قال: [كان رسول الله (ص) إذا خرج الى الجمعة، قعد على المنبر حتى يفرغ المؤذنون][٦٢].

١۔ .... جعفرؑ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جمعہ کے لیے تشریف لے جاتے تو منبر پر مؤذن کی اذان ختم ہونے تک انتظار میں بیٹھے رہتے۔

٢ـ دعائم الإسلام عن جعفر بن محمد (ع) انه قال: [يبدأ بالخطبة يوم الجمعة قبل الصلاة، واذا صعد الإمام، جلس و أذن المؤذنون بين يديه، فإذا فرغوا من الآذان، قام فخطب، ووعظ، ثم جلس جلسة خفيفة، ثم قام فخطب خطبة أُخرى يدعو فيها، ونزل، فصلى الجمعة ركعتين، يجهر فيهما بالقراءة][٦٣].

قلت: هذا الحديث يستفاد منه في أبواب الخطبة.

٢۔ .... امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جمعہ کے دن نماز سے پہلے خطبہ سے ابتداء کریں اور جب امام منبر پر جا کر بیٹھے اور اذان دینے والے اس کے سامنے اذان شروع کریں۔ پھر جب وہ اذان ختم کریں، تو خطیب کھڑے ہو کر خطبہ دے اور وعظ کہے، اس کے بعد مختصر وقفہ کے لیے بیٹھے، پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ دے جس میں دعا ہو۔ اس کے بعد منبر سے اترے، تو جمعہ کی دو رکعتیں پڑھے۔ نماز میں قرأت بلند آواز سے کرے۔

نوٹ: مباحثِ خطبہ میں بھی اس حدیث سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

روایاتِ اہل سنّت :

۱ــ وأخبرنا ابوعلي الروذباري، أنبأنا محمدبن بكر، حدثنا أبو داوود، حدثنا محمدبن سليمان الأنباري، حدثنا عبدالوهاب يعني ابن عطاء عن العمري، عن نافع، عن ابن عمر، قال: [كان النبي (ص) يخطب خطبتين، كان يجلس إذا صعد المنبر حتى يفرغ اراه المؤذن، ثم يقوم فيخطب، ثم يجلس فلا يتكلم، ثم يقوم فيخطب].

قلت في قوله اراه المؤذن اضطراب، والأصح ان يكون (اراد المؤذن) أو (أراه اراد المؤذن) أوماشابه. ثم هذا الحديث يفيد في باب الخطبتين والجلسة[۶۴]. ولعله صحيح لان الضمير يعود الى المؤذن المستند.

۱۔ ...... ابن عمر کہتے ہیں : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو خطبے دیتے تھے۔ منبر پر جاکر اتنی دیر تک بیٹھے رہتے تھے جتنی دیر تک مؤذن اذان دیتا تھا۔ پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے۔ پھر بیٹھتے تھے اور گفتگو نہ فرماتے تھے، اس کے بعد پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ دیتے تھے۔

نوٹ: حدیث کا فقرہ " اراہ المؤذن " نقل میں خلل پر مبنی ہے شاید زیادہ صحیح " اراد المؤذن " یا " اراہ اراد المؤذن " جیسا کوئی فقرہ ہو۔ (مترجم)

یہ حدیث اس مسئلہ میں بھی کام آسکتی ہے جہاں خطبتین اور وقفہ نشست پر گفتگو ہو۔

۲ــ أخبرنا محمد بن عبدالله الحافظ، أنبأنا عبدالله بن الحسن القاضي، حدثنا الحارث بن أبي أسامة، حدثنا محمدبن عيسى بن الطباع، حدثنا مصعب بن سلام، عن هشام بن الغاز، عن نافع، عن ابن عمر، قال: [كان النبي (ص) إذا خرج يوم الجمعة فقعد على المنبر، اذن بلال][۶۵] وذكره الحاكم في المستدرك بهذا الإسناد: [قال هذا حديث صحيح الاسناد][۶۶].

۲۔ .... ابن عمر کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ جمعہ کے لیے جب گھر سے چلتے اور منبر پر جلوہ فرما ہوتے تو بلال اذان شروع کرتے تھے۔ حاکم نے مستدرک میں انہی اسناد سے یہ حدیث نقل کی اور لکھا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۳ــ عبد الرزاق لعله عن ابن جريج ــ ابن الإعرابي شك ــ قال: أخبرنا عطاء، قال: [إنّما كان الآذان يوم الجمعة فيما مضى واحداً قط، ثم الإقامة، فكان ذلك الآذان يؤذن به حين يطلع الإمام، فلا يستوي الإمام قائماً، حيث يخطب حتى يفرغ المؤذن][۶۷].

۳۔ .... عطا کی خبر ہے کہ گذشتہ زمانے میں فقط ایک ہی اذان ہوتی تھی، پھر اقامت۔ اذان اس وقت شروع ہوتی تھی جب امام گھر سے باہر آتے تھے، پھر وہ منبر پر ٹھیک طرح سے اس وقت تک کھڑے نہ ہوتے تھے جب تک مؤذن اذان ختم نہ کردے۔

خطیب کا کھڑے ہونا واجب ہے

روایات اہل بیتؑ:

۱ـ علي بن ابراهيم ـ في تفسيره ـ عن احمد بن ادريس (محمدبن احمد) عن احمدبن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن صفوان، عن ابن مسكان، عن ابي بصير، انه سأل عن الجمعة كيف يخطب الإمام، قال: [يخطب قائماً، انَّ الله يقول: «و تركوك قائماً»][۶۸].

۱۔ ..... ابو بصیر نے پوچھا۔ امام کیسے خطبہ دے گا؟ کہا: امام کھڑے ہو کر خطبہ دے گا اس لیے کہ اللہ نے فرمایا ہے: "وترکوک قائما" اور وہ لوگ آپؐ کو قیام کی حالت میں چھوڑ جاتے۔

۲ـ تفسير القمي، عن احمدبن ادريس، عن محمدبن احمد، عن الحسين بن سعيد، عن صفوان، عن ابن مسكان، عن ابي بصيرانه(ع) سُئِلَ عن الجمعة كيف يخطب الإمام، قال: [يخطب قائماً، فإنَّ الله يقول: و «تركوك قائماً»][۶۹].

۲۔ تفسیر قمی ..... ابو بصیر کہتے ہیں کہ امام علیہ السلام سے جمعہ کے بارے میں پوچھا گیا کہ امام خطبہ کیسے پڑھے؟ فرمایا: کھڑے ہو کر، قرآن مجید میں ہے "وترکوکؐ قائماً"

روایاتِ اہل سنّت:

۱ـ حدثنا عبيدالله بن عمر القواريري، قال: حدثنا خالدبن الحرث، قال: حدثنا عبيدالله بن عمر، عن نافع، عن ابن عمر رضي الله عنهما، قال: [كان النبي (ص) يخطب قائماً، ثم يقعد، ثم يقوم كما تفعلون الآن][۷۰].

ورواه مسلم عن القواريري وابو كامل الجحدري، عن خالدبن الحارث مثله، بتغيير «يجلس» بدل «يقعد»[۷۱].

وأرسل البخاری حديثاً عن أنس في قيام النبي (ص) بالخطبة[۷۲].

۱۔ . . . . . ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے، پھر بیٹھتے تھے جیسے آج کل ہوتا ہے۔ مسلم نے، قواریری اور ابوکامل جحدری نے خالد بن حارث سے یہی روایت یجلس کے بجائے یقعد کے اختلاف سے نقل کی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالت قیام میں خطبہ دیتے تھے۔ بخاری نے ایک اور مرسل حدیث نقل کی ہے۔

۲ـ حدثنا يحيى بن يحيى، أخبرنا أبوخيثمة، عن سماك، قال: أنبأني جابر بن سمرة: ان رسول الله (ص) كان يخطب قائماً، ثم يجلس، ثم يقوم فيخطب قائماً، فمن أنبأك انه كان يخطب جالساً فقد كذب. والله صليت معه أكثر من ألفي صلاة[۷۳].

قلت: ويظهر ان المراد من الألفي صلاة، الأعم من الجمعة وغيرها. ثم هذا الحديث، وكذا الحديث السابق في باب الخطبتين والقعدة بينهما، و مثل هذا الحديث رواه في البحارج ۸۹ ص ۱۳۱ وفي المستدرك عن غوالي اللئالي ج ۱ ص ۴۱۰ كلاهما عن جابر بن سمرة. وهذا الحديث أخرجه عبدالرزاق، عن اسرائيل بن يونس، عن سماك، عن جابر نحوه[۷۴].

۲۔ . . . . . جابر بن سمرہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے، پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے اور دوسرا خطبہ دیتے تھے۔ اب جو کہے کہ حضرت بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے وہ جھوٹ بولتا ہے، خدا کی قسم میں نے حضرت کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں۔

نوٹ: بظاہر "دو ہزار نمازوں" سے مراد، جمعہ و غیر جمعہ کی نمازیں ہیں۔ نیز یہ حدیث اور حدیث سابق "دو خطبے اور درمیان میں نشست" کے ذیل میں بحار ج ۸۹ ص ۱۳۱، اور مستدرک میں غوالی اللئالی ج ۱ ص ۴۱۰، دونوں حدیثیں جابر بن سمرہ سے نقل ہیں۔ یہ حدیث عبدالرزاق نے اسرائیل بن یونس نے سماک اور انہوں نے جابر سے . . . . نقل کی ہے۔

بیٹھ کر خطبہ دینے کی پہل

روایاتِ اہل بیتؑ :

۱ـ محمد بن الحسن، بإسناده عن الحسين بن سعيد، عن فضالة، عن معاوية بن وهب، قال. ابو عبدالله (ع): ان أول من خطب وهو جالس معاوية، وآستأذن في ذلك من وجع كان بركبتيه، و كان يخطب خطبة وهو جالس، وخطبة وهو قائم، يجلس بينها... ثم قال: الخطبة وهو قائم خطبتان يجلس بينها جلسة لايتكلم فيها بقدر ما يكون فصل بين الخطبتين[75].

وهذا الحديث، يفيد في أبواب الخطبة المتقدمة.

۱۔ ...... معاویہ بن وہب کہتے ہیں، حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا؛ بیٹھ کر جس نے سب سے پہلے خطبہ دیا وہ معاویہ ہے۔ اس نے گھٹنے میں درد کی بنا پر اجازت مانگی تھی۔ وہ ایک خطبہ بیٹھ کر اور ایک خطبہ کھڑے ہو کر دیتا اور دونوں کے درمیان بیٹھتا تھا ..... پھر فرمایا: خطبہ کھڑے ہو کر ہی دیا جائے۔ وہ خطبے جن کے درمیان ایک نشست جس میں دونوں کا فاصلہ واضح ہو، اس وقت بات نہ کرے

روایاتِ اہل سنّت :

۱ـ أخبرنا أبوعبدالله الحافظ، أنبأنا ابوالعباس المحبوبي، حدثنا سعيد بن مسعود، حدثنا النظر بن شميل، أنبأنا شعبة عن حصين، قال: سمعت الشعبي، قال: [أول من أحدث القعود على المنبر معاوية][76].

وقال البيهقي: قال الشيخ احمد؛ يحتمل انه انما كان قعد لضعف أو لكبر أو مرض والله أعلم.

۱۔ ...... حصین کہتے ہیں میں نے شعبی سے سنا انھوں نے کہا منبر پر بیٹھنے کی نئی بات سب سے پہلے معاویہ نے کی۔

ـ اور بیہقی نے کہا کہ شیخ احمد نے کہا: ممکن ہے کہ وہ کمزوری یا بڑھاپے یا مرض کی حالت میں ہوں

ـ واللہ اعلم

٢ـ عبدالرزاق، عن معمر عن قتادة [ان رسول الله (ص) وأبابكر وعمر وعثمان كانوا يخطبون يوم الجمعة قياماً، ثم فعل ذلك عثمان، حتى شق عليه القيام، فكان يخطب قائماً، ثم يجلس، ثم يقوم أيضاً، فيخطب: فلما كان معاوية خطب الأولى جالساً، ثم يقوم فيخطب الآخرة قائماً][٧٧]. وأخرج عن محمد بن راشد، عن سليمان بن موسى، نحوه ولم يذكر فعل عثمان، بل قال: أول من جلس، معاوية، وزاد فعل عبدالملك[٧٨].

٢۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ معمر نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اور ابوبکر وعمر وعثمان جمعہ کا خطبہ کھڑے ہو کر دیتے تھے۔ عثمان یہی کرتے رہے یہاں تک کہ ان پر کھڑا ہونا مشکل ہو گیا، پھر بھی خطبہ کھڑے ہو کر دیتے پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ دیتے۔ جب معاویہ کا عہد آیا تو وہ پہلا خطبہ بیٹھ کر دیتے پھر کھڑے ہوتے اور آخری خطبہ کھڑے کھڑے دیتے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ محمد بن راشد کی سلیمان بن موسی سے ایک روایت ہے جس میں عثمان کے عمل کا ذکر نہیں ہے، بلکہ اس میں ہے۔ سب سے پہلے جو بیٹھا وہ معاویہ ہے۔ اور عبدالملک کے عمل کا اضافہ کیا۔

٣ـ عبدالرزاق، عن ابن جريج، قال: أخبرني جعفر بن محمد (ع) عن أبيه (ع)، قال: [فلمّا كان معاوية استأذن الناس في الجلوس في إحدى الخطبتين، وقال: إني قد كبرت، وقد أردت أجلس إحدى الخطبتين، فجلس في الخطبة الأولى][٧٩]

٣۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ابن جریج نے حضرت جعفر بن محمد، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، جب معاویہ کا دور آیا تو اس نے لوگوں سے ایک خطبہ بیٹھ کر دینے کی اجازت لی۔ اور کہا میں بوڑھا ہو گیا ہوں میری نیت ہے کہ ایک خطبے میں بیٹھا رہوں۔ پھر وہ پہلے خطبے میں بیٹھا رہتا۔

دو خطبوں کے درمیان نشست

روایاتِ اہل بیتؑ:

۱ـ محمد بن يعقوب، عن علي بن ابراهيم، عن أبيه، عن حماد، عن حريز، عن محمد بن مسلم، قال؛ سألته عن الجمعة، فقال: الحديث... الى ان قال: فيصعد المنبر، فيخطب ولا يصلي الناس مادام الإمام على المنبر، ثم يقعد الإمام على المنبر قدر مايقرأ «قل هو الله أحد» ثم يقوم، فيفتتح خطبة، ثم ينزل... الحديث[۸۰].

۱۔ . . . . وہ منبر پر جاتے اور خطبہ دیتے تھے جب تک امام منبر پر رہتا لوگ نماز نہ پڑھتے تھے، امام خطبہ دے کر اتنی دیر نشست کرتا جتنی دیر میں قل هو الله پڑھا جا سکے۔ پھر امام کھڑے ہو کر خطبہ دیتا، خطبہ دے کر منبر سے نیچے آتا . . . . طویل حدیث۔

۲ـ محمد بن الحسن، عن العباس، عن حماد بن عيسى، عن ربعي، عن عمر بن يزيد، عن أبي عبدالله (ع) قال: اذا كانوا سبعة يوم الجمعة، فليصلوا في جماعة، وليلبس البرد والعمامة، و يتوكأ على قوس أوعصا، وليقعد قعدة بين الخطبتين... الخ الحديث[۸۱].

قلت: قد ذكرنا هذا الحديث في باب «الإمام يتوكأ على قوس أوعصا»، عن محمد بن علي بن محبوب عن العباس.

۲۔ . . . . . . امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب سات آدمی جمعہ کے دن موجود ہوں تو جماعت سے نماز پڑھیں، امام بردِ (یمن کی عبا) اور عمامہ پہنے، کمان یا عصا پر ٹیک دے اور اسے دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا چاہیے . . . .

ــ یہ حدیث "امام کمان یا عصا پر ٹیک دے" کے عنوان سے محمد بن علی بن محبوب و عباس سے نقل کر چکے ہیں۔

۳ـ محمد بن يعقوب، عن محمد بن الحسين و أحمد بن محمد، جميعاً عن عثمان بن عيسى، عن سماعة (في حديث) قال: قال ابوعبدالله (ع):

يخطب ــ يعني إمام الجمعة ــ وهو قائم يحمد الله ويثني عليه، ثم يوصي بتقوى الله، ثم يقرأ سورة من القرآن صغيرة (قصيرة) ثم يجلس، ثم يقوم فيحمد الله ويثني عليه ويصلي على محمد (ص) وعلى أئمة المسلمين... الخ الحديث[٨٢].

٣۔ . . . . ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا :

۔ امام جمعہ ۔ خطبہ دے ۔ کھڑے ہو کر حمد و ثنا کے بعد تقویٰ کی نصیحت کرے پھر قرآن مجید کی چھوٹی سی سورت پڑھے ۔ بیٹھے ۔ دوبارہ کھڑے ہو کر حمد و ثنا بجا لائے ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وائمۂ اہل اسلام پر درود بھیجے . . . . . .

روایاتِ اہل سنّت :

ماورد من طريق أهل السنة:

١ــ حدثنا مسدد، قال؛ حدثنا بشر بن المفضل، قال؛ حدثنا عبيدالله بن عمر، عن نافع، عن عبدالله بن عمر، قال: [كان النبي (ص) يخطب خطبتين يقعد بينهما][٨٣] ورواه النسائي عن اسماعيل بن مسعود، عن بشر نحوه، وبزيادة (وهو قائم)[٨٤] ورواه عبدالرزاق،عن معمر، عن عبيد الله بن عمر بن نافع بقية الإسناد نحوه[٨٥].

١۔ . . . . رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم دو خطبے دیتے دونوں کے درمیان بیٹھا کرتے تھے۔ اور نسائی نے اسماعیل بن مسعود سے بشر کی ایسی ہی روایت نقل کی ہے ۔ اور ۔ اس میں "وھو قائم" کا اضافہ ہے ۔ عبدالرزاق نے معمر انھوں نے عبیداللہ بن عمر بن نافع و بقیہ اسناد کے ساتھ اسے وارد کیا ہے ۔

٢ــ حدثنا يحيى بن يحيى وحسن بن الربيع وابوبكر بن ابي شيبة، قال: يحيى أخبرنا، وقال: الاخران؛ حدثنا أبو الأحوص، عن سماك ، عن جابر بن سمرة، قال: [كانت للنبي (ص) خطبتان، يجلس بينهما، يقرأ القرآن، ويذكر الناس][٨٦].

وروى النسائي نحو هذا الحديث بتغيير مفيد[٨٧] ورواه الحاكم في المستدرك بتغيير.[٨٨]

قلت: يستفاد من نص الحاكم،ان هذه الرواية المتقدمة في باب القيام عن جابر بن سمرة، رواية واحدة، فقسمها الرواة.

في باب القيام عن جابر بن سمرة، رواية واحدة، فقسمها الرواة.

٢ ـ ۔۔۔۔ ۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو خطبے ہوتے جن کے درمیان نشست فرماتے تھے، قرآن پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے تھے۔

نسائی نے یہی روایت ایک مفید تبدیلی کے ساتھ اور حاکم نے مستدرک میں ایک تبدیلی کے ساتھ نقل کی ہے۔

ــ حاکم کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ باب قیام کی روایت اور یہ روایت جابر بن سمرہ نے نقل کی ہے روایت ایک تھی راویوں نے اسے دو کر دیا۔

٣ــ حدثنا محمد بن سليمان الأنباري، حدثنا عبدالوهاب ــ يعني ابن عطاء ــ عن العمري، عن نافع، عن ابن عمر، قال: [كان النبي صلى الله عليه و سلم يخطب خطبتين. كان يجلس إذا صعد المنبر حتى يفرغ ــ أُراه قال المؤذن ــ ثم يقوم فيخطب، ثم يجلس، فلا يتكلم، ثم يقوم، فيخطب][٨٩].

ونحوه روى الترمذي بإسناده عن نافع، عن ابن عمر[٩٠]. وروى نحوه مجمع الزوائد بإسناده عن السائب بن يزيد[٩١].

وفي الباب روايات عديدة، فراجع[٩٢].

٣ـ ۔۔۔۔۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو خطبے دیتے اور آنحضرتؐ منبر پر اس وقت تک تشریف فرما رہتے جب تک وہ تمام کرتا ــ میرے خیال میں مؤذن مراد ہے۔ پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے پھر بیٹھتے۔ اور کلام نہ فرماتے، پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ دیتے۔

اسی جیسی روایتیں ترمذی نے اپنے اسناد ۔۔۔ سے اور ایسی ہی روایت مجمع الزوائد میں اپنے اسناد سے موجود ہے۔

اس عنوان سے بہت سی روایتیں اور بھی ہیں، دیکھئے مصادر۔

حاشیے:

٢٩٧ الوسائل ج ٣ ص ٣٧ وفي هامشه عن التهذيب ج ١ ص ٣٢٢.

(١) من لايحضره الفقيه ج ١ ص

(٢) الوسائل ج ٢ ص ٤٧٨.

(٣) سنن البيهقي ج ٣ ص ١٨٦ ورواه باسنادين عن ابي المليح عن ابيه ونقله عن مسلم وعن معمر وروى نحوه ثلاث روايات وابي داوود ج ١ ص ٢٧٨ والمستدرك للحاكم ج ١ ص ٢٩٣ وتلخيص الذهبي في نفس المصدر.

(٤) احمد ج ٥ ص ٢٤.

(٥و٦) مجمع الزوائد ج ٢ ص ١٩٤ والمستدرك للحاكم ج ١ ص ٢٩٢ وتلخيص الذهبي في نفس المصدر السابق.

(٧) البخاري ج ٢ ص ٧ والبيهقي باسنادين عن مسدد مثله جـ٣ ص ١٨٥ ونقله عن مسلم ايضا وابوداوود ج ١ ص ٢٨٠ والمستدرك للحاكم ج ١ ص ٢٨٤ وتلخيص الذهبي في المصدر السابق.

(٨ و ٩) الوسائل ج ٥ ص ٧ وفي هامشه عن الكافي ج ١ ص ١١٦، والتهذيب ج ١ ص ٢٥١ وعن الاستبصار ج ١ ص ٢١٠ ووجدته في الكافي ج ٣ ص ٤١٩ والاستبصار ١ ص ٤١٩.

(١٠) الوسائل ج ٥ ص ٨ وفي هامشه عن الخصال ج ١ ص ١٣٩ والبحار ج ٨٩ ص ١٦٩ نقله عن الخصال وفي الهامش عن نفس الصفحة ومع ذلك فلفظ (الجماعة) معرفة (بأل) في البحار.

(١١) الوسائل ج ٥ ص ٩ والاستبصار ج ١ ص ٤١٩.

(١٢) سنن البيهقي ج ٣ ص ١٧٩. وقد تقدم ذكره وذكر أن البيهقي رواه باسانيد متعددة فراجع باب وجوبها على القرى.

(١٣) الوسائل ج ٦ ص ١١ ونحوه في التهذيب ج ٣ ص ٢٣ ونحوه في البحار ج ٨٩ ص ٢٥٥ عن دعائم الاسلام.

(١٤) الوسائل ج ٥ ص ١٢.

(١٥) الوسائل ج ٦ ص ١٢ والاستبصار ج ١ ص ٤٢١ ولكن بنقصان كلمة (كل).

(١٦) الوسائل ج ٥ ص ١٢.

(١٧) الاستبصار ج ١ ص ٤٢١.

(١٨) البخاري ج ٢ ص ٧ ومسلم ج ٣ ص ٣ وابوداوود بنقصان عجزه ج ١ ص ٢٧٨ ورواه البيهقي ج ٣ ص ١٨٩ و ١٧٣.

(١٩) صحيح مسلم ص ١٠٩ نقله عن فتح الباري.

(٢٠) سنن البيهقي ج ٣ ص ١٧٥.

(٢١) مصنف عبد الرزاق ج ٣ ص ١٦١ الحديث ٥١٥١.

(٢٢) مصنف عبد الرزاق ج ٣ ص ١٦٥ الحديث ٥١٦٦ ورواه كنز العمال ج ٧ ص ٥١٩ الحديث ٣٤٦٨ وص ٥١٨ الحديث ٤٣٦٦ و٣٤٦٧ ونقله عن متعددين. فراجع.

(٢٣) البحار ج ٨٩ ص ٢٠٠ عن التفسير المذكور ص ٦٧٩.

(٢٤) مستدرك الوسائل ج ١ ص ٤١٠ باب ١٤ الحديث ٣.

(٢٥) سنن البيهقي ج ٣ ص ١٨١ و ١٩٧ ومسلم ج ٢ ص ٩ و ١٠ رواه عن عثمان بن ابي شيبة عن اسحاق بن ابراهيم،

كلاهما عن جرير مثله بل وبأسانيد أربعة وروى البخاري مثله باختلاف يسير وباسناد آخر ج ٢ ص ١٥ وج ٣ ص ٣٩ باسناد آخر.

(٢٦) سنن البيهقي ج ٣ ص ١٨٢ ونحوه سنن الدارقطني ج ٢ ص ٤ ذكره باسنادين ونحوه المنتقى ج ٢ ص ٣٣ رقم ١٦٣٧ و ١٦٣٨ نقل الاول عن احمد ومسلم والترمذي والثاني عن احمد والبخاري.

(٢٧) الوسائل ج ٥ ص ١٠ ونقله عن التهذيب ج ١ ص ٣٢١ وفي الاستبصار ج ١ ص ٤١٩ الا انها بنقصان (نعم).

(٢٨) الوسائل ج ٥ ص ١٠ ونقله في هامشه عن التهذيب ج ١ ص ٣٢١ وفي الاستبصار ج ١ ص ٤٢٠ ونحوه عن الرضا (ع) في مستدرك الوسائل ح ١ ص ٤٠٨.

(٢٩) الوسائل ج ٥ ص ١٠ وفي هامشه عن التهذيب ج ١ ص ٢٤٨.

(٣٠) سنن البيهقي ج ٣ ص ١٩٦.

٣١ ـ الوسائل ج ٥ ص ٣٤، والتهذيب ذكر الحديث في ضمن حديث طويل بتغيير في أوله وبزيادة قوله: (لا تجب على واحد منهم ولا الخائف). ج ٣ ص ٢٢ ح ٧٦.

٣٢ ـ المستدرك ج ١ ص ٤١٠

٣٣ ـ سنن البيهقي ج ٣ ص ١٨٦.

٣٤ ـ سنن البيهقي ج ٣ ص ١٨٦، وعبد الرزاق ج ٣ ص ١٩١ ح ٥٢٧٤ و ٥٢٧٣.

٣٥ ـ مصنف عبد الرزاق ج ٣ ص ١٩١ ح ٥٢٧٥.

٣٦ ـ الوسائل ج ٥ ص ١٥، والكافي بتغيير بسيط ج ٣ ص ٤٢١.

٣٧ ـ الوسائل ج ٥. ص ١٤، والفقيه ج ١ ص ٢٦٩ ح ١٢٣٠ بتغيير بسيط.

٣٨ و ٣٩ ـ البيهقي ج ٣ ص ١٩٩، و ٢٠٠ وج ٣ ص ١١١.

٤٠ ـ الوسائل ج ٥ ص ٣٨.

٤١ ـ الوسائل ج ٥ ص ٣٧، والبحار ج ٨٩ ص ٢١٠ نقلاً عن كتاب (العروس) بالتغيير الآتي ونحوه بتغيير بدل قوله: عدنية كلمة عبري في كتاب مستدرك الوسائل ج ١ ص ٤١٠ عن كتاب العروس والكافي ج ٣ ص ٢٤٦.

٤٢ ـ البحار نقلاً عن دعائم الإسلام ج ٨٩ ص ٢٥٧ وفي هامشه دعائم الإسلام ج ١ ص ١٨٣.

٤٣ ـ البيهقي ج ٣ ص ٢٤٦.

٤٤ و ٤٥ ـ البيهقي ج ٣ ص ٢٤٦ وفي (المشكاة) ص ١٢٣ نقله عن مسلم.

٤٦ ـ البيهقي ج ٣ ص ٢٤٧. وروي بإسناد آخر نحوه بتغيير بسيط في نفس الصفحة.

٤٧ و ٤٨ و ٤٩ ـ الوسائل ج ٥ ص ٣٩، والكافي ج ٣ ص ٤٢٤، والبحار ج ٨٩ ص ١٩٧ عن النوادر. وفي الهامش عن ص ٢٤ و ٤٦ و ٥٠ و ٥١: والمستدرك ج ١ ص ٤٢٥ الحديث ١ و ٢ باب ٤٥.

٥٠ ـ الوسائل ج ٥ ص ٨٦.

٥١ ــ الوسائل ج ٥ ص ٨٦.
٥٢ ــ مستدرك الوسائل ج ١ ص ٤٠٩، ويظهر انه نقلاً عن دعائم الإسلام، وكذا عن دعائم الإسلام ج ١ ص ٤٢٥.
٥٣ ــ البيهقي ج ٣ ص ١٩٩، ونحوه في المنتقى ج ١ ص ٢٥ ح ١٦٠٦.
٥٤ ــ البيهقي ج ٣ ص ١٩٩، وروى الترمذي نحوه عن عبدالله بن مسعود ج ٢ ص ٣٨٣، وروى نحوه ابن ماجة ج ١ ص ٣٦٠، ونحوه في المشكاة ص ١٢٤.
٥٥و٥٦ ــ البيهقي ج ٣ ص ١٩٨ و ١٩٩.
٥٧ ــ الوسائل ج ٥ ص ٤٣.
٥٨ ــ البحار نقلاً عن دعائم الإسلام ج ٨٩ ص ٢٥٧، وفي هامشه دعائم الإسلام ج ١ ص ١٨٣، وفي مستدرك الوسائل ج ٤ ص ٤١٣ الحديث ١ باب ٢٢ عن دعائم الإسلام.
٥٩ ــ البيهقي ج ٣ ص ٢٠٤ والمنتقى ج ٢ ص ٢٣ ح ١٦٠١ نقله عن ابن ماجة. وابن ماجة ج ١ ص ٣٥٢.
٦٠و٦١ ــ البيهقي ج ٣ ص ٢٠٥ وأسنده بإسناد آخر مع تغيير في نفس الصفحة. وعبد الرزاق ج ٣ ص ١٩٢ ح ٥٢٨١ و ٥٢٨٢، ومجمع الزوائد في لفظ البيهقي ج ٢ ص ١٨٤.
٦٢ ــ الوسائل ج ٥ ص ٤٣.
٦٣ ــ مستدرك الوسائل عن دعائم الإسلام ج ١ ص ٤٠٨ الحديث الثالث باب ٦.
٦٤ ــ البيهقي ج ٣ ص ٢٠٥، وفي المشكاة ص ١٢٤. ونصب الراية ج ٢ ص ١٩٦.
٦٥ و٦٦ ــ البيهقي ج ٣ ص ٢٠٥ والحاكم في المستدرك ج ١ ص ٢٨٣ و روى المنتقى نحوه بتغيير ج ١ ص ٢٤ ح ١٦٠٥.
٦٧ ــ مصنف عبدالرزاق ج ٣ ص ٢٠٥ ح ٥٣٣٩.
٦٨ ــ الوسائل ج ٥ ص ٣٢.
٦٩ ــ البحار ج ٨٩ ص ١٨٥.
٧٠ و ٧١ ــ البخاري ج ١ ص ١٠٨، ومسلم ج ٣ ص٩،والبيهقي ج٣ ص ١٩٧، والمنتقى ج ٢ ص ٢٧ ح ١٦١٤.
٧٢ ــ البخاري ج ١ ص ١٠٨.
٧٣و٧٤ ــ مسلم ج ٣ ص ٩، وابو داوود بإسناده عن سماك مثله ج ١ ص ٢٨٦، والبيهقي بإسناده عن جابر بن سمرة مثله ج ٣ ص ١٩٧، ونقله عن مسلم، وقد قدَّمناه، والنسائي ج ٣ ص ١٠٩ بتغيير ونقصان آخره، ورواه بإسناد آخر نحوه ص ١١٠، والحاكم في المستدرك بتغيير وزيادة سؤال عن الخطبة في آخره ج ١ ص ٢٨٦، والمنتقى ج ٢ ص ٢٧، ونقله عن أحمد وعبد الرزاق ج ٣ ص ١٨٧ ح ٥٢٥٧، وذكر أحاديث كثيرة حول القيام في الخطبة. وأخرجه أبو داوود بإسناده ج ١ ص ٢٨٦ ح ١٠٩٣ وذكر نحوه بتغيير الحاكم في المستدرك ج ١ ص ٢٨٦ وفي المشكاة ص ١٢٤ ونصب الراية ج ٢ ص ١٩٦.

٧٥ ــ الوسائل ج ٥ ص ٣١ والتهذيب ج ٣ ص ٢٠ ح ٧٤.
٧٦ ــ البيهقي ج ٣ ص ١٩٧.
٧٧و٧٨ ــ مصنف عبدالرزاق ج ٣ ص ١٨٧ ح ٥٢٥٨ و ٥٢٥٩.
٧٩ ــ مصنف عبدالرزاق ج ٣ ص ١٨٨ ح ٥٢٦٤ وفي قعود معاوية في مجمع الزوائد ج ٢ ص ١٨٧.
٨٠ ــ الوسائل ج ٥ ص ١٦ والكافي ج ٣ ص ٤٢٤.
٨١ ــ الوسائل ج ٥ ص ١٥ و ٣٨ و ٩.
٨٢ ــ الوسائل ج ٥ ص ٣٨ والكافي ج ٣ ص ٤٢١ وفي الباب أحاديث كثيرة. البحارج ٨٩ ص ٢٥٦.
٨٣ و٨٤ و٨٥ ــ البخاري ج ١ ص ١٠٩، والبيهقي ج ٣ ص ١٩٦ بإسناده عن نافع، عن ابن عمر بتغيير آخر. النسائي ج ٣ ص ١٠٩، وعبدالرزاق ج ٣ ص ١٨٨ ح ٥٢٦١، وراجع مجمع الزوائد ج ٢ ص ١٨٧ عن البزار وقال في الحديث رجال الطبراني رجال الصحيح ، وأخرج نحوه عن السائب بن يزيد، ونحوه روى ابن ماجة في سننه ج ١ ص ٣٥١، ونصب الراية ج ٢ ص ١٩٦.
٨٦و٨٧ و ٨٨ ــ مسلم ج ٣ ص ٩ وأبو داوود ج ١ ص ٢٨٦، والنسائي ج ٣ ص ١١٠، والحاكم في المستدرك ج ١ ص ٢٨٦، وروى نحوه المنتق ج ٢ ص ٢٦ ح ١٦١١، وروى عبدالرزاق الثوري عن سماك عن جابر نحوه ج ٣ ص ١٨٧ ح ٥٢٥، وأخرجه بإسناده أبو داوود ج ١ ص ٢٨٦، ونحوه في المشكاة ص ١٢٣، والدار قطني ج ١ ص ٣٦٦.
٨٩ و ٩٠ و ٩١ ــ أبو داوود ج ١ ص ٢٨٦، و نحوه بتغيير في نفس الصفحة عن جابر بن سمرة والترمذي ج ٢ ص ٣٨٠ ومجمع الزوائد ج ٢ ص ١٨٧.
٩٢ ــ عبدالرزاق ج ٣ ص ١٨٨ والطبراني ج ٢ ص ١٨٧ و أبو داوود ج ١ ص ٢٨٧ ومايأتي.

خطبے کے درمیان گفتگو

روایات اہل بیتؑ :

۱ ـ روى الفقيه باسناده عن شعيب بن واقد عن الحسين بن زيد عن الصادق (ع) عن آبائه (ع) (في حديث المناهي) قال: نهى رسول الله (ص) عن الكلام يوم الجمعة والإمام يخطب فمن فعل ذلك فقد لغى ومن لغى فلاجمعة له.[۱]

۱ـ ..... حسین بن زید نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور امام نے اپنے آباء کرامؑ سے روایت کی ہے (حدیث مناہی) ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے، جمعہ کے دن، امام کے خطبے کے دوران بات کرنے سے منع کیا ہے۔ جس نے یہ کام کیا (دوران خطبہ بات کی) اس نے مہمل بات کی اور جس نے مہمل بات کی اس کی نماز جمعہ ہی نہ ہوگی۔

۲ ـ وروى الفقيه مرسلاً، عن أميرالمؤمنين (ع): لا كلام والإمام يخطب، ولا التفات إلاّ كما يحل في الصلاة، وانما جعلت الجمعة ركعتين من أجل الخطبتين جعلتا مكان الركعتين الأخيرتين

فـهـمـا صلاة حتـى يـنـزل الإمام (ع).[٢] ونقله في الوسائل عن المقنع أيضاً[٣] ونقله البحار عن المقنع أيضاً.

٢ـ .... امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: امام خطبہ دے رہا ہو تو بات نہ کرو، ادھر ادھر نہ دیکھو ـ صرف اتنی ہی اجازت ہے ـ جس قدر نماز میں جائز ہے ـ جمعہ کی نماز دو رکعتیں دو خطبوں کی وجہ سے ہیں ہر خطبے کو ایک ایک رکعت کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ امام کے منبر سے اترنے تک دونوں خطبے نماز ہیں ـ

ـــ الوسائل میں المقنع[٣] سے اور بحار میں بھی المقنع سے روایت ہے ـ

٣ ـ البـحـار عن كتاب العروس باسناده عن الاصبغ بن نباتة عن عـلـي (ع) قـال: إذا قـال الرجـل يوم الجمعة صه فلا صلاة له[٤].

قلت: يظهر أن المراد بيوم الجمعة أثناء الخطبة.

٣ـ ...... اصبغ بن نباتہ نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے: جمعہ کے دن اگر کوئی کہے "چپ" تو اس کی نماز نہ رہی۔ میں سمجھتا ہوں "جمعہ کے دن" سے مراد ـــ درمیانِ خطبہ ـ ہے ـ یعنی اثناءِ خطبہ بات کرنے والا، دو حرف کیوں نہ بولے، نماز جمعہ کا کمال اس کو نصیب نہیں ہوتا ـ

روایات اہل سنت:

١ ـ حـدثـنـا يـحـيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابـن شهاب قال أخبرني سعيد بن المسيب أن أبا هريرة أخبره أن رسول الله (ص) قال: إذا قلت لصاحبك يوم الجمعة أنصت والإمام يخطب فـقـد لـغـوت[٥]. ورواه مسلم باسناده عن الليث عن عقيل مثله ورواه بعدة أسانيد عن سعيد بن المسيب وعبدالله بن ابراهيم بن قارظ وكذا مثله عـن الأعـرج عن أبـي هـريرة[٦]. ورواه النسائي عن قتيبة عن الليث عن عـقـيـل عـن الـزهـري عـن سعيد مثله بتغيير[٧] وأخرجه عبدالرزاق عن ابن جريج عن ابن شهاب بقيد السند. وفي اسناد آخر عن ابن شهاب عن عـمـر بن عـبـد الـعزيز عن ابراهيم بن عبدالله بن قارظ عن أبي هريرة

مثله[8] وفي اسناد آخر أيضاً عن مالك عن ابن شهاب نحوه. وروى نحوه بأسانيد أخر فراجع[9].

۱۔ . . . . . . ابو ہریرہ نے سعید بن مسیب کو بتایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جمعہ کے دن اگر تم اپنے ساتھی سے اثناء خطبۂ امام "چپ" کہتے ہو تو شور کرتے ہو مسلم نے اپنی سند سے لیث اور لیث نے عقیل سے اسی طرح روایت کی ہے۔ پھر اور سندوں سے سعید بن مسیب۔ اور۔ عبد اللہ بن ابراہیم . . . اسی طرح کی روایت ـــ ابوہریرہ نے نقل کی ہے۔ نسائی نے یہی روایت قتیبہ . . . . سعید سے ذرا اختلاف کے ساتھ نقل کی ہے۔ عبدالرزاق نے ابن جریح عن ابن شہاب بہ قید سند روایت کی ہے۔ اور متعدد اسانید . . . ۸ و ۹ دیکھے۔

۲ ـ حدثنا القعني عن مالك عن ابن شهاب عن سعيد عن أبي هريرة أن رسول الله (ص) قال: إذا قلت انصت والإمام يخطب فقد لغوت[10]. وروى نحوه النسائي باسناد آخر ابراهيم بن قارظ وسعيد معاً عن أبي هريرة[11].

۲۔ . . . . ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا: خطبۂ امام کے درمیان اگر تم نے "چپ رہو" کہہ دیا تو شور کیا۔
نسائی نے بھی یہ روایت متعدد اسناد سے نقل کی ہے۔

۳ ـ أخبرنا أبوعبد الله الحافظ، أنبأ أبو بكر أحمد بن الحسن الفقيه ببغداد، حدثنا أحمد بن ابراهيم بن ملحان، حدثنا يحيى ابن بكير، حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب، أنه قال أخبرني سعيد ابن المسيب أن أبا هريرة أخبره أن رسول الله (ص) قال: اذا قلت لصاحبك أنصت يوم الجمعة فقد لغوت[12] وفي عدم الكلام اخرج مجمع الزوائد أحاديث كثيرة لم نخرجها خشية الإسهاب، فمن شاء فليراجع مجمع الزوائد ج ۲ ص ۱۸٤ و۱۸٥ و۱۸٦ وكنز العمال ج ۷ ص ٥۲۹ و ٥۳۰.

۳۔ . . . . . . ابوہریرہ نے سعید بن مسیب سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر جمعہ کے دن تم نے اپنے ساتھی سے کہا "چپ رہو" تو شور کیا۔
گفتگو نہ کرنے کے سلسلے میں مجمع الزوائد . . . . . اور کنز العمال . . . . ہم نے طول

سے بچنے کے لیے روایات نقل نہیں کیے۔

خطبوں اور نماز کے درمیان گفتگو کا جواز

روایات اہل بیت ؑ :

۱ ــ روى الفقيه باسناده عن العلا عن محمدبن مسلم عن أبي عبدالله (ع): قال: لابأس أن يتكلم الرجل إذا فرغ الإمام من الخطبة يوم الجمعة ما بينه وبين أن تقام الصلاة وان سمع القراءة أولم يسمع أجزأه[۱۲].

۱۔ . . . . . . محمد بن مسلم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ۔ جمعہ کے دن امام کے دونوں خطبوں کے تمام ہونے کے بعد سے نماز تک درمیانی وقفے میں بات کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ امام کی قرأت سنے یا نہ سنے نماز صحیح ہوگی۔

۲ ــ محمد بن يعقوب بن يحيى عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن صفوان بن يحيى عن العلاء عن محمد بن مسلم عن أبي عبدالله (ع) قال: إذا خطب الإمام يوم الجمعة فلا ينبغي لأحد أن يتكلم حتى يفرغ الإمام من حطبته فإذا فرغ الإمام من الخطتين تكلم ما بينه وبين أن يقام للصلاة فإنْ سمع القراءة أولم يسمع احزأه[۱۳]

۲۔ . . . . محمد بن مسلم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ حضرت ؑ نے فرمایا: جمعہ کے دن جس وقت امام خطبہ دے رہا ہو، کسی کو بات نہ کرنا چاہیے یہاں تک کہ امام خطبہ تمام کرے، جب دونوں خطبے امام تمام کرے تو اس وقت سے نماز کے لیے کھڑے ہونے تک بات کرسکتے ہیں۔ تلاوت امام کی آواز آئے یا نہ آئے، کافی ہے۔

۳ ـ البحار عن جعفر بن محمد(ع) أنه قال: لا كلام حتى يفرغ الإمام من الخطبة، فإذا فرغ منها فتكلم مابينك وبين افتتاح الصلاة إنْ شئت[۱۴].

وهذه الأحاديث تفيد في الباب المتقدم.

۳۔ . . . . امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تک امام خطبہ مکمل نہ کرلے اس وقت تک بات نہیں ہوسکتی، امام کے تمام خطبہ و آغاز نماز تک درمیانی وقفہ میں اگر چاہو تو بات کرلو۔

- یہ حدیثیں گذشتہ باب میں بھی مفید ہیں۔

روایات اہل سنت:

۱ ـ أخبرنا أبوزكريا بن ابي اسحاق، حدثنا أبوالعباس الأصم، أنبأ الربيع، أنبأ الشافعي، حدثنا ابن ابي فديك عن ابن ابي ذئب عن ابن شهاب، قال حدثني ثعلبة بن ابي مالك: أن قعود الإمام يقطع السبحة، وان كلامه يقطع الكلام، وانهم كانوا يتحدثون يوم الجمعة وعمر جالس على المنبر، فإذا سكت المؤذن قام عمر فلم يتكلم أحد حتى يقضي الخطبتين كلتيهما، فإذا قامت الصلاة ونزل عمر تكلموا[۱۵].

۱۔ . . . . ثعلبہ ابن ابی مالک نے بیان کیا: امام کا بیٹھنا تسبیح اور اس کی تقریر گفتگو منقطع کرتی ہے۔ لوگ جمعہ کے دن باتیں کررہے تھے اور عمر بالائے منبر بیٹھے تھے۔ مؤذن نے اذان ختم کی اور عمر کھڑے ہوئے، لوگوں نے باتیں بند کردیں تا اینکہ انہوں نے دونوں خطبے مکمل کیے، جب حضرت عمر منبر سے اترے اور نمازی کھڑے ہوئے تو باتیں کرنے لگے۔

۲ ـ أخبرنا أبوالحسين بن الفضل القطان ببغداد، أنبأ عبدالله بن جعفر، حدثنا يعقوب بن سفيان، حدثنا ابواليمان، أنبأ شعيب عن الزهري، قال أخبرني ثعلبة بن أبي مالك القرظي وقد أدرك عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال: كنا نتحدث حتى يجلس عمر بن الخطاب رضي الله عنه المنبر حتى يقضي المؤذن تأذينه و يتكلم

عمر، فإذا تكلّم عمر آنقطع حديثنا فصمتنا فلم يتكلم أحد منّا حتى يقضي الإمام خطبته[١٦].

۲۔ . . . . ثعلبہ بن ابی مالک قرظی نے آنحضرتؐ کا دور پایا تھا۔ انھوں نے کہا: حضرت عمر کے منبر پر بیٹھنے تک ہم گفتگو کرتے تھے، مؤذن اذان تمام کرتا اور عمر کلام کا آغاز کرتے ان کی تقریر ہمارا سلسلۂ گفتگو منقطع کر دیتا تھا۔ ہم چپ ہو جاتے اور ہم میں سے کوئی شخص بات نہ کرتا تھا تا ایں کہ امام خطبہ تمام کرتے۔

٣ ــ أخبرنا أبوسعيد محمدبن الفضل، حدثنا أبوالعباس محمدبن يعقوب، حدثنا العباس بن الوليد بن يزيد، أخبرني أبي، حدثنا ابن جابر، حدثني عطاء الخراساني عن مولى لامرأته أم عثمان، قال: سمعت علياً رضي الله عنه على المنبريقول... (في حديث) واذا جلس فيه مجلساً فنأى وانصت ولم يلغ كان له كفل من الأجر.... الى أن يقول في آخر ذلك قد سمعت رسول الله (ص) وهو يقول ذلك[١٧].

۳۔ . . . . . عطاء خراسانی اپنی زوجہ ام عثمان کے آزاد کردہ غلام سے روایت کرتے ہیں: حضرت علیؑ منبر پر فرما رہے تھے (حدیث) . . . اور جب وہ کسی مجلس میں خاموش و ساکت بیٹھتا اور شور نہیں کرتا تو وہ اجر عظیم کا مستحق ہو جاتا ہے ... (آخر میں کہا) . . . رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میں نے سنا، آنحضرتؐ یہی فرما رہے تھے۔

٤ ــ أخبرنا أبوزكريا بن أبي اسحاق المزكي وغيره، قالوا حدثنا ابوالعباس محمد بن يعقوب، أنبأنا الربيع بن سليمان، الشافعي، أنبأنا مالك (ح وأخبرنا) أبوأحمد المهرجاني، أنبأنا أبوبكر ابن جعفر المزكي، حدثنا محمدبن ابراهيم العبدي، أنبأنا ابن بكير، حدثنا مالك عن ابي النضر مولى عمر بن عبدالله عن مالك بن ابي عامر، أن عثمان بن عفان رضي الله عنه كان يقول في خطبته، قلّما يدع ذلك إذا خطب: إذا قام الإمام يخطب يوم الجمعة فاستمعوا وآنصتوا فإنّ للمنصت الذي لايسمع في الحظ مثل ماللسامع المنصت، فإذا قامت الصلاة... الحديث)[١٨].

۴۔ .... مالک ابن ابی عامر سے روایت ہے کہ عثمان ابن عفان، اپنے خطبے میں کہتے اور بہت کم یہ جملہ چھوڑتے تھے: جب امام جمعہ کا خطبہ دینے کھڑا ہو تو سنو اور چپ رہو، کیونکہ خاموش بیٹھنے والا جسے خطبہ نہ سنائی دے وہی اجر پائے گا جو خاموشی سے سننے والے کو ملے گا۔ پھر جب نمازی کھڑے ہوں......

نماز میں قرأت

روایاتِ اہل بیتؑ:

۱ ــ محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن حماد عن حريز عن محمد بن مسلم قال: سألته عن الجمعة، فقال: بأذان وإقامة... الى أن قال: ثم ينزل فيصلي بالناس فيقرأ بهم في الركعة الأولى بالجمعة وفى الثانية بالمنافقين[19].

۱۔ .... محمد بن مسلم نے امام سے جمعہ کے بارے میں پوچھا، فرمایا: ایک اذان و اقامت ..... (یہاں تک کہ) حضرتؑ منبر سے اترتے لوگوں کو نماز پڑھاتے اور پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورۂ منافقین پڑھتے تھے۔

۲ ــ في المجالس والاخبار عن الحسين بن عبيد الله عن هارون بن موسى عن الحكيمي عن سفيان بن زياد عن عباد بن صهيب عن جعفر بن محمد عن عبدالله بن أبي رافع: أن أمير المؤمنين (ع) كان يقرأ في الجمعة في الأولى الجمعة وفي الثانية المنافقين[20].

۲۔ .... عبداللہ ابن ابی رافع کہتے ہیں: امیر المومنین علیہ السلام جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری میں المنافقون پڑھتے تھے۔

۳ ــ محمد بن يعقوب عن محمد بن الحسين واحمد بن محمد جميعاً عن عثمان بن عيسى عن سماعة (في حديث) قال: قال أبوعبد الله (ع): يخطب يعني إمام الجمعة وهوقائم... الى أن قال:

فاذا فرغ من هذا أقام المؤذن فصلى بالناس ركعتين يقرأ في الأولى بسورة الجمعة وفي الثانية بسورة المنافقين[٢١].

والحديث الثالث والأول يفيدان في أبواب متعددة. وفي الباب روايات كثيرة فراجع[٢٢].

٣- .... سماعہ (ایک حدیث کے ذیل میں) - ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: امام جمعہ کھڑے ہوکر خطبہ دے ..... جب اس سے فارغ ہو. تو مؤذن اقامت کہے اور امام دو رکعت نماز پڑھائے پہلی رکعت میں سورۂ الجمعہ اور دوسری میں سورۂ المنافقین پڑھے ۔

تیسری اور پہلی حدیث متعدد ابواب میں فائدہ مند ہیں ۔ان روایات کے علاوہ بہت سی روایتیں اور بھی ہیں. دیکھئے مصادر

روایات اہل سنت :

١ ـ حدثنا ابوبكر بن ابي شيبة، حدثنا عبده بن سليمان عن سفيان عن مخول بن راشد عن مسلم البطين عن سعيد بن جبير عن ابن عباس (في حديث)... ان النبي (ص) كان يقرأ في صلاة الجمعة سورة الجمعة والمنافقين[٢٣].

وروى البيهقي باسناده عن مخول عن مسلم نحوه[٢٤].

وروى النسائي باسناده مخول عن مسلم نحوه[٢٥]. ورواه عبد الرزاق عن الثوري عن مخول نحوه بتغيير.

١- ...... (ابن عباس کی ایک روایت کے ذیل میں ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز جمعہ میں سورۃ الجمعہ اور المنافقین پڑھا کرتے تھے ۔

بیہقی نے اپنے اسناد سے مخول، انہوں نے مسلم سے ایسی ہی روایت کی ہے ۔

نسائی نے اپنے سلسلہ سند میں "مخول عن مسلم" سے اسی طرح کی روایت کی ہے ۔

اور عبد الرزاق نے ثوری سے انھوں نے مخول سے ذرا تبدیلی کے ساتھ روایت کی ہے۔

٢ ـ حدثنا عبدالله بن مسلمة بن قعنب، حدثنا سليمان وهو ابن بلال عن جعفر عن أبيه عن ابن أبي رافع، قال: استخلف مروان أبا هريرة على المدينة، وخرج الى مكة، فصلى لنا ابوهريرة الجمعة، فقرأ بعد سورة الجمعة في آخر ركعة: إذا جاءك المنافقون،قال: فأدركت أبا هريرة حين انصرف، فقلت له أنك قرأت بسورتين كان علي بن ابي طالب (ع) يقرأبهما بالكوفة، فقال أبو هريرة اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقرأبهما يوم الجمعة[٢٦].

ورواه البيهقي باسنادين بتغيير في اللفظ، وكذا في لفظ السند عن جعفر بن محمد عن ابيه[٢٧]. وهذا الحديث ذكره في البحار نقلاً عن أمالي الطوسي عن الحسين بن عبيد الله عن التلعكبري عن الحكيمي عن سفيان بن زياد عن عباد بن صهيب عن جعفر بن محمد (ع) مثله[٢٨]. ورواه أبو داوود بنفس الاسناد[٢٩]. ورواه في المنتقى[٣٠]. وفي قراءة النبي (ص) لسورة الجمعة والمنافقين في صلاة الجمعة أحاديث عديدة فراجع[٣١].

۲۔ .... امام جعفر صادقؑ نے اپنے والد انھوں نے ابن ابی رافع سے روایت کی ہے: مروان نے مکے جاتے ہوئے ابو ہریرہ کو مدینے میں اپنی جگہ نائب مقرر کردیا، ابو ہریرہ نے جمعہ کی نماز پڑھائی اور سورۂ جمعہ کے بعد دوسری رکعت میں اذا جاءک المنافقون پڑھا۔ جب نماز پڑھا کر پلٹے تو میں ان سے ملا اور کہا آپ نے تو وہ سورتیں پڑھیں جو حضرت علیؑ کوفہ میں پڑھا کرتے ہیں۔ ابو ہریرہ نے کہا: جمعہ کے دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہی دو سورتیں پڑھتے سنیں۔

یہ حدیث بیہقی نے دو سندوں اور کچھ لفظی اختلاف سے اور دوسری سند میں بالفاظ "عن جعفر بن محمد عن ابیہ" کے ساتھ نقل کی ہے ....

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز جمعہ میں سورۂ جمعہ و منافقین پڑھا کرتے تھے اس سلسلے میں متعدد احادیث ہیں۔

تیسری اذان

روایات اہل بیتؑ:

١ ـ محمد بن الحسن باسناده عن محمد بن احمد بن يحيى عن أبي جعفر عن أيه عن حفص بن غياث عن جعفر بن محمد عن ابيه عليهم السلام، قال: الأذان الثالث يوم الجمعة بدعة[٣٢].

قال المحقق في المعتبر «الأذان الثاني بدعة وبعض أصحابنا يسميه الثالث لأن النبي (ص) شرع للصلاة أذاناً وإقامةً فالزيادة ثالث»[٣٣].

ورواه في الوسائل عن محمد بن يحيى عن محمد بن الحسين عن محمد بن يحيى الخزاز عن حفص بن غياث عن ابي جعفر (ع) عن أبيه (ع) مثله[٣٤].

ا ـ . . . . امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے : جمعہ کے دن تیسری اذان بدعت ہے۔

ـ محقق (نجم الدین حلیؒ) نے "المعتبر" میں لکھا ہے : دوسری اذان بدعت ہے، اسی کو ہمارے کچھ علما نے تیسری اذان کہا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کے لیے ایک اذان واقامت کی تشریع فرمائی ہے لہذا زائد اذان تیسری اذان ہوئی

وسائل میں یہی روایت بسند . . . . ہے۔

اہل سنت کی روایات :

١ ـ حدثنا أبونعيم، قال حدثنا عبدالعزيزبن أبي سلمة الماجشون عن الزهري عن السائب بن يزيد: أن الذي زاد التأذين الثالث يوم الجمعة عثمان بن عفان رضي الله عنه حين كثر أهل المدينة، ولم يكن للنبي (ص) غير مؤذن واحد، وكان التأذين يوم الجمعة حين يجلس الإمام يعني على المنبر[٣٥].

ا ـ . . . . . . زہری نے سائب بن یزید سے روایت کی ہے : جمعہ کے دن تیسری

اذان حضرت عثمان بن عفان نے بڑھائی ۔ اہل مدینہ بہت ہو گئے تھے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مؤذن ایک ہی تھا ۔ جمعہ کی اذان منبر پر امام کے بیٹھنے کے وقت ہوتی تھی۔

۲ ــ حدثنا محمد بن مقاتل، قال أخبرنا عبد الله، قال أخبرنا يونس عن الزهري، قال سمعت السائب بن يزيد يقول: أن الأذان يوم الجمعة كان أوله حين يجلس الإمام يوم الجمعة على المنبر في عهد رسول الله (ص) وأبي بكر وعمر (رض) فلما كان في خلافة عثمان رضي الله عنه وكثروا أمر عثمان يوم الجمعة بالأذان الثالث فأذن به على الزوراء فثبت الأمر على ذلك[۳۶]. وأخرج عبد الرزاق نحوه بسندين الأول عن ابن المسيب والثاني عن عمرو بن دينار وأخرج الترمذي عن السائب بن يزيد نحوه[۳۷].

۲۔ . . . . زہری نے سائب بن یزید سے سنا : جمعہ کی اذان کا آغاز امام کے منبر پر بیٹھنے کے وقت ہوتا تھا ، زمانہ رسول اللہ اور عہد ابو بکر و عمر تک یہی دستور رہا ، خلافت حضرت عثمان میں آبادی بڑھی تو انھوں نے جمعہ کی تیسری اذان کا حکم دیا ۔ یہ اذان زوراء میں دی گئی اس کے بعد یہ رسم جاری ہو گئی ۔
عبد الرزاق نے حدیث کی تخریج دو سندوں سے کی ہے . . . . .

واجبات خطبہ

روایات اہل بیتؑ:

۱ ــ محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن يحيى الحلبي عن يزيد بن معاوية عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر(ع) في خطبة يوم الجمعة وذكر خطبة مشتملة على حمد الله والثناء عليه والوصية بتقوى الله والوعظ (الى أن قال) واقرأ سورة من القرآن وآدع ربك وصلّ على النبي (ص) وآدع للمؤمنين والمؤمنات ثم تجلس قدر مايمكن هنيئة ثم تقوم وتقول وذكر الخطبة الثانية وهي مشتملة على

حمد الله والثناء والوصية بتقوى الله والصلاة على محمد وآله والأمر بتسمية الأئمة عليهم السلام... الحديث[٣٨].

۱۔ .... امام محمد باقر علیہ السلام نے خطبۂ جمعہ کے بارے میں گفتگو فرماتے ہوئے کہا کہ خطبہ حمد و ثنا پر مشتمل اور وعظ و تقویٰ کے بارے میں ہونا چاہیے (یہاں تک کہ) امام نے فرمایا: قرآن کی ایک سورۃ پڑھو اور دعا کرو۔ پھر رسول اللہؐ پر درود اور مومنین کے لیے دعا۔ اس کے بعد کچھ دیر بیٹھو۔ پھر کھڑے ہو اور کہو۔ دوسرا خطبہ لکھا ہے۔ جو حمد و ثنا اور وصیت تقویٰ اور محمدؐ و آل محمدؐ پر درود اور ائمہ علیہم السلام کے نام لینے کی تاکید پر مشتمل ہے .... تا آخر حدیث۔

٢ ـ محمد بن يعقوب عن محمد بن الحسين وأحمد بن محمد جميعاً عن عثمان بن عيسى عن سماعة (في حديث) قال: قال أبوعبد الله (ع): يخطب ــ يعني إمام الجمعة وهوقائم يحمد الله ويثني عليه ثم يوصي بتقوى الله ثم يقرأ سورة من القرآن صغيرة (قصيرة) ثم يجلس ثم يقوم فيحمد الله و يثني عليه و يصلي على محمد (ص) وعلى أئمة المسلمين و يستغفر للمؤمنين والمؤمنات... الخ الحديث[٣٩]. وهذا الحديث يفيد في أبواب الخطبة.

وراجع ماذكر في الخطب في هذا الباب[٤٠]. فقد تقدّم مايشيراليه.

۳۔ .... ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: خطبہ دے ـ یعنی امام جمعہ کھڑے ہو کر جس میں حمد و ثنا اور تقویٰ کی وصیت کے بعد قرآن کی ایک مختصر سورت پڑھے، پھر بیٹھے۔ اس کے بعد کھڑے ہو کر حمد و ثنا کے بعد آنحضرتؐ اور ائمہ مسلمین پر درود بھیجے، مؤمنین و مؤمنات کے لیے دعا مغفرت کرے ... . تا آخر حدیث۔

— یہ حدیث ابواب خطبہ میں بھی کارآمد ہے۔

— باب خطب میں کچھ اشارات گذر چکے۔

روایات اہل سنّت:

١ ــ أخبرنا علي بن أحمد بن عبدان، أنبأنا أحمدبن عبيد الصفار، حدثنا اسماعيل بن اسحاق القاضي، حدثنا ابن أبي اويس والفروي، قالا حدثنا سليمان بن بلال بن جعفر.. يعني ابن محمد ــ عن أبيه عن جابر بن عبد الله انه سمعه يقول: خطب رسول الله (ص) يوم الجمعة يحمد الله ويثني عليه... الخ الحديث[41]. ورواه مسلم باسناده عن جعفر بن محمد (ع) ج ٣ ص ١١.

١ــ .... جابر بن عبد اللہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کے دن خطبہ دیا۔ حمد وثنا بجالائے .... تا آخر حدیث اور مسلم کے اسناد جعفر بن محمد تک الگ ہیں دیکھیے ج ٣ ص ١١۔

٢ ــ أخبرنا أبو الحسن علي بن أحمد بن عبدان، أنبأنا أحمدبن عبيد، حدثنا زياد بن الخليل، حدثنا مسدد، حدثنا أبو الأحوص [ح وأنبأ] محمد بن عبدالله الحافظ، أنبأنا أبوبكر بن اسحاق، أنبأنا اسماعيل بن قتيبة، حدثنا يحيى بن يحيى، حدثنا أبو الأحوص عن سماك بن حرب عن جابربن سمرة، قال: كانت للنبي (ص) خطبتان يجلس بينهما ويقرأ القرآن ويذكر الناس[42].

قلت: وفي قراءة النبي (ص) للقرآن في الخطبة روايات عديدة فراجع[43].

٢ــ .... جابر بن سمرہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو خطبے دیتے اور ان کے درمیان بیٹھتے تھے، قرآن کی تلاوت فرماتے اور لوگوں کو نصیحت کرتے تھے۔

ــ خطبے میں تلاوت قرآن کے سلسلے میں آنحضرتؐ کی سنت پر متعدد روایتیں ہیں۔

٣ ــ أخبرنا أبوعلي الروذ باري، أنبأنا محمد بن بكر، حدثنا أبو داوود، حدثنا مسدد، حدثنابشرين المفضل، حدثنا عبد الرحمن يعني ابن اسحاق عن عبد الرحمن بن معاوية، حدثنا ابن ابي ذياب عن سهل بن سعد، قالژما رأيت رسول الله (ص) شاهراً يديه قط يدعو

علی منبرة ولا علی غیره ولکن رأیته یقول هکذا وأشار بالسبابة وعقد الوسطی بالإبهام[٤٤]. قال البیهقي: والقصد من الحدیثین (هذا الحدیث مع غیره ذکر من قبل) اثبات الدعاء في الخطبة[٤٥]. وأخرجه أبوداود کما في متن السند وأخرج حدیثاً آخر نحوه عن عمارة بن رؤیبة[٤٦].

وراجع ماذکر من الخطب وماشابه[٤٧].

۳ ـ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سہل بن سعد نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب بھی دعا کرتے دیکھا، ہاتھ اٹھائے ہوئے منبر پر ہوں یا منبر پر نہ ہوں حضرت یوں کرتے تھے کلمہ کی انگلی سے اشارہ اور انگوٹھے سے درمیانی انگلی بند کر کے دکھائی۔ بیہقی نے کہا: دونوں حدیثوں (ایک حدیث اس سے پہلے لکھی ہے) کا مقصد ہے خطبے میں دعا کا اثبات ـ ابو داؤد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

نیز خطبوں جیسے مسائل میں جو کچھ لکھا گیا ہے اسے بھی دیکھیے۔

ایک رکعت مل جائے تو نماز جمعہ ورنہ نماز ظہر پڑھنا چاہیے

روایات اہل بیتؑ:

۱ ـ محمد بن علي بن الحسین باسناده عن الفضل بن عبدالملك عن أبي عبد الله (ع) قال: إذا أدرك الرجل رکعة، فقد أدرك الجمعة، وإنْ فاتته، فلیصلّ أربعاً[٤٨]. وروی مثله الکافي باسناد آخر عن ابي العباس والفضل جمیعاً عن أبي عبدالله (ع).

۱ـ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ابوعبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جس نے ایک رکعت پائی اس نے جمعہ پالیا اور اگر وہ رکعت بھی نہ ملی تو چار رکعت ظہر پڑھے۔

- اسی طرح کی کافی میں . . . . .

۲ ــ محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن ابي عمير عن حماد بن عثمان عن الحلبي، قال: سألت أبا عبدالله (ع) عمّن لم يدرك الخطبة يوم الجمعة: قال: يصلّي ركعتين، فإنْ فاتته الصلاة فلم يدركها، فليصلِّ أربعاً، وقال: إذا أدركت الإمام قبل أن يركع الركعة الأخيرة فقد أدركت الصلاة، وإنْ أنت أدركته بعد ماركع فهي الظهر[49].

ونحوه في البحار عن كتاب العروس وفي آخره ــ إذا أدركت بعد مارفع رأسه فهي أربع..... الخ[50].

۲- . . . . حلبی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس سے دونوں خطبے چھوٹ گئے۔ حضرت نے فرمایا: وہ دو رکعت (نماز جمعہ) پڑھے، لیکن اگر اس سے نماز جمعہ ہی چھوٹ گئی تو پھر چار رکعت (ظہر) پڑھے۔ امامؑ نے فرمایا: اگر آخری رکعت کے رکوع میں بھی امام کے ساتھ شریک ہوگیا تو پوری نماز جمعہ مل گئی، لیکن امام رکوع (رکعت دوم) تمام کر چکے اور پھر کوئی شخص آئے تو ظہر کی نماز پڑھے۔

• بحار الانوار میں کتاب العروس سے یہی حدیث نقل ہے لیکن آخری عبارت یہ ہے: اگر یہ شخص اس وقت آیا کہ امام رکوع سے سر اٹھا چکا (سیدھا کھڑا ہو چکا) تو چار رکعت . . . . . .

۳ ــ الجعفريات أخبرنا محمد، حدثني موسى، حدثنا أبي عن أبيه عن جده جعفر بن محمد (ع) عن أبيه (ع) أن علياً (ع) كان يقول من أدرك من الجمعة ركعة فقد أدركها فليضف اليها أخرى[51].

وفي الباب أحاديث عديدة فراجع[52].

۳- . . . . امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی اس نے پوری نماز پالی، اسے دوسری (رکعت) مزید پڑھنا چاہیے۔

اس سلسلے میں اور حدیثیں بھی ہیں۔

روایات اہل سنّت :

ماورد من طريق أهل السنة:

١ ــ أخبرنا ابوبكر بن الحارث الفقيه، أنبأنا علي بن عمر الحافظ، حدثنا يوسف بن يعقوب بن اسحاق البهلول، حدثنا جدي، حدثنا يحيى بن المتوكل عن صالح بن ابي الأخضر عن الزهري عن ابي سلمة عن أبي هريرة قال: قال رسول الله (ص): من أدرك من الجمعة ركعة، فليصل اليها أخرى فإنْ أدركهم جلوساً صلّى أربعاً[٥٣].

قال البيهقي وروى ذلك من أوجه أخرعن الزهري قد ذكرناها في الخلاف[٥٤].

وفي النسائي عن قتيبة ومحمد بن منصور ــ واللفظ له ــ عن سفيان عن الزهري ــ بقية السند والحديث بنقصان الآخر وزيادة فقد أدرك[٥٥]. ونحو هذا في

المستدرك باسناده[٥٦] وكذا في الترمذي[٥٧] وكذا في سنن ابن ماجة[٥٨].

۱۔ .... ابو ہریرہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جسے جمعہ کی ایک رکعت مل جائے اسے دوسری رکعت (فرادیٰ پڑھ کر پہلی سے) ملا دینا چاہیے لیکن اگر لوگ تشہد میں ہوں تو یہ شخص چار رکعت (ظہر) پڑھے۔

۔ بیہقی نے دوسرے طریقوں سے بھی روایت کی ہے ....

۔ نسائی میں، قتیبہ اور محمد بن منصور سے ....

٢ ــ أخبرنا أبوعبد الله الحافظ، حدثنا محمد بن صالح بن هانىء، حدثنا الفضل بن محمد الشعراني، حدثنا سعيد بن ابي مريم، حدثنا يحيى بن ايوب، حدثنا أُسامة بن زيد الليثي عن ابن شهاب عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن ابي هريرة أن رسول الله (ص) قال: مَنْ ادرك من الجمعة ركعة، فليصل اليها أخرى[٥٩].

وأخرج عبد الرزاق بمعناه عن ابن عمر بعدة أسانيد وعن أبي هريرة وغيرهما[٦٠] وأخرج أبوداوود عن القعنبي عن مالك عن ابن شهاب عن أبي هريرة ونحوه[٦١].

۲۔ . . . . سلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی وہ دوسری رکعت (فرادیٰ پڑھ کر) ملا دے۔

۔ عبدالرزاق نے متعدد سندوں سے اسی مفہوم کی بروایت عبداللہ بن عمر...

لوگوں کے سروں پرسے گذرنا

روایاتِ اہل بیت:

١ ـ في البحار عن دعائم الإسلام عن جعفر بن محمد (ع) أنه قال: لأن أجلس عن الجمعة أحب اليّ من أن أقعد حتى إذا جلس الإمام جئت أتخطى رقاب الناس[٦٢].

۱۔ . . . . امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز جمعہ نہ جانا اس سے بہتر ہے کہ اطمینان سے گھر میں آدمی بیٹھا رہے اور جیسے ہی امام منبر پر بیٹھے فوراً لوگوں کے سروں پر سے ہوتا ہوا صف میں جا پہنچے۔

٢ ـ قرب الاسناد عن السندي بن محمد عن أبي البختري عن جعفر عن أبيه؛ أن علياً كان يقول: لابأس يتخطى الرجل يوم الجمعة الى مجلسه حيث كان، فإذا خرج الإمام فلا يتخطان أحد رقاب الناس وليجلس حيث يتيسر... الخ الحديث[٦٣].

۲۔ . . . . ابوالبختری نے امام جعفر صادقؑ سے انہوں نے اپنے والدؑ سے روایت کی ہے۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جمعہ کے دن اپنی جگہ تک پہنچنے کے لیے لوگوں کو (چیرتے پھاڑتے) کھلتے گذرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن جب امام نکل آئے تو

پھر لوگوں کے سروں پر سے نہ گذرنا چاہیے، جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جانا چاہیے . . . .

روایاتِ اہل سنّت :

۱ ـ حدثنا ابوبكر بن فورك ، أنبأنا عبدالله بن جعفر، حدثنا يونس بن حبيب، حدثنا أبوداود، حدثنا شريك عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال: كنا إذا أتينا رسول الله (ص) جلسنا حيث ننتهي[۶۴].

۱ـ . . . . . . جابر بن سمرہ نے کہا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آتے تھے تو ہم جہاں تک پہنچتے تھے وہیں بیٹھ جاتے تھے ۔

۲ ـ أخبرنا أبوعبد الله محمد بن عبدالله الحافظ، حدثنا أبوالعباس محمد بن يعقوب، حدثنا بحر بن نصر بن سابق الخولاني، حدثنا عبدالله بن وهب، قال: سمعت معاوية بن صالح عن أبي الزاهرية عن عبدالله بن بشر قال: كنت جالساً الى جانبه يوم الجمعة، قال فجاء رجل يتخطى رقاب الناس، فقال له رسول الله (ص) أجلس فقد آذيت وآنيت . . . الخ الحديث[۶۵] ورواه النسائي عن وهب بن بيان عن ابن وهب مثله[۶۶] وأخرجه أبوداوود عن هارون بن معروف عن بشر عن معاوية عن أبي الزاهرية هكذا قال: كنا مع عبدالله بن بشر فساق الحديث نحوه. ولعل الإختلاف من تحريف النساخ أوالنقل[۶۷] وأخرجه ابن ماجة في السنن عن الحسن عن جابر[۶۸].

۲ـ . . . . عبداللہ بن بشر نے کہا جمعہ کے دن، میں حضرت کے پہلو میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص لوگوں کو روندتا آگے بڑھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ بیٹھ جاؤ، لوگوں کو تکلیف دے رہے ہو . . . . . . نسائی نے . . . . . اور ابن ماجہ نے . . . . .

۳ ـ حدثنا ابو كريب، حدثنا رشدين بن سعد عن زبان بن فائد عن سهل بن معاذ بن أنس عن أبيه قال: قال رسول الله (ص)

«من تخطى رقاب الناس يوم الجمعة اتخذ جسراً الى جهنم»[69].
وروى مجمع الزوائد أحاديث في ذم تخطي الرقاب يوم الجمعة[70]
وكذا أخرج عبدالرزاق أحاديث متعددة في ذم التخطي[71]●

۳۔ . . . . انس نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن جو شخص لوگوں کو نانگھتا پھلانگتا جاتا ہے وہ جہنم تک جانے کے لیے پل بناتا ہے . . . . .

۔ مجمع الزوائد میں جمعہ پر لوگوں پر نانگھتے پھلانگتے گذرنے کی مذمت میں متعدد حدیثیں ہیں۔

۔ عبدالرزاق نے بھی کئی روایتیں اس بات کی مذمت میں نقل کی ہیں۔

---

۱ ــ الوسائل ج ٥ ص ٣٠ وبهامشه عن الفقيه ج ٢ ص ١٦٩. والبحارج ٨٩ ص ١٨٣ ونقله في ص ١٨٦ عن مجالس الصدوق وص ١٧٤ عن المقنع ومستدرك الوسائل عن كتاب العروس ج ١ ص ٤٠٩.

٢ ــ الوسائل ج ٥ ص ٢٩ والفقيه ج ١ ص ٢٦٩ ونقل أوله بزيادة يوم الجمعة في المستدرك ج ١ ص ٤١٠ عن كتاب فقه الرضا.

٣ ــ الوسائل ح ٥ ص ٢٩ في الهامش عن المقنع ص ١٢، والبحارج ٨٩ ص ١٧٦، وفي هامشه عن المقنع ص ٤٥، ٤٦، وباختلاف يسير نقله ص ١٩٣عن فقه الرضا.

٤ ــ البحارج ٨٩ ص ١٨٣.

٥، ٦، ٧ ــ البخاري ج ١ ص ١٠٩ ومسلم ج ٣ ص ٤ و ٥ والنسائي ج ٣ ص ١٠٣ وعبدالرزاق ج ٣ ص ٢٢٢ ح ٥٤١٤ والترمذي نحوه ج ٢ ص ٣٨٧ ورواه ابن ماجه بسنده عن الزهري مثله ج ١ ص ٣٥٢ وأخرجه في المشكاة ص ٢٢ أوقال متفق عليه والدار قطني ج ١ ص ٣٦٤ والموطأ المطبوع مع تنوير الحوالك ج ١ ص ١٢٦.

٨، ٩ ــ عبدالرزاق ج ٣ ص ٢٢٣ ح ٥٤١٥ و٥٤١٦ و٥٤١٧ و ٥٤١٨ و٥٤١٩.

١٠ ــ أبوداوود ج ١ ص ٢٩٠ والنسائي ج ٣ ص ١٠٤ والمنتق نقله عن الجماعة إلا ابن ماجة ج ٢ ص ٢٩ وروى أحاديث أخرى في ذم

الكلام.

١١ ــ البيهقي ج ٣ ص ٢١٨. وذكر في الباب أحاديث كثيرة بأسانيد متعددة فراجع ص ٢١٨ و٢١٩ و ٢٢٠.

١٢ ــ الوسائل ج ٥ ص ٢٩ والفقيه ج ١ ص ٢٦٩.

١٣ ــ الوسائل ج ٥ ص ٢٩ والتهذيب ج ٣ ص ٢٠ بتغيير بسيط حيث قال (وبين أن تقام الصلاة) وقال (فاذا فرغ من خطبته). وأسنده باسنادين والكافي ج ٣ ص ٤٢١ ولكن بدل (يقام للصلاة) قوله (تقام الصلاة) ويظهر أن هذا هو الصحيح ومافي الوسائل خطأ.

١٤ ــ البحار نقلاً عن الدعائم ج ٨٩ ص ٢٥٦ وفي هامشه دعائم الإسلام ج ١ ص ١٨٢ ومستدرك الوسائل عن دعائم الإسلام كما يظهر ج ١ ص ٤٠٩.

١٥ ــ البيهقي ج ٣ ص ١٩٣.

١٦ ــ البيهقي ج ٣ ص ١٩٩.

١٧ ــ البيهقي ج ٣ ص ٢٢٠ ونقله عن أبي داوود في السنن وقد أخرجه أبو داوود بتمامه ج ١ ص ٢٧٦ وتقدّمت أحاديث فيها فضل الإنصات فراجع.

١٨ ــ البيهقي ج ٣ ص ٢٢٠ والموطأ المطبوع مع تنوير الحوالك.

١٩ ــ الوسائل ح ٥ ص ١٥ و٣٩ والكافي ح ٣ ص ٤١٤.

٢٠ ــ الوسائل ج ٤ ص ٨١٦ وفي الباب روايات عديدة راجع ص ٨١٥ و٨١٦ و٨١٧ و٨١٨.

٢١ ــ الوسائل ج ٥ ص ٣٨ والكافي ج ٣ ص ٤٢١.

٢٢ ــ التهذيب ج ٣ ص ٦ ح ١٣ و١٤ و١٥ و١٦ وص ٧ ح ١٧ و١٨ ويفيد ذلك ج ٣ ص ٧ ح ١٩ و٢٠ و٢١ وكذا الاستبصار ج ١ ص ٤١٣ ح ١٥٨١ و١٥٨٢ و١٥٨٣ و١٥٨٤ و١٥٨٥ و١٥٨٨ ويفيد ذلك أيضاً ح ١٥٨٦ و١٥٨٧ و١٥٨٩ و١٥٩٠ والفقيه ج ١ ص ٢٦٨ ح ١٢٢٣ ويفيد ذلك ح ١٢٢٥ والكافي ج ٣ ص ٤٢٥ و٤٢٦.

ــ مسلم ج ٣ ص ١٦. والبيهقي ح ٣ ص ٢٠٠ والنسائي ج ٣ ص ١١١ ومصنف عبدالرزاق ج ٣ ص ١٨٠ ح ٥٢٣٤ رواه بسنده عن ابي هريرة.

٢٦ ــ ٣٠ ــ مسلم ج ٣ ص ١٥ ورواه باسناد آخر في نفس الصفحة بتغيير بسيط والبيهقي ج ٣ ص ٢٠٠ ورواه عبدالرزاق عن ابن جريج عن جعفر بن محمد (ع) بغير هذا الاسناد نحوه ج ٣ ص ١٧٩ ح ٥٢٣١ وأخرج نحوه بتغيير عن الثوري عن جعفر بن محمد (ع) بقية الاسناد ج ٣ ص ١٨٠ ح

٥٢٣٢ أبوداوود ج ١ ص ٢٩٣. المنتقى ج ٢ ص ٣١ ح ١٦٣٠ والترمذي ج ٢ ص ٣٩٧ وابن ماجة ج ١ ص ٣٥٥ ونحوه منحة المعبود ج ١ ص ١٤٥.

ـ البحار ج ٨٩ ص ١٩٨ عن الأمالي وفي الهامش أمالي الطوسي ج ٢ ص ٢٦١.

ـ مجمع الزوائد ج ٢ ص ١٩١ وغيره.

ـ الوسائل ج ٥ ص ٨١ والتهذيب ج ٣ ص ١٩ ح ٦٧ والكافي ج ٣ ص ٤٢١.

ـ الوسائل ج ٥ ص ٨١.

ـ البخاري ج ١ ص ١٠٧.

ـ البخاري ج ١ ص ١٠٧ وفي هذا المعنى روايات أخرى. ورواه أبو داوود في سننه باسناده الى ابن شهاب عن السائب مثله باختلاف يسير ج ١ ص ٢٨٥ ورواه بأسانيدمتعددة بزيادة في صدره ص ٢٨٥ أيضاً ورواه المنتقى بتغيير ونقله عن البخاري والنسائي ج ١ ص ٢٤ ح ١٦٠٣ و ١٦٠٤ عبدالرزاق ج ٣ ص ٢٠٦ ح ٥٣٤٢ و٥٣٤٣ الترمذي ج ٢ ص ٣٩٢ وابن ماجة ج ١ ص ٣٥٩ نحوه. وكذا ذكر نحوه في المشكاة ص ١٢٣ ونصب الراية ج ٢ ص ١٩٦.

٣٨ ـ الوسائل ج ٥ ص ٣٨ والكافي ح ٣ ص ٤٢٢ ذكر الخطبة بكاملها.

ـ الوسائل ج ٥ ص ٣٨ والكافي ج ١ ص ٤٢١.

ـ الفقيه ج ١ ص ٢٧٥ ح ١٢٦٢.

ـ البيهقي ج ٣ ص ٢١٣ و٢٠٨ وباسناد آخر ص ٢١٤ ونقله عن مسلم.

ـ البيهقي ج ٣ ص ٢١٠ ونقله عن مسلم وأخرجه أبوداوود ج ١ ص ٢٨٦ وذكره الحاكم في المستدرك بزيادة ج ص ٢٨٦.

ـ البيهقي ج ٣ ص ٢١١ وابوداوود ج ١ ص ٨٨ ومنحة المعبود ج ١ ص ١٤٤.

ـ البيهقي ج ٣ ص ٢١٠ وفي هذا المعنى أحاديث متعددة عن سهل وعن عمارة بن رويبة في نفس الصفحة والمنتقى نحوه ج ٢ ص ٢٨ و ٢٩ ح ١٦٢١ و ١٦٢٢ وأخرج نحوه عبدالرزاق ج ٣ ص ١٩٢ ح ٥٢٧٩ وابوداوود ج ١ ص ٢٨٩.

ـ النسائي ج ٣ ص ١٠٤ و١٠٥ و١٠٦ و١٠٧ والحاكم في المستدرك ج ١ ص ٢٨٧ و٢٨٩ والمنتقى ج ٢ ص ٢٦ و٢٧ و٢٨ و عبدالرزاق ج ٣ ح ١٩٣ و ١٩٤ ومجمع الزوائد ج ٢ ص ١٨٧ و١٨٨ و

١٩٠ وأبوداوود ج ١ ص ٢٨٧ و٢٨٨ و٢٨٩.

٤٨ــ الوسائل ج ٥ ص ٤١ ونحوه مستدرك الوسائل ج ١ ص ٤١٢ حديث ٣ باب ٢٠ ورواه الإستبصار باسناده ج ١ ص ٤٢٢ ح ١٦٢٣ والفقيه ج ١ ص ٢٧٠ ح ١٢٣١.

٤٩-٥٠ــ الوسائل ج ٥ ص ٤١ وفي الباب أحاديث متعددة فراجع والبحار ج ٨٩ ص ٢٠٨ ومستدرك الوسائل ج ١ ص ٤١٢ عن كتاب العروس حديث ٢ باب ٢٠ وكذا الإستبصار ج ١ ص ٤٧١ ح ١٦٢٢ بتغيير في آخره وكذا بتغيير عن الفقيه ج ١ ص ٢٧٠ ح ١٢٣٣ وكذا في الكافي بزيادة (أربع) في آخره ولعل مافي الوسائل اشتباه في النقل وهذا الأصح لموافقته بقية الروايات ج ٣ ص ٤٢٧.

٥١ــ مستدرك الوسائل ج ١ ص ٤١٢ عن الجعفريات.

٥٢ــ الإستبصار ج ١ ص ٤٢٢ ح ١٦٢٥.

٥٣-٥٨ــ البيهقي ج ٣ ص ٢٠٣ والنسائي ج ٣ ص ١١٢ والمستدرك ج ١ ص ٢٩١ الترمذي ج ٢ ص ٥٢٤ وسنن ابن ماجة ج ١ ص ٣٥٦ روى في ذلك أحاديث. ونقل نحوه في المشكاة وقال متفق عليه ص ١٢٤.

٥٩-٦١ــ البيهقي ج ٣ ص ٢٠٣ والحاكم في المستدرك عن محمد بن صالح مثله ج ١ ص ٢٩١ وله في هذا المعنى ثلاثة أسانيد ثم قال: كل هؤلاء الأسانيد الثلاثة صحاح وعبدالرزاق ج ٣ ص ٢٣٤ و٢٣٥ وبهذا المعنى مجمع الزوائد ج ٢ ص ١٩٢ وابو داوود ج ١ ص ٢٩٢ وكنزالعمال ج ٧ ص ٥١٣ نقله عن ابن ماجة والحاكم في المستدرك ونقل أيضا نحوه عن الحاكم فيه وعن النسائي. والحاكم ج ١ ص ٢٩١ ونحوه في الموطأ المطبوع مع تنوير الحوالك ج ١ ص ١٢٧ والدارقطني ج ٢ ص ١١ و١٢.

٦٢ــ البحار ج ٨٩ ص ٢٥٦ نقله عن دعائم الاسلام وفي الهامش أنه ج ١ ص ١٨٣.

٦٣ــ الوسائل ج ٥ ص ٩٤ والبحار ج ٨٩ ص ١٧٤ وفي الهامش انه في قرب الاسناد ص ٧٢ ط حجر و ص ٩٤ ط نجف.

٦٤ــ البيهقي ج ٣ ص ٢٣١.

٦٥-٦٨ــ البيهقي ج ٣ ص ٢٣١ والنسائي ج ٣ ص ١٠٣ ورواه الحاكم باسناده وبتغيير ج ١ ص ٢٨٨ وقال هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه والمنتقى عن عبدالله بن بسر ولعله تصحيف في أحدهما ج ٢ ص ١٧ ح ١٥٨٢ وابوداوود ج ١ ص ٢٩٢. وروى الترمذي في ذم التخطي ج ٢ ص ٣٨٨. ابن ماجة ج ١ ص ٣٥٤ وكنزالعمال ج ٧ ص ٥٢٩ نقله عن عدة.

٦٩ ــ ابن ماجة ج ١ ص ٣٥٤ ورواه الترمذي ج ٢ ص ٣٨٨ ورواه في المشكاة ص ١٢٢.

٧٠ ـ ٧١ ــ عبدالرزاق ج ٣ ص ٢٤٠ و ٢٤١ ومجمع الزوائد ج ٢ ص ١٧٨ و ١٧٩.

حج

شیعہ اور سنّی روایات کی روشنی میں

فصل اوّل۔ فضائلِ حج

(۱) حج کے دوران، حاجیوں کے گناہ اور جن کے لئے حاجی استغفار کرے بخش دیئے جاتے ہیں۔
(۲) مکہ جاتے آتے وقت مرنے والوں کے احکام۔
(۳) مصارف حج کے ثواب و فضائل۔
(۴) حج، گناہوں، برائیوں اور فقر و تنگدستی کو دور کرتا ہے۔
(۵) حج، قرض ادا کراتا ہے۔
(۶) حج، ضعیفوں اور کمزوروں کا جہاد ہے۔
(۷) حاجی کو سلام کرنا مستحب ہے، اسے خدا نے بخش دیا ہے۔
(۸) مقدمات حج میں نیکیاں ہیں۔ حاجی اور عمرہ کرنے والے الٰہی نمائندے ہیں۔
(۹) "تلبیہ" کہنے والے کے ساتھ اس کے دائیں بائیں کے تمام موجودات "تلبیہ" کہتے ہیں۔

دوران حج، گناہ معاف ہوتے ہیں

روایات اہل بیت[ؑ]:

۱ــ الوسائل. محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن أبي أيوب، عن أبي حمزة الثمالي قال: قال رجل لعلي بن الحسين(ع) تركتَ الجهادَ وخشونته ولزمتَ الحجَّ ولينه. قالَ وكانَ متكئاً فجلسَ وقال: ويحك أما بلغك ما قال رسول الله(ص) في حجة الوداع انه لما وقف بعرفة وهمّت الشمس أن تغيب قال رسول الله(ص): يا بلال قل للناس فلينصتوا. فلما أنصتوا قال: ان ربكم تطوّل عليكم في هذا اليوم وغفر لمحسنكم، وشفع محسنكم في مسيئكم فأفيضوا مغفوراً لكم. قال: وزاد غير الثمالي إنه قال: إلاّ أهل التبعات.[۱] فان الله عدل يأخذ للضعيف من القوي فلما كان ليله جمع لم يزل يناجي ربه ويسأله لأهل التبعات فلما وقف بجمع قال لبلال: قل للناس فلينصتوا. فلما أنصتوا قال: إن ربكم تطوّل عليكم في هذا اليوم فغفر لمحسنكم وشفع محسنكم في مسيئكم فأفيضوا مغفوراً لكم، وضمن لأهل التبعات من عنده الرضا.[۲] ورواه في البحار عن ثواب الأعمال، عن ماجيلويه، عن عمه، عن أحمد بن محمد، عن ابن أبي عمير مثله إلاّ أن فيه من رواية أبي حمزة الثمالي عبارة: «وضمن لأهل التبعات من عنده الرضا» بعد قوله: «فأفيضوا مغفوراً لكم» وليس فيه باقي الرواية.[۳]

۱۔ . . . . . . ابوحمزہ ثمالی ناقل ہیں کہ ایک شخص نے امام زین العابدین[ؑ] سے کہا کہ آپ نے جہاد کی مشقتوں سے دامن بچا کر حج کی راحتوں کو اپنا لیا ہے۔ ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ امام زین العابدین[ؑ] اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے، یہ سنتے ہی آپ اٹھ بیٹھے اور فرمایا: وائے ہو تجھ پر، کیا تو نے رسول خدا[ؐ] کا وہ ارشاد نہیں سنا ہے جسے آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر میدان عرفات میں غروب آفتاب کے قریب فرمایا ہے: اے بلال! لوگوں سے کہو خاموش ہو جائیں، جب لوگ خاموش ہو گئے تو آپ نے فرمایا: آج کے دن تمہارے پروردگار نے تم لوگوں پر احسان کیا ہے اور تمہارے نیکوکاروں کو بخش دیا ہے نیز تمہارے بدکاروں کی مغفرت کے لئے تمہارے نیکوکاروں کو شفیع قرار دیا ہے۔ پس یہاں سے کوچ کرو۔ ایسی حالت میں کہ خدا کی طرف سے بخشے جا چکے ہو۔

ثمالی کے علاوہ دوسرے راویوں نے اس جملہ کا اضافہ کیا ہے: "بجز اہل تبعات" (شاید جن لوگوں کی گردن پر حقوق العباد ہے) کیونکہ خداوند عالم، عادل ہے وہ قوی سے ضعیف کا حق دلوائے گا۔ جب شب جمعہ آئی تو اپنے پروردگار سے مناجات اور "اہل تبعات" کی مغفرت

کی دعا میں مشغول ہو گئے۔ چنانچہ جب خطبہ جمعہ کا وقت آیا تو آپ نے بلال سے فرمایا: لوگوں سے کہو خاموش ہو جائیں۔ جب لوگ خاموش ہو گئے تو آپ نے فرمایا: آج کے دن تمہارے رب نے تم پر احسان کرتے ہوئے تمہارے نیکوکاروں کو بخش دیا ہے اور تمہارے بدکاروں کے حق میں نیکوکاروں کو شفیع قرار دیا ہے۔ پس مغفرت الٰہی سے آراستہ ہو کر کوچ کرو۔ خداوند عالم نے اہل تبعات کو بھی بخشوانے کی ضمانت لے لی ہے ......

٢ـ الوسائل: محمدبن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن أحمدبن أبي نصر، عن بعض أصحابنا، عن أبي عبدالله(ع) قال: سأله رجل في المسجد الحرام من أعظم الناس وزراً؟ فقال: من يقف بهذين الموقفين عرفة والمزدلفة، وسعى بين هذين الجبلين، ثم طاف بهذا البيت وصلى خلف مقام إبراهيم ثم قال في نفسه وظن أن الله لم يغفر له فهو من أعظم الناس وزراً.[4] وأرسل الصدوق (ره) نحوه.[5]

٢- .... احمد بن ابی نصر بعض اصحاب کے واسطے سے امام صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے مسجد الحرام میں ایک شخص نے استفسار کیا کہ سب سے بڑا گنہگار کون شخص ہے؟ آپؑ نے فرمایا: جو عرفات و مشعر میں وقوف کرے، ان دونوں پہاڑوں (صفا و مروہ) کے درمیان سعی کرے، اس گھر (کعبہ) کا طواف کرے اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھے، پھر بھی یہ گمان کرے کہ خدا نے اسے نہیں بخشا ہے، وہ سب سے بڑا گنہگار ہے .....

٣ـ الوسائل: عن محمدبن يعقوب، عن عدة من أصحابنا، عن أحمدبن محمد، عن علي بن الحكم، عن سيف بن عميرة، عن عبد الأعلى قال: قال أبوعبدالله(ع) كان أبي(ع) يقول من أمّ هذا البيت حاجاً أو معتمراً مبرأ من الكبر رجع من ذنوبه كهيئة يوم ولدته أمه - (الحديث)[6] وأرسله الصدوق في الفقيه عن الصادق(ع)[7].

٣- .... عبدالاعلی راوی ہیں کہ امام صادقؑ کا ارشاد ہے کہ میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے، جو شخص، حج یا عمرہ کی نیت سے کبر سے عاری ہو کر اس گھر کا طواف کرے، وہ گناہوں سے اسی طرح پاک ہو جائے گا جیسے وہ بطن مادر سے پیدا ہوا تھا .....

٤ــ الوسائل: عن محمدبن يعقوب عنه ــعلي بن إبراهيم ــ، عن أبيه، عن النوفلي، عن السكوني، عن أبي عبدالله(ع) عن آبائه(ع) قال: قال رسول الله(ص): الحجة ثوابها الجنة والعمرة كفّارة لكل ذنب.[٨] ويأتي ما يدل عليه في الباب الآتي. وأرسله الصدوق(ره) عن النبي(ص) وأرسل (ره) عن الرضا(ع): أن العمرة إلى العمرة كفّارة ما بينهما.[٩]

۴- .... امام صادقؑ اپنے پدر بزرگوار سے نقل فرماتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: حج کا ثواب جنت ہے اور عمرہ، ہر گناہ کا کفارہ ہے....

٥ــ الوسائل: ثواب الأعمال. عن أبيه، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن النوفلي عن السكوني، عن أبي عبدالله(ع) قال: إن الله ليغفر للحاج ولأهل بيت الحاج ولعشيرة الحاج ولمن يستغفر له الحاج بقية ذي الحجة والمحرم وصفر وشهر ربيع الأول وعشر من شهر ربيع الآخر.[١٠]

۵- .... سکونی امام صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ: خداوند عالم حاجی کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ اسی طرح اس کے اہل وعیال، خاندان اور ہر اس شخص کے گناہوں سے درگذر کرتا ہے جن کے حق میں حاجی استغفار کرتا ہے۔ ماہ ذی الحجہ کے بقیہ ایام میں نیز ماہ محرم صفر، ربیع الاول اور ربیع الثانی کے دس دنوں میں ان سب کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔

٦ــ الكليني: علي عن أبيه و محمدبن اسماعيل، عن الفضل بن شاذان جميعاً، عن ابن أبي‌عمير، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبدالله(ع) قال: إذا أخذ الناس منازلهم بمنى نادى منادٍ لو تعلمون بفناء من حللتم لأيقنتم بالخلف بعد المغفرة.[١١] وروى نحوه بسند آخر.[١٢]

۶- .... معاویہ بن عمار کہتے ہیں کہ امام صادقؑ کا ارشاد ہے کہ جب لوگ منیٰ میں قیام کرتے ہیں تو ایک منادی ندا دیتا ہے: اگر تمہیں اپنے گناہوں کے محو ہو جانے کا علم ہو جائے تو تم مغفرت کے بعد مخالفت کا یقین کر لو گے۔

روایات اہل سنّت:

١ــ أخبرنا عبدالرزاق، عمن سمع قتادة يقول: حدثنا خلاس بن عمرو، عن عبادة بن الصامت قال: قال رسول الله(ص) يوم عرفة: أيها الناس؛ إن الله تطوّل عليكم في هذا اليوم فغفر لكم إلاّ التبعات فيما بينكم، ووهب مسيئكم لمحسنكم وأعطى محسنكم ما سأل اندفعوا بسم الله. فاذا كان بجمع قال: ان الله قد غفر لصالحكم وشفّع صالحكم في طالحكم تنزل المغفرة فتعمّهم.[١٣] (الحديث).

۱. ...... عبادہ بن صامت ناقل ہیں کہ رسولِ خداؐ نے عرفہ کے دن فرمایا: اے لوگو! خداوند عالم نے اس دن تمہارے اوپر احسان کیا ہے اور تم لوگوں کو بخش دیا ہے سوائے ان لوگوں کے جو تم میں "اہل تبعات" ہیں۔ خدا نے تمہارے اچھوں کی خاطر تمہارے بروں کو بخش دیا ہے تمہارے اچھوں نے جو کچھ مانگا خدا نے انھیں عطا کر دیا ہے۔ خدا کا نام لے کر کوچ کرو۔ جب جمعہ کا دن آیا تو آپ نے فرمایا: خداوند عالم نے تمہارے صالحین کو دامنِ مغفرت میں جگہ دی ہے اور انھیں تمہارے بدکاروں کے حق میں شفیع قرار دیا ہے۔ مغفرت نازل ہوئی اور اس نے سب کو اپنے دامن میں سمیٹ لیا ہے۔

۲ ـ عبدالرزاق: قال الأسلمي: وحدثني صفوان بن سليم، عن عطاء بن يسار قال: قال رسول الله(ص): من حجّ البيت فقضى مناسكه وسلم المسلمون من لسانه ويده غفر له ما تقدم من ذنبه.[۱۵] وحكاه في كنز العمال عن عبدبن حميد عن جابر.[۱۶]

۲. .... عطاء بن یسار راوی ہیں کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا: جس شخص نے حج بیت اللہ کیا، اس کے مناسک کو بجا لایا، اور مسلمان اس کے دست و زبان (کی اذیتوں) سے محفوظ ہو گئے تو اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۳ ـ عبدالرزاق، عن الثوري، عن منصور، عن جابر، عن أبي حازم، عن مولى الأنصار، عن أبي هريرة قال: سمعت رسول الله(ص) يقول: من حجّ هذا البيت فلم يرفث ولم يفسق كان كيوم ولدته أمه.[۱۷]

و روى ابن ماجة نحوه بسنده عن أبي هريرة[۱۸]، ورواه الدارمي عن الطيالسي، عن شعبة عن منصور، عن أبي حازم، عن أبي هريرة بزيادة (ولم يشفق)[۱۹] ورواه النسائي عن أبي عمار المروزي، عن الفضيل، عن منصور كالدارمي بدون زيادة (ولم يشفق)[۲۰] ونقله كنز العمال عن مسند أحمد[۲۱] ونحوه عن مسلم، عن الترمذي[۲۲] ورواه أحمد عن عبدالله، عن أبي، عن هشيم، عن سيار، عن أبي حازم مثله.[۲۳] ورواه البخاري عن آدم، عن شعبة، عن سيار مثله.[۲۴]

۳. .... ابوہریرہ کا بیان ہے کہ میں نے رسولِ خداؐ سے سنا ہے کہ جو شخص اس گھر کا حج کرے اور گندی باتیں نیز فسق نہ کرے تو وہ اس طرح (گناہوں سے پاک) ہو جائے گا جیسا اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

٤ ـ عبدالرزاق. عن الثوري، عن سمي، عن ذكوان، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله(ص): **الحجة المبرورة ليس لها جزاء إلاّ الجنة والعمرتان تكفّران ما بينهما.**[٢٥] وروى عبدالرزاق، عن عبدالله بن عمر، عن سمي، عن أبي صالح، عن أبي هريرة: **فضل الحج دون العمرتين.**[٢٦] وروى ابن ماجة نحوه بسنده، عن أبي صالح السمان، عن أبي هريرة[٢٧] ورواه الدارمي، عن سفيان، عن سمي، عن أبي صالح عن أبي هريرة.[٢٨] ورواه النسائي، عن الصفار البصري، عن سويد، عن زهير، عن سهيل، عن سمي مثلهم، وروى نحوه أيضاً مع تغيير في المتن[٢٩]. ورواه أيضاً عن قتيبة، عن مالك، عن سمي مثلهم وبتغيير بسيط في اللفظ.[٣٠] وروى كنز العمال نحوه.[٣١] وكذا عن ابن حبان في صحيحه.[٣٢]

٤۔ .... ابوہریرہ کی روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: حج مبرور کی جزا جنت کے سوا کچھ نہیں، اور دو عمرے درمیانی زمانہ کے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔

٥ ـ كنز العمال، عن مسدد، عن عمر قال: **يغفر للحاج ولمن استغفر له الحاج بقية ذي الحجة وصفر وعشراً من ربيع الأول**[٣٣]. وروى الحاكم في المستدرك، عن بكر بن محمد الصيرفي، عن جعفر بن محمد بن شاكر، عن الحسين بن محمد، عن شريك، عن منصور، عن أبي حازم، عن أبي هريرة، عن رسول الله(ص) قال: **اللهم اغفر للحاج ولمن استغفر له الحاج.** وقال هذا حديث صحيح على شرط مسلم.[٣٤]

٥۔ .... مسدد، عمر سے روایت کرتے ہیں: حاجی اور جس شخص کے لئے حاجی استغفار کرے، ان کو ذی الحجہ کے بقیہ ایام، ماہ صفر نیز ربیع الاول کے دس دنوں میں بخش دیا جائے گا ...... ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا خدایا! حاجی اور جس شخص کے لئے حاجی استغفار کرے انھیں، دامن مغفرت میں جگہ عطا فرما......

جسے مکہ آتے جاتے وقت موت آجائے

روایات اہل بیت:

١ـ محمد بن يعقوب ثقة الاسلام رحمه الله، عن محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن عيسى، عن زكريا المؤمن، عن شعيب العقرقوفي، عن أبي بصير عن أبي عبدالله(ع) قال: **الحاج والمعتمر في ضمان الله فإن مات متوجهاً غفر الله له ذنوبه، وإن مات محرماً بعثه الله ملبياً، وإن مات بأحد الحرمين بعثه الله من الآمنين، وإن مات منصرفاً غفر الله جميع ذنوبه** [٣٥].

۱- ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ابو بصیر ناقل ہیں کہ امام صادقؑ نے فرمایا: حج و عمرہ بجالانے والا خدا کی ضمانت میں ہے۔ اگر مکہ جاتے وقت اسے موت آجائے تو خدا اس کے گناہوں کو معاف کردے گا اور اگر حالت احرام میں موت آجائے تو خدا اس کو تلبیہ کہتے ہوئے محشور کرے گا۔ اور اگر حرمین میں سے کسی ایک جگہ پر وفات ہوجائے تو خدا اسے آمنین کی صف میں محشور کرے گا۔ اور اگر مکہ سے واپس آتے ہوئے انتقال ہوجائے تو خداوند عالم اس کے تمام گناہوں کو معاف کردے گا۔

٢ــ محمدبن يعقوب الكليني رحمه الله. عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن ابن سنان، عن أبي عبدالله(ع) قال: من مات في طريق مكة ذاهباً أو جائياً أمن من الفزع الأكبر يوم القيامة[٣٧]. وأرسل الصدوق (ره) نحوه.[٣٨]

٢- ۔۔۔۔۔۔۔۔ ابن سنان راوی ہیں کہ امام صادقؑ سے فرمایا: جو شخص مکہ آتے جاتے وقت مرجائے وہ قیامت کے دن "فزع اکبر" سے محفوظ رہے گا۔۔۔

روایات اہل سنت

١ــ كنز العمال. عن البيهقي في (شعب الإيمان)، عن عائشة وعن ابن عدي في الكامل، عن جابر كلاهما حديث واحد وهو: «من مات في طريق مكة لم يعرضه الله يوم القيامة ولم يحاسبه»[٣٩].

۱- ۔۔۔۔۔۔ جابر سے روایت ہے کہ جسے مکہ کے راستہ میں موت آجائے خداوند عالم اسے قیامت کے دن پیش کرے گا نہ اس سے حساب کتاب لے گا۔

٢ــ وفي حديث آخر. عن ابن مندة في (أخبار اصفهان)، عن ابن عمر: «من مات في طريق مكة في البدأة أوفي الرجعة وهويريد الحج أو العمرة لم يعرض له ولم يحاسب ودخل الجنة»[٤٠].

۲- ۔۔۔۔۔۔ ابن عمر کا بیان ہے کہ جسے مکہ کے راستہ میں آتے یا جاتے وقت موت آجائے اور وہ حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتا ہو تو خدا اسے میدان حشر میں پیش نہیں فرمائے گا، اور بلا حساب و کتاب داخل بہشت فرمائے گا۔

مصارف حج کے ثواب و فضائل

روایات اہل بیتؑ:

١ــ محمدبن الحسن الحر العاملي. عن (عقاب الأعمال) بإسناد ذكره في عيادة المريض، عن

رسول الله(ص) انه قال في خطبة: «وكان له عند الله بكل درهم ألف ألف درهم وبكل دينار ألف ألف دينار» الحديث[41]. ونحوه ماحكاه في (الوسائل) عن الكليني، عن الصادق(ع) انهم: «الحاج والمعتمر» يعوضون بالدرهم (ألف درهم) وقال: أن الشيخ نقله عن الكليني إلاّ أنه قال: (ألف ألف درهم) ولعله الأصوب مطابقة للرواية الأولى[42]. وكذا مطابقة لما رواه الصدوق مرسلاً؛ أن درهماً في الحج خير من ألف ألف درهم في غيره. وروى الصدوق مرسلتين؛ الاولى: انه أفضل من مائة ألف درهم ينفقها في حق. والثانية: أنه أفضل من ألفي ألف درهم.[43] وروى الكليني في حديث؛ أنه أفضل من ألفي ألف درهم فيا سواه من سبيل الله.[44]

۱۔ .... پیغمبر اسلام نے ایک خطبہ کے دوران فرمایا: خداوند عالم (حج کے لئے خرچ ہونے والے) ہر درہم کے بدلہ میں دس لاکھ درہم اور ہر دینار کے عوض میں دس لاکھ دینار دے گا۔

۲ـ الوسائل. عن محمد بن علي بن الحسين قال: قال رسول الله(ص): كل نعيم مسؤول عنه صاحبه إلاّ ما كان في غزو أو حج.[45] ومثله ما أسنده الصدوق (ره) عن ابن أبي يعفور، عن الصادق(ع) انه قال: قال رسول الله(ص) (في حديث): ويبغض الإسراف إلاّ في الحج والعمرة[46].

۲۔ .... صاحب نعمت سے ہر نعمت کے بارے میں سوال ہوگا مگر یہ کہ اس نے اسے جہاد یا حج کے لئے صرف کیا ہو ...... رسول خدا نے اس حدیث میں فرمایا ہے: اسراف بری چیز ہے لیکن حج و عمرہ میں کوئی حرج نہیں۔

روایات اہل سنت:

۱ـ حدثنا عبدالله. حدثني أبي، حدثنا بكر بن عيسى، حدثنا أبوعوانة، حدثنا عطاء بن السائب، عن أبي زهير، عن عبدالله بن بريدة، عن أبيه قال: قال رسول الله(ص): النفقة في الحج كالنفقة في سبيل الله سبعمائة ضعف[47]. ونقله في (كنز العمال) عنه وعن الضياء.[48] ونقل مثله بالمعنى عن سمويه، عن أنس.[49]. ونقل عن البيهقي في (شعب الايمان) في حديث: «ان الله يخلف عليهم (الحجاج والعمار) ما أنفقوا الدرهم ألف ألف درهم»[50].

۱۔ .... بریدہ ناقل ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا: راہ خدا میں خرچ ہونے والے مال کی طرح، حج میں صرف ہونے والے پیسوں کے بدلہ میں بھی سات سو گنا ملے گا.....

بیہقی نے ایک حدیث کے ضمن میں نقل کیا ہے کہ خداوند عالم، حج و عمرہ بجالانے والوں کو ہر درہم کے بدلہ میں دس لاکھ درہم دے گا۔

٢ـ البيهقي: حدثنا أبومحمد عبدالله بن يوسف الأصبهاني املاء، أنبأ أبوسعيد أحمد بن زياد البصري بمكة، حدثنا العباس بن محمد الدوري، حدثنا يحيى بن حماد، حدثنا أبوعوانه، عن عطاء بن السائب، عن أبي زهير الضبعي، عن عبدالله بن بريدة، عن أبيه بريدة الأسلمي قال: قال رسول الله(ص): **النفقة في الحج كالنفقة في سبيل الله عزّوجلّ سبعين ضعفاً**[51].

٢۔ . . . . بریدہ اسلمی رسول خداؐ سے نقل کرتے ہیں کہ: راہ خدا میں صرف ہونے والے مال کی طرح حج کے مصارف کا بدلہ بھی ستّر گنا ہے۔

٣ـ كنز العمال. عن الديلمي، عن علي(ع) قال: وقف رسول الله(ص) بعرفة والناس مقبلون وهو يقول: **مرحباً بوفد الله الذين إذا سألوا الله أعطاهم واستجاب دعاءهم ويضاعف للرجل الواحد من نفقة الدرهم الواحد ألف ألف ضعف**[52]

٣۔ . . . . علیؑ کا بیان ہے کہ رسولؐ خدا عرفہ کے دن کھڑے ہوئے اور لوگوں کا رخ آپ کی طرف تھا۔ آپ فرمارہے تھے: کیا کہنا خدا کے ان نمائندوں کا جنھوں نے خدا سے جو کچھ مانگا مل گیا اور خداوند عالم نے ان کی دعاؤں کو قبول کیا۔ ایک شخص کو ایک درہم کے بدلہ میں دس لاکھ گنا ملے گا۔

حج، فقر اور گناہوں کو دور کرتا ہے۔

روایات اہل بیتؑ:

١ـ الوسائل. عن محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن حماد بن عيسى، عن يحيى بن عمرو بن كليع، عن إسحاق بن عمار قال: قلت لأبي عبدالله(ع): إني قد وطنت نفسي على لزوم الحج كل عام بنفسي أو برجل من أهل بيتي بمالي. فقال: **وقد عزمت على ذلك**. قال: فقلت: نعم. قال(ع): **فان فعلت فأيقن بكثرة المال أو أبشر بكثرة المال والبنين**[53]. ورواه المجلسي، عن الصدوق في (ثواب الأعمال) عن ابن الوليد، عن الصفار، عن ابن معروف، عن ابن مهزيار، عن حماد بن عيسى مثله.[54] ورواه الصدوق(ره) عن اسحاق بن عمار عن الصادق(ع)[55].

۱۔ .... اسحاق بن عمار کہتے ہیں، میں نے امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے یہ طے کیا ہے کہ ہر سال خود حج کرنے جاؤں یا اپنے خاندان میں سے کسی کو اپنے خرچ پر حج کے لئے بھیجوں۔ امامؑ نے فرمایا: کیا تم نے اس کا عزم کر لیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! امام نے فرمایا: اگر تم نے ایسا کیا تو پھر مال میں اضافہ کا یقین رکھو، یا مال و اولاد، دونوں میں اضافہ کی خوشخبری سنو........

٢ـ الوسائل. محمد بن يعقوب عنه ـ محمد بن يحيى ـ عن أحمد بن محمد بن الحسين [عن] وعلان، عن عبدالله بن المغيرة عن ابن [أبي] الطيار قال: قال أبو عبدالله(ع): حججٌ تترى وعمر تسعى بدفعن عيلة الفقر وميتة السوء[٥٦].

۲......... ابن ابو طیار ناقل ہیں کہ امام صادقؑ نے فرمایا: پے در پے حج وعمرہ فقر وغربت، نیز گناہوں اور برائیوں کو دور کرتا ہے۔

٣ـ الوسائل. عن محمد بن الحسن عنه ـ لعله الحسين بن سعيد ـ عن ابن بنت الياس، عن الرضا(ع) قال: إن الحج والعمرة ينفيان الفقر والذنوب كما ينفي الكير الخبث من الحديد[٥٧]. ورواه المجلسي، عن العياشي، عن عبدالله، عن معاوية بن عمار، عن الصادق(ع).[٥٨] وأرسله الصدوق(ره) عن النبي(ص)[٥٩]. ورواه الكليني عن علي بن ابراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن ابي محمد الفراء، عن جعفر بن محمد(ع). ولكنه بلفظ: «تابعوا بين الحج... الحديث»[٦٠].

۳.............. ابن بنت الیاس کی روایت ہے کہ امام رضاؑ نے فرمایا: حج وعمرہ، فقر اور گناہوں کو محو کرتے ہیں جس طرح بھٹی، لوہے کے زنگ کو برطرف کرتی

٤ـ المجلسي. عن البرقي في المحاسن، عن النوفلي، عن السكوني، عن أبي عبدالله، عن آبائه(ع) قال: قال رسول الله(ص): سافروا تصحّوا، وجاهدوا تغنموا، وحجّوا تستغنوا[٦١].

۴......... سکونی امام صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: سفر کرو، صحت بنے گی، جہاد کرو، مال غنیمت ہاتھ آئے گا، حج کرو، غنی بن جاؤگے

روایات اہل سنت:

١ـ عبدالرزاق. عن الأسلمي، عن أبي الحويرث، عن عامر بن عبدالله بن الزبير قال: قال رسول الله(ص): حجج تترى وعمر نسقا تدفع ميتة السوء وعيلة الفقر[٦٢]. وحكاه في كنز العمال عن الديلمي عن عائشة[٦٣].

۱......... عامر بن عبداللہ بن زبیر ناقل ہیں کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: پے در پے حج وعمرہ، گناہ اور فقر کو برطرف کرتا ہے.......

٢ــ عبدالرزاق. عن الأسلمي، عن صفوان بن سليم قال: قال رسول الله(ص): حجّوا تستغنوا. (الحديث)[٦٤]. وحكى (كنز العمال) عن عبدالرزاق هذا الحديث وفيه: سافروا تصحّوا[٦٥].

٢. . . . اصفوان بن سلیم راوی ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا: حج کرو مالدار ہو جاؤ گے . . .

٣ــ ابن ماجة. حدثنا أبوبكربن أبي شيبة، حدثنا سفيان بن عيينة، عن عاصم بن عبيدالله، عن عبدالله بن عامر، عن أبيه، عن عمر، عن النبي(ص) قال: تابعوابين الحج والعمرة فإن المتابعة بينهما تنفي الفقر والذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد.[٦٦] ورواه النسائي، عن أبي داود، عن عتاب، عن عزرة، عن ابن دينار، عن ابن عباس. وروى أيضاً نحوه بتغيير وزيادة عن ابن أيوب، عن أبي خالد، عن عمروبن قيس، عن عاصم، عن شقيق، عن عبدالله، عن النبي(ص)[٦٧]. ورواه (كنز العمال بلفظ): «أديموا الحج... إلخ». عن الدارقطني والطبراني في الأوسط[٦٨]. ورواه أحمد، عن عبدالله، عن أبي، عن سفيان مثله[٦٩]. ورواه أيضاً، عن عبدالله، عن أبي، عن أبي خالد مثل النسائي.[٧٠] ورواه أيضاً عن عبدالله، عن أبي، عن عبدالرزاق، عن جريج، عن عاصم مثله[٧١].

٣. . . . . . . عمر سے روایت ہے کہ پیغمبرؐ نے فرمایا: حج وعمرہ کو پیہم بجالاؤ، کیونکہ انہیں پے در پے بجالانے سے غربت وگناہ اس طرح برطرف ہوتے ہیں جیسے بھٹّی، لوہے کے زنگ کو برطرف کر دیتی ہے . . . .

حج سے قرض ادا ہوتا ہے۔

روایت اہل بیتؑ

١ــ الوسائل. محمدبن الحسن بإسناده عن أحمدبن محمدبن عيسى، عن محمدبن أبي‌عمير، عن معاويه بن وهب، عن غير واحد قال: قلت لأبي عبدالله(ع): إني رجل ذودين أفأتدين وأحج؟ فقال: نعم هو أقضى للدين[٧٢]. وروى الصدوق نحوه مرسلاً عن الصادق عليه السلام[٧٣].

١ــ . . . . معاویہ بن وہب کا بیان ہے کہ ایک شخص نے امام صادقؑ کی خدمت میں عرض کیا: میں مقروض ہوں، قرضہ چکاؤں یا حج کروں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! حج قرض کو ادا کروا دیتا ہے۔

روایت اہل سنّت:

١ــ كنز العمال. عن أبي نعيم عن أنس: من حجّ وعليه دين قضى الله عنه[٧٤].

۱۔ . . . . انس سے روایت ہے کہ: اگر مقروض شخص، حج کرے تو خدا اسے قرض سے نجات دلا دے گا۔

حج، ضعیفوں کا جہاد ہے۔

روایات اہل بیتؑ:

۱ــ الوسائل. عن محمدبن الحسن باسناده، عن الحسين بن سعيد، عن صفوان بن يحيى والقاسم بن محمد وفضالة بن أيوب جميعاً، عن الكناني قال: سمعت أبا عبدالله(ع) يذكر الحج فقال: قال رسول الله(ص): هو أحد الجهادين وهو جهاد الضعفاء ونحن الضعفاء[۷۵]. ورواه المجلسي، عن العياشي، عن الكاهلي، عن الصادق(ع). في حديث.[۷۶] ورواه المجلسي، عن العلل بسنده، عن صفوان وفضالة، عن القاسم بن محمد، عن الكاهلي مثل العياشي[۷۷].

۱۔ . . . . کنانی کہتے ہیں، میں نے سنا کہ حضرت امام صادقؑ حج کا تذکرہ فرما رہے ہیں، چنانچہ آپ نے فرمایا کہ رسول خداؐ کا ارشاد ہے کہ: حج دو جہادوں میں سے ایک جہاد ہے، حج ضعیفوں کا جہاد ہے، اور ہم ضعیف ہیں . . . .

۲ــ محمدبن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي‌عمير، عن جندب، عن أبي عبدالله قال: قال رسول الله(ص): الحج جهاد الضعيف. ثم وضع أبوعبدالله(ع) يده في صدر نفسه وقال: نحن الضعفاء ونحن الضعفاء[۷۸] وأرسله الصدوق (ره) عن الصادق(ع)[۷۹].

و روى في البحارعن الخصال الاربعمائة، قال أمير المؤمنين: الحجّ جهاد كل ضعيف[۸۰].

۲۔ . . . . جندب، امام صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا حج ضعیفوں کا جہاد ہے۔ یہ کہہ کر امام صادقؑ نے اپنا ہاتھ اپنے سینہ پر رکھا اور فرمایا: ہم ہی ضعیف . . . . . . بحارالانوار میں ہے کہ امیرالمومنینؑ نے فرمایا: حج ہر ضعیف کا جہاد ہے۔

روایات اہل سنّت:

۱ــ عبدالرزاق. عن الثوري، عن معاوية بن اسحاق، عن عباية بن رفاعة، عن علي بن الحسين قال: سأل رجل النبي(ص) عن الجهاد فقال: ألا أدلك على جهاد لاشوكة معه؟ الحج[۸۱]. وروى كنزالعمال نحوه بتغيير في المتن.[۸۲].

۱۔ . . . . عبایۃ بن رفاعۃ، علی بن الحسینؑ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے پیغمبرؐ سے جہاد کے متعلق دریافت کیا، حضرتؐ نے فرمایا: میں تمہیں ایک ایسے جہاد کی طرف رہنمائی کرتا ہوں جس میں تکلیف واذیت نہیں ہے، وہ جہاد، حج ہے . . . . .

۲ـ عبدالرزاق. عن معمر، عن عبدالكريم الجزري قال: جاء رجل الى النبي(ص) فقال: إني رجل جبان لا أطيق لقاء العدو! قال: أفلا أدلك على جهاد لاقتال فيه. قال: بلى يا رسول الله. قال: عليك بالحج والعمرة [۸۳].

و روى عبدالرزاق بسنده عن عمر: (الحج أحد الجهادين) ج ٥ ص ٧.

۲۔ . . . . عبدالکریم الجزری کہتے ہیں کہ ایک شخص نے پیغمبرؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں بزدل ہوں، مجھ میں دشمن سے مقابلہ کی ہمت نہیں ہے، حضرتؐ نے فرمایا: میں تمہیں ایک ایسا جہاد بتاؤں، جس میں مار کاٹ نہیں ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں، یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا: تم حج اور عمرہ بجالاؤ۔

عبدالرزاق نے عمر سے روایت کی ہے کہ: حج دو جہادوں میں سے ایک جہاد ہے۔

۳ـ حدثنا أبوبكربن أبي شيبة، حدثنا وكيع، عن القاسم بن الفضل الحدّاني، عن أبي جعفر، عن أم سلمة قالت: قال رسول الله(ص): الحج جهاد كل ضعيف [۸۴] وبنحو هذا المعنى وزيادة ما رواه النسائي بسنده عن أبي سلمة. [۸۵] وموجود في «نهج البلاغة» كما نقله عدة، فراجع ج ١ ص ٢١ والقائل هو علي نفسه دون أن ينقل عن النبي(ص).

۳۔ . . . . ام سلمہ نقل ہیں کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: حج ہر ضعیف کا جہاد ہے . . .

حاجی کو سلام کرنا مستحب ہے۔

روایت اہل بیتؑ:

۱ـ محمدبن يعقوب. عن الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن علي بن أسباط، عن سليمان الجعفري، عمن رواه عن أبي عبدالله(ع) قال: كان علي بن الحسين(ع) يقول: «بادروا بالسلام على الحاج والمعتمر ومصافحتهم من قبل أن تخالطهم الذنوب [۸۶]. وأرسل الصدوق (ره) عن

علي بن الحسين(ع) قوله: يا معشر من لم يحج استبشروا بالحاج إذا قدموا فصافحوهم وعظموهم فإن ذلك يجب عليكم تشاركوهم في الأجر. كما أرسل الحديث الأول عن السجاد(ع) لكنه قال: «والمعتمرين» بدل «المعتمر»[۸۷]. وروى الكليني رحمه الله مرسلة الصدوق (ره) عن علي بن الحسين عليه السلام.[۸۸]

۱۔ . . . . امام زین العابدین فرمایا کرتے تھے: حج و عمرہ بجا لانے والوں کو سلام کرنے میں سبقت کرو، اور قبل اس کے کہ وہ گناہوں سے آلودہ ہوں ان سے مصافحہ کرو۔ صدوق نے امام سجادؑ سے ایک مرسلہ روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اے حج بجا نہ لانے والو! میں تمہیں حاجیوں کے سلسلہ میں بشارت دیتا ہوں، جب وہ واپس آئیں تو ان سے مصافحہ کرو، ان کی تعظیم بجا لاؤ کیونکہ یہ تم پر واجب ہے اور تمہیں ان کے اجر میں شریک کر دے گا . . . .

روایت اہل سنت

۱۔ حدثنا عبدالله، حدثنا أبي، حدثنا عفان، حدثنا محمد بن الحرث الحارثي، حدثنا محمد بن عبدالرحمن بن البيلماني، عن أبيه، عن عبدالله بن عمر قال: قال رسول الله(ص): إذا لقيت الحاج فسلم عليه وصافحه ومره أن يستغفر لك قبل أن يدخل بيته فإنه مغفور له.[۸۸]

و رواه مرة ثانية، عن أبيه بنفس السند مع تغيير (الخراني) بدل (الحارثي).[۸۹]

۱۔ . . . . عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا: جب کسی حاجی سے ملاقات کرو تو اسے سلام کرو۔ اس سے مصافحہ کرو اور اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو، اس سے درخواست کرو کہ وہ تمہاری مغفرت کے لئے دعا کرے۔ کیونکہ وہ خداوند عالم کی طرف سے بخشا ہوا اور گناہوں سے پاک ہے۔

مقدمات حج میں بھی ثواب ہے۔

حج او عمرہ بجا لانے والا اللہ کا نمائندہ ہے۔

روایات اہل بیتؑ:

۱۔ الوسائل: عن أحمد بن أبي عبدالله البرقي في (المحاسن)، عن يحيى بن ابراهيم، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبدالله(ع) قال: قال أبوجعفر(ع): ان العبد المؤمن إذا أخذ في جهازه لم يرفع قدماً إلاّ كتب الله بها حسنة حتى إذا استقل لم يرفع بعيره خفاً ولم يضع خفاً إلاّ كتب الله له بها حسنة (الحديث)[۹۰].

وفي رواية أخرى؛ عن سعد الاسكافي، عن أبي جعفر(ع): أن في الخطوة عشر حسنات وتمحي عشر سيئات. و مثله في وضع خف الراحلة ورفعه.[٩١] ويأتي مثله في باب استحباب الحج ماشياً. ورواه المجلسي، عن البرقي مثله[٩٢]. ومثله أيضاً ما ذكره في البحار، عن ثواب الأعمال. ورواه الكليني، عن عدة من أصحابنا، عن أحمدبن محمد، عن علي بن الحكم، عن أبي أيوب، عن سعد الاسكافي.[٩٣]

۱۔ . . . . معاویہ بن عمار امام صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا: بندۂ مومن جب سامان سفر فراہم کرنا شروع کرتا ہے تو اس کے ہر ہر قدم کے بدلہ میں خدا نیکیاں لکھتا ہے اور جب وہ سفر پر نکل پڑتا ہے تو اس کی سواری کے ہر قدم اٹھانے اور ہر قدم رکھنے پر خداوند عالم اس کے حق میں نیکیاں لکھتا ہے۔

. . . . ایک دوسری روایت میں ہے کہ ہر ہر قدم پر دس نیکیوں کا اضافہ ہوتا ہے اور دس برائیاں محو ہوتی ہیں . . . .

٢ـ البحار، عن آمالي الصدوق، عن الحسين بن علي بن أحمد الصايغ، عن أحمد الهمداني، عن جعفر بن عبدالله، عن ابن محبوب، عن ابن رئاب، عن محمدبن قيس، عن أبي جعفر محمدبن علي الباقر(ع) قال: «صلى رسول الله(ص) ذات يوم بأصحابه الفجر، ثم جلس معهم يحدثهم حتى طلعت الشمس فجعل الرجل يقوم بعد الرجل حتى لم يبق معه إلاّ رجلان أنصاري وثقفي فقال لهما رسول الله(ص): قد علمت أن لكما حاجة تريدان تسألاني عنها فإن شئتما أخبرتكما بحاجتكما قبل أن تسألاني وان شئتما فاسألاني. قالا: بل تخبرناأنت يا رسول الله(ص) فإن ذلك أجلى للعمى وأبعد من الارتياب وأثبت للايمان. فقال رسول الله(ص): أما أنت يا أخا الأنصار فإنك من قوم يؤثرون على أنفسهم. وأنت قروي وهذا الثقفي بدوي أفتؤثره بالمسألة. فقال: نعم. فقال رسول الله(ص): أما أنت يا أخا ثقيف فإنك جئت تسألني عن وضوئك وصلاتك. (الى ان قال) وأما أنت يا أخا الأنصار فإنك جئت تسألني عن حجك وعمرتك ومالك فيهما من الثواب. فاعلم أنك إذا أنت توجهت الى سبيل الحج ثم ركبت راحلتك ومضت بك راحلتك، لم تضع راحلتك خفاً ولم ترفع خفاً إلاّ كتب الله لك حسنة ومحا عنك سيئة » الحديث. ونحوه مارواه عن العياشي عنه(ع)[٩٤]. ورواه الصدوق في الفقيه بسنده عن الحسن بن محبوب.[٩٥] ونحوه ما رواه ثقة الاسلام الكليني(ره)، عن ابن ابراهيم، عن أبيه و محمدبن اسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن ابن أبي عمير، عن ابن عمار، عن أبي عبدالله عليه السلام[٩٦].

۲۔ . . . . محمد بن قیس راوی ہیں کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا: رسول خداؐ نے ایک دن نماز صبح اپنے اصحاب کے ساتھ پڑھی، اس کے بعد حضرت ان سے گفتگو میں محو

ہو گئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ چنانچہ یکے بعد دیگرے لوگ وہاں سے اٹھنے لگے۔ ایک انصاری اور ایک ثقفی کے سوا پیغمبرؐ کے پاس کوئی باقی نہ رہا۔ حضرتؐ نے ان دونوں سے فرمایا کہ مجھے علم ہے کہ تم دونوں مجھ سے کچھ دریافت کرنا چاہتے ہو اگر کہو تو میں تمھارے سوال کرنے سے پہلے تمھارے استفسار کو بتا دوں اور دل چاہے تو تم لوگ خود ہی اپنا سوال پیش کرو۔ ان دونوں نے عرض کی، نہیں یا رسول اللہ، آپ ہی بیان فرمائیں کیونکہ اس سے تاریکی اور بھی زیادہ چھٹ جائے گی، شکوک و شبہات مزید دور ہو جائیں گے اور ایمان دوچنداں ہو جائے گا۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: تم اے برادر انصار! تم ان لوگوں میں سے ہو جو اپنے نفوس پر ایثار کرتے ہیں تم آبادی نشیں ہو اور یہ ثقفی صحرا نشیں ہے، کیا تم اس مسئلہ میں ایثار کرو گے؟ انصاری نے جواب دیا، ہاں یا رسول اللہؐ، چنانچہ رسولؐ خدا نے فرمایا: اے برادر ثقفی تم اپنی نماز اور وضو کے متعلق مجھ سے دریافت کرنے آئے ہو۔ (یہاں تک کہ فرمایا) اور اے برادر انصار، تم اپنے حج و عمرہ اور اس کے ثواب کے متعلق جاننا چاہتے ہو تو سنو، جب تم نے حج کا قصد کیا، اپنی سواری پر سوار ہوئے اور تمھاری سواری تمھیں لے کر چلی تو اس کے ہر قدم اٹھانے اور ہر قدم رکھنے پر خداوند عالم تمھارے حق میں نیکی لکھتا ہے اور تمھارے گناہ کو محو کرتا ہے...

۳ــ محمدبن يعقوب، عن محمدبن يحيى، عن محمدبن أحمد، عن محمدبن عيسى، عن زكريا المؤمن، عن ابراهيم بن صالح، عن رجل من أصحابنا، عن أبي عبدالله(ع) قال: «الحاج والمعتمر وفد الله إن سألوه أعطاهم وإن دعوه أجابهم...» (الحديث)[۹۷]. ورواه المجلسي عن (عدة الداعي) قال: قال الباقر(ع). الحديث[۹۸].

۳۔ . . . . ابراہیم بن صالح سے روایت ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا: حج و عمرہ بجالانے والے خدا کے نمائندے ہیں، جو کچھ وہ مانگتے ہیں خدا انھیں عطا کرتا ہے اور جب وہ اسے پکارتے ہیں تو خدا انھیں جواب دیتا ہے۔ . . . . .

٤ــ وفي البحار، عن الخصال قال: قال(ع): الحاج والمعتمر وفد الله وحق على الله تعالى أن يكرم وفده ويحبوه بالمغفرة[۹۹].

۴۔ . . . . ارشاد معصومؑ ہے کہ حج و عمرہ بجالانے والے خدا کے وفد ہیں اور خدا پر

حق ہے کہ وہ اپنے وفد کا اکرام کرے اور عفو و مغفرت کے ذریعہ ان سے محبت کرے۔

روایات اہل سنت :

۱ـ عبد الرزاق، عن ابن مجاهد، عن أبيه، عن ابن عمر قال: جاء رجلان الى رسول الله(ص) أحدهما من الأنصار والآخر من ثقيف فسبقه الأنصاري فقال النبي(ص) للثقفي: يا أخا ثقيف سبقك الأنصاري، فقال الأنصاري: أنا أبدئه يا رسول الله(ص). فقال النبي(ص): يا أخا ثقيف سل عن حاجتك وان شئت أنا أخبرتك بما جئت تسأل عنه. قال: فذاك أعجب إليّ أن تفعل. قال: فانك جئت تسأل عن صلاتك وعن ركوعك وعن سجودك وعن صيامك وتقول ماذا لي فيه (الى أن قال:) ثم أقبل على الأنصاري فقال: سل عن حاجتك وان شئت أخبرتك. قال: فذاك أعجب إليّ. قال: فإنك جئت تسألني عن خروجك من بيتك تؤم البيت الحرام فتقول ماذا لي فيه، وجئت تسأل عن وقوفك بعرفة وتقول ماذا لي فيه، وعن رميك الجمار وتقول ماذا لي فيه. قال: اي والذي بعثك بالحق. قال: فأما خروجك من بيتك تؤم البيت الحرام فإن لك بكل وطأة تطأها راحلتك يكتب الله لك حسنة ويمحو عنك سيئة (الحديث). وبقية الحديث فيه وضع أوتحريف فراجع.[۱۰۰] وروى (كنز العمال) نحوه عن البيهقي في (شعب الايمان)[۱۰۱]. وفي هذا المعنى روايات كثيرة[۱۰۲].

۱۔ . . . . ابن عمر کہتے ہیں کہ دو شخص رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں ایک کا تعلق انصار سے تھا اور دوسرے کا ثقیف سے۔ پیغمبرؐ نے ثقفی سے فرمایا اے برادر ثقیف یہ انصاری تم سے پہلے آیا ہے۔ انصاری نے کہا: یا رسولؐ اللہ! میں اسے مقدم کرتا ہوں۔ چنانچہ رسولؐ خدا نے فرمایا اے برادر ثقیف تم اپنے سوال کو بیان کرو، اور اگر چاہو تو میں خود ہی بیان کر دوں؟ اس نے کہا یہ میرے لئے زیادہ تعجب خیز ہوگا۔ حضرت نے فرمایا: تم اپنی نماز، رکوع، سجود اور اپنے روزے کے بارے میں دریافت کرنے آئے ہو، اور یہ جاننا چاہتے ہو کہ تمھیں اس کے بدلہ میں کیا ملے گا۔ (یہاں تک کہ) پھر انصاری کی طرف رخ کیا اور فرمایا: اب تم اپنے سوالات پیش کرو اور اگر چاہو تو میں خود ہی بیان کر دوں؟ اس نے عرض کیا یہ میرے لئے زیادہ باعث تعجب ہوگا۔ حضرت نے فرمایا تم یہ پوچھنے آئے ہو کہ جب تم خانۂ خدا کے ارادہ سے گھر سے نکلتے ہو تو تمھیں اس میں کتنا ثواب ملے گا؟ تم یہ جاننا چاہتے ہو کہ تمھیں وقوف عرفہ اور رمی جمرہ کے بدلہ میں کتنا اجر ملے گا؟ اس نے کہا

قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے، ہاں میرے یہی سوالات تھے۔ حضرتؑ نے فرمایا: جب تم خانۂ خدا کی زیارت کے قصد سے نکلتے ہو تو خدا تمھاری سواری کے ہر ہر قدم کے عوض میں تمہارے حق میں نیکی لکھتا ہے اور گناہ کو محو کرتا ہے . . . . . .

۲ــ أبو عبدالله. حدثنا أبوالعباس محمدبن يعقوب، حدثنا ابراهيم بن منقذ بن عبدالله الخولاني، حدثنا عبدالله بن وهب، أخبرني مخرمة بن بكير، عن أبيه قال. سمعت سهيل بن أبي صالح يقول: سمعت أبي يقول؛ أبا هريرة يقول: قال رسول الله(ص): وفد الله ثلاثة: الغازي، والحاج، والمعتمر[١٠٣]. ورواه النسائي عن عيسى بن ابراهيم بن مثرود، عن ابن وهب مثله.[١٠٤] ورواه في كنز العمال، عن ابن زنجويه، عن ابن عمر. بزيادة وتقديم وتأخير[١٠٥].

۲۔ . . . . ابوہریرہ کی روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: خدا کے وفد تین ہیں، غازی، حاجی اور عمرہ بجالانے والے . . . . .

۳ــ ابن ماجة. حدثنا إبراهيم بن المنذر الحزامي، حدثنا صالح بن عبدالله بن صالح مولى بني عامر، حدثني يعقوب بن يحيى بن عباد بن عبدالله بن الزبير، عن أبي صالح السمان، عن أبي هريرة، عن رسول الله(ص) أنه قال: «الحجاج والعمّار وفد الله إن دعوه أجابهم وإن استغفروه غفر لهم»[١٠٦]. وحكى نحوه (كنز العمال) عن ابن ماجة بدون (العمار) بل فيه (الحاج والغازي. الحديث). وحكى نحوه أيضاً، عن البزار، عن جابر ونحوه، عن البيهقي في (شعب الايمان) وكذا عن غيره.[١٠٧]

۳۔ . . . . ابوہریرہ راوی ہیں کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: حج و عمرہ بجالانے والے خدا کے وفد ہیں، اگر وہ اسے پکارتے ہیں تو وہ انھیں جواب دیتا ہے۔ اگر وہ استغفار کرتے ہیں تو وہ انھیں بخش دیتا ہے . . . .

تلبیہ کہنے والوں کے ساتھ ہر چیز تلبیہ کہتی ہے۔

روایت اہل بیتؑ:

۱ــ محمدبن علي بن الحسين بن بابويه القمي الصدوق (ره) قال: قال أمير المؤمنين(ع): ما من مهل يهل بالتلبية إلاّ أهل من عن يمينه من شيء إلى مقطع التراب، ومن عن يساره الى مقطع التراب. الحديث[١٠٨].

۱۔ . . . . امیرالمومنینؑ کا ارشاد ہے: کوئی شخص تلبیہ نہیں کہتا مگر یہ کہ اس کے دائیں بائیں موجود ہر چیز تلبیہ کہتی ہے۔

روایت اہل سنت

۱ــ كنز العمال. عن أبي الشيخ، عن ابن عمر، عن رسول الله(ص) قال: والذي نفس أبي القاسم بيده؛ **ماهلّ مهلل ولا كبّر مكبّر على شرف من الأرض إلاّ أهل ما بين يديه وكبّر مابين يديه بتكبيره وتهليله حتى ينقطع التراب**[109] و روى الحاكم، عن أبي علي الحسين بن علي، عن ابن ادريس، عن ابن أبي شيبة، عن ابن حميد، عن ابن غزية، عن أبي حازم، عن سهل بن سعد، قال: قال رسول الله(ص): **ما من مؤمن يلبّي إلاّ لبّى ما عن يمينه وعن شماله من شجر وحجر حتى تنقطع الأرض من ها هنا وها هنا عن يمينه وعن شماله.** وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه.[110] وأخرجه ابن ماجة بتغيير في اللفظ، عن هشام بن عمار، عن اسماعيل بن عياش، عن ابن غزية الأنصارى مثل الحاكم[111] ●

۱۔ . . . . ابن عمر کا بیان ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں ابوالقاسم (محمدؐ) کی جان ہے۔ روئے زمین پر کوئی شخص تہلیل و تکبیر نہیں کہتا مگر یہ کہ اس کے آس پاس کی تمام چیزیں تہلیل و تکبیر کی صدائیں بلند کرنے لگتی ہیں۔

حاشیہ:

۱ــ الظاهر انهم من عليهم حقوق للناس بقرينة قوله: (فان الله عدل... إلخ).
۲ــ الوسائل، ج ۸ ص ٦٥. الكافي، ج ٤ ص ۲۵۸.
۳ــ البحار، ج ٩٦ ص ۲۵.
٤ــ الوسائل، ج ۸ ص ٦٦.
۵ــ الفقيه، ج ۲ ص ۱۳۷.
٦ــ الوسائل، ج ۸ ص ٦٤. والكافي، ج ٤ ص ۲۵۲.
۷ــ الفقيه، ج ۲ ص ۱۳۳ ح ۵۵۹.
۸ــ الوسائل، ج ۸ ص ٦٦. والكافي ج ٤ ص ۲۵۳.

٩ــ الفقيه، ج ٢ ص ١٤٢ ح ٦١٩ و ٦٢٠.

١٠ــ الوسائل، ح ٨ ص ٧١.

١١ــ الكافي، ج ٤ ص ٢٥٦ــ٢٥٧.

١٢ــ الكافي، ج ٤ ص ٢٥٦.

١٣ــ مصنف عبد الرزاق، ج ٥ ص ١٧.

١٤ــ مصنف عبد الرزاق، ج ٥ ص ١٠.

١٥ــ المصنف، ج ٥ ص ١١.

١٦ــ كنز العمال، ج ٥ ص ٨ ح (١١٨١٠).

١٧ــ المصنف، ج ٥ ص ٤.

١٨ــ سنن ابن ماجة، ج ٢ ص ٩٦٤.

١٩ــ سنن الدارمي، ج ٢ ص ٣١.

٢٠ــ سنن النسائي، ج ٣ ص ١١٤.

٢١ــ كنز العمال، ج ٥ ص ٧ خ (١١٨٠٨).

٢٢ــ كنز العمال، ج ٥ ص ١٢ ح (١١٨٢٩) وح (١١٨٣٢).

٢٣ــ مسند أحمد، ج ٥ ص ٢٢٩. وبسند آخر عن أبي حازم ص ٤١٠. وبسند ثالث عنه أيضاً ص ٤٨٤. وعن عبدالله، عن أبي، عن جرير، عن منصور، عن أبي حازم ص ٤٩٤. و بتغيير في اللفظ ص ٢٤٨.

٢٤ــ البخاري في فتح الباري، ج ٣ ص ٢٩٨.

٢٥ــ المصنف، ج ٥ ص ٣.

٢٦ــ المصنف، ج ٥ ص ٤.

٢٧ــ سنن ابن ماجة، ج ٢ ص ٩٦٤.

٢٨ــ سنن الدارمي، ج ٢ ص ٣١.

٢٩ــ سنن النسائي، ج ٣ ص ١١٢.

٣٠ــ المصدر السابق، ج ٣ ص ١١٥.

٣١ــ كنز العمال، ج ٥ ص ٤ ح (١١٧٨٥).

٣٢ــ كنز العمال، ج ٥ ص ١٣ ح (١١٨٣٥).

٣٣ــ كنز العمال، ج ٥ ص ١٣٧.

٣٤ــ المستدرك، ج ١ ص ٤٤١.

٣٥ــ كنز العمال، ج ٥ ص ١٤٢ ح (١٢٣٩٥).

٣٦ــ الكافي، ج ٤ ص ٢٥٦.

٣٧ــ الكافي، ج ٤ ص ٢٦٣.

٣٨ــ الفقيه، ج ٢ ص ١٤٧.

٣٩ــ كنز العمال، ج ٥ ص ١٦ ح (١١٨٤٩).

٤٠ــ كنز العمال، ج ٥ ص ١٦ ح (١١٨٥٠).

٤١ــ الوسائل، ج ٨ ص ٧٢.

٤٢ــ الوسائل، ج ٨ ص ٦٨.

٤٣ــ الفقيه، ج ٢ ص ١٤٥.

٤٤ــ الكافي، ج ٤ ص ٢٦٠.

٤٥ــ الوسائل، ج ٨ ص ٧٠.

٤٦ــ الوسائل، ج ٨ ص ١٠٦.

٤٧ــ مسند أحمد، ج ٥ ص ٣٥٤ــ٣٥٥.

٤٨ــ كنز العمال، ج ٥ ص ١٠.

٤٩ــ كنز العمال، ج ٥ ص ٤ .

٥٠ــ كنز العمال، ج ٥ ص ٨ــ٩.

٥١ــ البيهقي، ج ٤ ص ٣٣٢.

٥٢ــ كنز العمال، ج ٥ ص ١٤١.

٥٣ــ الوسائل، ح ٨ ص ٩٤ والكافي ج ٤ ص ٢٥٣.

٥٤ــ البحار، ج ٩٦ ص ٢٥.

٥٥ــ الفقيه، ج ٢ ص ١٤٠.

٥٦ــ الوسائل، ج ٨ ص ٨٨ والكافي ج ٤ ص ٢٦١.

٥٧ــ الوسائل، ج ٨ ص ٧٤.

٥٨ــ البحار، ج ٩٦ ص ١٣.

٥٩ــ البحار، ج ٩٦ ص ١٠.

٦٠ــ الفقيه، ج ٢ ص ١٤٤.

٦١ــ الكافي، ج ٤ ص ٢٥٥.

٦٢ــ مصنف عبد الرزاق، ج ٥ ص ١٠
وحكاه في كنز العمال ج ٥ ص ٩ ح (١١٨١٨).

٦٣ــ كنز العمال، ج ٥ ص ١٤ ح (١١٨٤٢).

٦٤ــ مصنف عبد الرزاق، ج ٥ ص ١١.
٦٥ــ كنز العمال، ج ٥ ص ١٠ ح (١١٨٢٢).
٦٦ــ سنن ابن ماجة، ج ٢ ص ٩٦٤.
٦٧ــ سنن النسائي، ج ٣ ص ١١٥.
٦٨ــ كنز العمال، ج ٥ ص ٤.
٦٩ــ مسند أحمد، ج ١ ص ٢٥ وج ٢ ص ٤٤٧.
٧٠ــ مسند أحمد، ج ١ ص ٣٨٧.
٧١ــ مسند أحمد، ج ٣ ص ٤٤٦.
٧٢ــ الوسائل، ج ٨ ص ٩٩.
٧٣ــ الفقيه، ج ٢ ص ١٤٣.
٧٤ــ كنز العمال، ج ٥ ص ١٧ ح (١١٨٥٩).
٧٥ــ الوسائل، ج ٨ ص ٧٤، وذكره الكافي في ضمن حديث، ج ٤ ص ٢٥٣ وص ٢٥٩.
٧٦ــ البحار ج ٩٦ ص ١٢.
٧٧ــ البحار ج ٩٦ ص ١٩.
٧٨ــ الوسائل، ج ٨ ص ٦٨.
٧٩ــ الفقيه، ج ٢ ص ١٤٦.
٨٠ــ البحار ج ٩٦ ص ٧.
٨١ــ المصنف، ج ٥ ص ٧.
٨٢ــ كنز العمال، ج ٥ ص ٥، عن الطبراني في الكبير وص ٦ عنه، عن الشفاء.
٨٣ــ المصنف، ج ٥ ص ٨.
٨٤ــ سنن ابن ماجة ج ٢ ص ٩٦٨ ونقله كنز العمال، عن ابن ماجة ح (١١٧٨٦).
٨٥ــ سنن النسائي، ج ٣ ص ١١٤ وكذا عن أبي هريرة بسند آخره كما حكاه الكنز ج ٥ ص ٦.
٨٦ــ الكافي، ج ٤ ص ٢٥٦.
٨٧ــ الفقيه، ج ٢ ص ١٤٧.
٨٨ــ الكافي، ج ٤ ص ٢٦٤.
٨٩ــ مسند أحمد، ج ٢ ص ٦٩ و ١٢٨.
٩٠ــ الوسائل، ج ٨ ص ٧٣.
٩١ــ الوسائل، ج ٨ ص ٦٦ ح ٩.
٩٢ــ البحار ج ٩٦ ص ٨.
٩٣ــ الكافي، ج ٤ ص ٢٥٤.
٩٤ــ البحار ج ٩٦ ص ٣ و ١٣.
٩٥ــ الفقيه، ج ٢ ص ١٣٠ ح ٥٥١.
٩٦ــ الكافي، ج ٤ ص ٢٦١.
٩٧ــ الوسائل، ج٨ ص ٦٨، الكافي، ج ٤ ص ٢٥٥.
٩٨ــ البحار ج ٩٦ ص ١٦
٩٩ــ البحار ج ٩٦ ص٨
١٠٠ــ مصنف عبد الرزاق، ج ٥ ص ١٥.
١٠١ــ كنز العمال، ج ٥ ص ١٢ ح (١١٨٣٢).
١٠٢ــ كنز العمال، ج ٥ ص ١٢ و ١٣ و ١٤.
١٠٣ــ المستدرك، ج ١ ص ٤٤١. ثم قال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم.
١٠٤ــ سنن النسائي، ج ٣ ص ١١٣.
١٠٥ــ كنز العمال، ج ٥ ص ١٥ ح (١١٨٤٤).
١٠٦ــ سنن ابن ماجة، ج ٢ ص ٩٦٦.
١٠٧ــ كنز العمال، ج ٥ ص ٨ ح (١١٨١٣) وح (١١٨١٥) وح (١١٨١٦) وكذا ص ٩ ح (١١٨١٧) وكذا ص ١٥ ح (١١٨٤٣).
١٠٨ــ الفقيه، ج ٢ ص ١٣٢.
١٠٩ــ كنز العمال، ج ٥ ص ١٩ ح (١١٨٦٧).
١١٠ــ المستدرك، ج ١ ص ٤٥١.
١١١ــ ابن ماجة، ج ٢ ص ٩٧٤ــ٩٧٥ ح (٢٩٢١).

دوسری فصل

وجوب و شرائط حج کے بارے میں

پہلا باب — وجوب حج۔

دوسرا باب — حج ایک مرتبہ واجب ہے اور اس سے زیادہ مستحب۔

تیسرا باب — جو شخص پے در پے پانچ سال، حج ترک کرے وہ محروم ہے۔

چوتھا باب — حج بجالانے میں عجلت واجب اور ٹال مٹول کرنا حرام ہے۔

پانچواں باب — استطاعت، یعنی زاد و راحلہ۔

چھٹا باب — مخارج حج کا حلال ہونا واجب ہے۔

ساتواں باب — پاپیادہ حج بجالانا مستحب ہے۔

آٹھواں باب رسول خداؐ نے سوار ہو کر حج فرمایا۔

نواں باب تاجر، مزدور اور سواری کرایہ پر دینے والے کا حج صحیح ہے۔

دسواں باب بچے کا حج مستحب ہے۔

گیارہواں باب بچہ اور غلام کا حج انھیں حجۃ الاسلام سے بری الذمہ نہیں کر سکتا۔

بارہواں باب جس شخص نے مکہ پیدل جانے کی نذر کی اور راستے ہی میں تھک گیا، وہ سوار ہو سکتا ہے۔ مگر ایک جانور کی قربانی دینی ہو گی۔

تیرہواں باب جس شخص پر بڑھاپے میں حج واجب ہو اس کی طرف سے حج بجالانا واجب ہے۔

چودھواں باب اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کے ذمہ حجۃ الاسلام یا حج نذر ہو تو اس کی طرف سے حج بجالانا واجب ہے چاہے اس نے وصیت کی ہو یا نہ کی ہو۔

پندرہواں باب محرم کے بغیر، عورت کا حج کرنا جائز ہے بشرطیکہ راستہ میں کوئی خطرہ نہ ہو۔

حج واجب ہے

روایت اہلبیتؑ :

۱ ــ **الوسائل** . محمد بن يعقوب، عن أبي علي الأشعري، عن محمد بن عبدالجبار، عن صفوان ابن يحيى، عن ذريح المحاربي، عن أبي عبدالله(ع): **قال من مات ولم يحج حجة الاسلام لم يمنعه من ذلك حاجة تجحف به أو مرض لا يطيق فيه الحج أو سلطان يمنعه فليمت يهودياً أو نصرانياً.** ورواه الشيخ قدس سره بإسناده عن محمد بن الحسين، عن صفوان بن يحيى. ورواه البرقي في (المحاسن)، عن محمد بن علي، عن موسى بن سعدان، عن الحسين بن أبي العلا، عن ذريح مثل رواية الكليني ورواه الصدوق بإسناده عن صفوان. ورواه أيضاً بسند آخر في (عقاب الأعمال)[1]. ورواه المجلسي، عن الصدوق في (ثواب الأعمال)، عن ماجيلويه، عن عمه، عن الكوفي، عن موسى بن سعدان، عن الحسين بن أبي العلا، عن ذريح، عن الصادق(ع)[2].

۱۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ذریح محاربی امام صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص حسب ذیل عذر کے بغیر حج نہ کرے اور دنیا سے رخصت ہو جائے تو اس کی موت یہودی یا نصرانی کی موت ہوگی:

۱۔ اتنا تنگدست و نادار ہو کہ حج بجا لانے سے معذور ہو۔
۲۔ کسی ایسے مرض میں مبتلا ہو کہ حج انجام نہ دے سکے۔
۳۔ کوئی حاکم و صاحب اقتدار حج بجا لانے سے مانع ہو۔

روایات اہل سنّت :

۱ ــ **البيهقي.** أخبرنا أبو عبدالله الحافظ، حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، حدثنا محمد بن اسحاق، أنبأ شاذان، حدثنا شريك، عن ليث، عن ابن سابط، عن أبي امامة رضي الله عنه، عن النبي(ص) قال: **من لم يحبسه مرض أو حاجة ظاهرة أو سلطان جائر ولم يحج فليمت إن شاء يهودياً أو نصرانيا.**[3] ورواه الدارمي، عن يزيد بن هارون، عن شريك مثله مع تغيير في بعض ألفاظ المتن.[4]

۱۔ . . . . ابوامامہ راوی ہیں کہ پیغمبرؐ نے فرمایا : جو شخص نہ اتنا مریض ہو کہ حج بجا لانے سے قاصر ہو اور نہ تنگدست و نادار ہو اور نہ ہی کوئی ظالم و ستمگر حاکم اسے فریضہ حج کی بجا آوری سے روک رہا ہو، پھر بھی وہ حج نہ کرے تو چاہے وہ یہودی موت مرے یا نصرانی موت . . . . . .

٢ ـ أخبرنا محمد بن عبدالله الحافظ وأبو صادق بن أبي الفوارس الصيدلاني قالا: حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، حدثنا محمد بن اسحاق، حدثنا حجاج قال: قال ابن جريج: أخبرني عبدالله بن نعيم أن الضحاك بن عبدالرحمن الأشعري أخبره أن عبدالرحمن بن غنم أخبره أنه سمع عمر بن الخطاب يقول: ليمت يهودياً أو نصرانياً يقولها ثلاث مرات رجل مات ولم يحج وجد لذلك سعة وخليت سبيله الحديث.[٥] ونقلنا هذا الحديث عن عمر ليكون دعامة للحديث النبوي. حيث اعترض على سنده.

۲۔ . . . . عبدالرحمٰن بن غنم ناقل ہیں کہ میں نے عمر ابن خطاب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ : جو شخص فریضہ حج کی بجا آوری کی استطاعت رکھتا ہو، اور اس کا راستہ بھی پرامن ہو مگر حج بجا نہ لائے تو چاہے وہ یہودی مرے یا نصرانی ۔ عمر نے اس جملہ کو تین بار دہرایا . . . .

حج ایک مرتبہ واجب اور اس سے زائد مستحب ہے

روایات اہل بیتؑ :

١ ـ حدثنا عبدالواحد محمد بن عبدوس النيسابوري العطار بنيسابور في شعبان سنة اثنتين وخمسين وثلاثمائة. قال: حدثني أبو الحسن علي بن محمد بن قتيبة النيسابوري قال: قال أبو محمد الفضل بن شاذان النيسابوري. وحدثنا الحاكم أبو محمد جعفر بن نعيم بن شاذان، عن عمه أبي عبدالله محمد بن شاذان قال: قال الفضل بن شاذان: (في حديث) (فإن قال: فلم أمروا بحجة واحدة

لا أكثر من ذلك) قيل له: لأن الله تعالى وضع الفرايض على أدنى القوم مرة (على أدنى القوة) (إلى أن قال) ثم رغب بعد أهل القوة بقدر طاقتهم.[۶]

۱. .... فضل بن شاذان، ایک حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی یہ کہے کہ حج صرف ایک ہی مرتبہ کیوں واجب ہوا ہے، اس سے زیادہ کیوں نہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ــ خداوند عالم نے فرائض کو ضعیف ترین فرد کا لحاظ کرتے ہوئے معین کیا ہے .... پھر صاحبان استطاعت کو ان کی استطاعت کے مطابق مزید رغبت دلائی ہے۔

۲ ـ محمد بن علي بن الحسين القمي رضي الله عنه بأسانيد متعددة، عن محمد بن سنان منها؛ عن علي بن أحمد بن عبدالله البرقي وعلي بن عيسى ـ المجاور في مسجد الكوفة ـ وأبي جعفر

محمد بن موسى البرقي بالري رحمهم الله قالوا: حدثنا محمد بن علي ماجيلويه، عن أحمد بن محمد بن خالد، عن أبيه، عن محمد بن سنان أنه كتب إليه في جواب مسائله وعلة فرض الحج، لأن الله عزّوجلّ وضع الفرايض على أدنى القوم قوة فمن تلك الفرايض الحج المفروض واحد، ثم رغب أهل القوة على قدر طاقتهم[۷]. وروى المجلسي عن (الدعائم)، عن علي حديثاً متنه كمتن أحاديث أهل السنة.[۸] وروى المجلسي الحديث، عن الصدوق في (العلل).

۲. .... محمد بن سنان کہتے ہیں کہ امام رضاؑ نے ان کے سوالات کے جواب میں تحریر فرمایا کہ حج کے ایک دفعہ واجب ہونے کا سبب یہ ہے کہ خداوند عالم نے تمام فرائض ضعیف ترین فرد کا لحاظ رکھتے ہوئے مقرر فرمائے ہیں، چنانچہ ان ہی فرائض میں سے حج کا ایک مرتبہ واجب ہونا ہے۔ اس کے بعد صاحبان استطاعت کو ان کی استطاعت کے مطابق مزید رغبت دلائی ہے ....

روایات اہل سنّت

۱ ـ البيهق. أخبرنا أبو عبدالله الحافظ، حدثنا محمد بن صالح بن هانئ، حدثنا الحسين بن الفضل البجلي، حدثنا عفان بن مسلم، حدثنا سليمان بن كثير سمعت ابن شهاب يحدث عن أبي

سنان، عن ابن عباس قال: خطبنا رسول الله (ص) قال: يا أيها الناس ان الله كتب عليكم الحج، فقام الأقرع بن حابس فقال: أفي كل عام يا رسول الله؟ قال: لو قلتها لوجبت ولو وجبت لم تعملوا بها ولم تستطيعوا أن تعملوا بها، الحج مرة فمن راد فتطوع.[٩] وروى نحوه ابن ماجة، عن علي (ع)، وعن أنس بن مالك.[١٠] وروى الدارمي نحوه بسندين عن ابن عباس.[١١] ورواه الدارمي بسنده عن ابن شهاب مثله مع تغيير في المتن.[١٢] ورواه أبو داود، عن زهير بن حرب وعثمان بن أبي شيبة، عن يزيد بن هارون، عن سفيان بن حسين بن حسين، عن الزهري، عن أبي سنان مثلهم.[١٣] وروى (كنز العمال) في هذا المعنى روايات فراجع.[١٤]

۱۔ .... ابن عباس کہتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے ہم لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! خدا نے تم پر حج واجب قرار دیا ہے۔ چنانچہ اقرع بن حابس اٹھ کھڑے ہوئے اور سوال کیا، یا رسول اللہ! کیا ہر سال؟ .... آپ نے فرمایا: اگر میں یہ کہہ دوں تو واجب ہو جائے گا، اور اگر واجب ہو جائے گا تو عمل نہیں کرو گے اور نہ ہی عمل کر سکتے ہو۔ حج صرف ایک مرتبہ واجب ہے۔ اگر اس سے زائد کوئی انجام دیتا ہے تو وہ مستحب ہے ....

٢ ــ أبو عبدالله. حدثنا أبو العباس محمد بن أحمد المحبوبي، حدثنا سعيد بن مسعود، حدثنا يزيد بن هارون، حدثنا سفيان بن حسين، عن الزهري، عن أبي سنان، عن ابن عباس؛ ان الأقرع ابن حابس سأل رسول الله (ص) فقال: يا رسول الله الحج في كل سنة أو مرة واحدة؟ قال: مرة واحدة فمن أراد فيتطوع.[١٥] ورواه ابن ماجة، عن ابراهيم الدورقي، عن يزيد بن ابراهيم، عن سفيان مثله.[١٦] وروى النسائي نحوه، عن المخرمي، عن أبي هشام، عن الربيع بن مسلم، عن محمد بن زياد، عن أبي هريرة.[١٧]

۲۔ .... اقرع بن حابس نے رسولؐ خدا سے استفسار کیا کہ: یا رسول اللہ! کیا حج ہر سال واجب ہے یا صرف ایک مرتبہ؟ آپ نے فرمایا: صرف ایک مرتبہ، چنانچہ جو شخص ایک سے زائد حج بجا لائے اس نے استحباب پر عمل کیا۔

پانچ سال پے در پے حج نہ کرنے والا محروم ہے

روایات اہل بیتؑ :

۱ ــ محمدبن يعقوب. عن أحمدبن محمد النهدي، عن محمدبن الوليد، عن أبان، عن ذريح، عن أبي عبدالله(ع) قال: من مضت له خمس سنين فلم يفد إلى ربّه وهو موسر إنه لمحروم.[۱۸]

۱۔ ذریح ، امام صادقؑ سے ناقل ہیں کہ جو شخص صاحب استطاعت ہو اور پانچ سال پے در پے گزر جانے کے بغیر بھی حج نہ کرے وہ بے شک محروم ہے۔

۲ ــ محمدبن يعقوب. عن علي بن محمدبن بندار، عن ابراهيم بن اسحاق، عن عبدالله بن حماد، عن عبدالله بن سنان، عن حمران، عن أبي جعفر(ع) قال: ان لله منادياً ينادي: أي عبدٍ أحسن الله إليه وأوسع عليه في رزقه فلم يفد إليه في كل خمسة أعوام مرة ليطلب نوافله إن ذلك لمحروم.[۱۹] وقد أرسل الصدوق(ره) نحوه.[۲۰]

۲۔ . . . . حمران ، امام صادقؑ سے ناقل ہیں کہ خدا کا ایک منادی ندا کرتا ہے کہ جس بندے کے ساتھ خدا نے نیکی کی اسے وسعت رزق سے نوازا اور وہ ہر پانچ سال میں ایک مرتبہ بھی اپنے نوافل طلب کرنے کے لئے اپنے رب کے حضور میں حاضری نہ دے (حج نہ بجالائے) تو ایسا شخص یقیناً محروم ہے۔

روایت اہل سنّت :

۱ ــ روى في كنز العمال. عن أبي يعلى في مسنده، وعن السراج، وعن البخاري ومسلم، وعن صحيح ابن حبان، وعن سعيدبن منصور في السنن جيمعاً عن.. إلخ، عن أبي سعيد: ان الله تعالى يقول: إن عبداً أصححت له جسمه ووسعت عليه في معيشته تمضي عليه خمسة أعوام لا يفد إلي لمحروم. ونحوه أيضاً ما نقله (كنز العمال)، عن أبي يعلى في مسنده، عن خباب.[۲۱] ونحوه أيضاً ما نقله عن ابن عدي في (الكامل)، وعن العقيلي في الضعفاء، وعن ابن عساكر جيمعاً، عن أبي هريرة.[۲۲]

۱۔ . . . . ابوسعید ناقل ہیں کہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس بندے کو ہم نے صحت و تندرستی عطا کی، معاشی طور پر اسے خوش حال بنایا اور پانچ سال گزر جانے کے بعد بھی وہ میری طرف کوچ (حج) نہ کرے تو وہ یقیناً محروم ہے . . . . . .

فریضہ حج کی ادائیگی میں عجلت واجب اور تاخیر حرام ہے

روایات اہل بیتؑ:

۱ ــ الوسائل . محمدبن علي بن الحسين؛ بإسناده عن محمدبن الفضيل. قال: سألت أبا الحسن(ع) عن قول الله عزوجل: «وَمَنْ كانَ في هٰذهِ أعْمىٰ فَهُوَفي الآخرة أعْمَى وأضَلُّ سَبِيلاً»

فقال(ع): نزلت فيمن سوف الحج حجة الاسلام وعنده ما يحج به فقال: العام أحج العام أحج حتى يموت قبل أن يحج.[۲۳] ونحوه ما رواه البحار، عن تفسير القمي في تفسير الآية المذكورة، وكذا ما رواه عن العياشي، عن أبي بصير انه سأل الصادق(ع) (الحديث) وكذا عن كليب، عن الصادق(عليه السلام).[۲۴]

۱۔ . . . . محمد بن فضیل کہتے ہیں کہ میں نے امام رضاؑ سے اس آیت "ومن كان فی هٰذه اعمىٰ فهو فی الآخرة اعمىٰ و اضلّ سبيلاً" کے متعلق دریافت کیا، آپ نے فرمایا یہ ان لوگوں کے سلسلہ میں نازل ہوئی ہے جو استطاعت ہونے کے باوجود حجِ حجۃ الاسلام (حج واجب) بجالانے میں ٹال مٹول کرتے ہیں اور کہتے رہتے ہیں اس سال حج بجالاؤں گا، اس سال حج بجالاؤں گا یہاں تک کہ وہ حج بجالائے بغیر مرجاتے ہیں . . . .

۲ ــ الوسائل . محمدبن يعقوب، عن محمدبن يحيى، عن أحمدبن محمد، عن محمدبن اسماعيل، عن محمدبن الفضيل، عن أبي الصباح الكناني، عن أبي عبدالله(ع) قال: قلت له أرأيت الرجل التاجر ذا المال حين يسوف الحج كل عام وليس يشغله عنه إلاّ التجارة أو الدين، فقال: لاعذر له يسوف الحج ان مات وقد ترك الحج فقد ترك شريعة من شرايع الاسلام.[۲۵]

۲۔ . . . . ابو الصباح کنانی راوی ہیں کہ امام صادقؑ نے فرمایا: میں نے ان سے کہا، کیا تم نے ایسے مالدار تاجر کو دیکھا ہے جب وہ ہر سال حج کو ٹالتا رہتا ہے حالانکہ اسے فریضہ حج کی بجا آوری سے تجارت اور قرض کے سوا کوئی چیز نہیں روکتی۔ آپؑ نے فرمایا: حج کو اگلے سال پر ٹالنے کے لیے اس کے پاس کوئی عذر نہیں ہے۔ چنانچہ اگر وہ حج ترک کرکے مرجائے تو یقیناً اس نے شرائع اسلام میں سے ایک شریعت ترک کردی ہے

روایات اہل سنت:

۱ ـ البيهقي. أخبرنا أبوبكربن الحسن القاضي وأبو صادق بن أبي الفوارس العطار قالا: حدثنا أبو العباس الأصم، حدثنا محمدبن علي الوراق، حدثنا أبو حذيفة، حدثنا سفيان بن سعيد س

اسماعيل الكوفي، عن فضيل بن عمرو الفقيمي، عن سعيدبن جبير، عن ابن عباس أن رسول الله (ص) قال: عجلوا الخروج إلى مكة فإن أحدكم لا يدري ما يعرض له من مرض أو حاجة.[۲۶] وروى ابن ماجة نحوه بسنده عن اسماعيل، عن فضيل.[۲۷] ونقله في (كنز العمال) عن الديلمي، عن ابن عباس[۲۸].

۱۔ . . . . ابن عباس کہتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: مکہ کی طرف کوچ کرنے میں جلدی کرو کیونکہ تم میں سے کسی کو یہ نہیں معلوم کہ اسے کب کون سا مرض یا تنگدستی عارض ہوجائے گی . . . .

۲ ـ البيهقي. أخبرنا أبو عبدالله الحافظ وأبوسعيدبن أبي عمرو قالا: حدثنا أبو العباس محمدبن يعقوب، حدثنا أحمدبن عبدالجبار العطاردي، حدثنا أبو معاوية، عن الحسن بن عمرو، عن مهران أبي صفوان، عن ابن عباس قال: قال رسول الله (ص): من أراد الحج فليتعجل.[۲۹] ورواه الحاكم، عن أبي معاوية، عن محمدبن حازم، عن الحسن بن عمرو الفقيمي مثله.[۳۰] ورواه الدارمي عن عبدالله بن سعيدبن أبي معاوية مثله.[۳۱] ورواه أبو داود، عن مسدد، عن أبي معاوية، عن الأعمش، عن الحسن بن عمرو، عن مهران مثله[۳۲]. ورواه (كنز العمال)، عن مسند أحمد وأبي داود، والحاكم والبيهقي.[۳۳]

۲۔ . . . . ابن عباس کا بیان ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اس کی بجا آوری میں جلدی کرے .....

استطاعت یعنی زادراہ

روایت اہل بیت

۱ ـ الوسائل . عن محمدبن يعقوب، عن علي بن ابراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن محمدبن يحيى الخثعمي قال: سأل حفص الكناسي أبا عبدالله(ع) وأنا عنده عن قول الله عزّوجلّ. **«ولله على النّاسِ حِجُّ ٱلبيتِ مَنِ ٱستَطاعَ إليهِ سَبيلاً»** ما يعني بذلك . قال: من كان **صحيحاً** في بدنه، **مخلى** سربه، **له زاد وراحلة، فهو ممن يستطيع الحج** (الحديث). [۳۴] ونقله المجلسي عن (توحيد الصدوق) عن أبي، عن علي، عن أبيه ابن أبي عمير عن هشام بن الحكم، عن أبي عبدالله(ع) مثله ولكن ينتهي الحديث عندقوله: «راحلة». [۳۵] ونقله أيضاً عن العياشي، عن عبدالرحمن بن سيابة، عن أبي عبدالله عليه السلام. [۳۶]

۱۔ . . . . محمد بن یحییٰ خثعمی کہتے ہیں کہ میں امام صادق کی خدمت میں موجود تھا کہ حفص کناسی نے آپ سے اس آیت: "و للّٰہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا" کی تفسیر دریافت کی، حضرت نے فرمایا: جو شخص جسمانی طور پر صحیح و سالم ہو، راستہ پرامن ہو اور زاد و راحلہ بھی موجود ہو تو وہ حج کے لئے مستطیع ہے . . . .

٢ ــ الوسائل . عن محمدبن علي بن الحسين في (عيون الأخبار) باسناده ــ الآتي ــ المتقدم ــ عن الفضل بن شاذان، عن الرضا(ع) في كتابه إلى المأمون قال: وحج البيت فريضة على من استطاع إليه سبيلاً. والسبيل: الزاد والراحلة مع الصحة.[٣٧]

٢۔ . . . . فضل بن شاذان ناقل ہیں کہ امام رضاؑ نے مامون کے نام خط میں تحریر فرمایا : حج بیت اللہ ہر اس شخص پر واجب ہے جس کے لئے سبیل فراہم ہو ، اور سبیل سے مراد زاد و راحلہ نیز صحت و تندرستی ہے ۔

روایات اہل سنت

١ ــ البيهقي. أخبرنا أبوالحسن علي بن أحمد بن عبدان، أنبأ أبو القاسم سليمان بن أحمد الطبراني، أنبأ ابن أبي مريم، حدثنا الفريابي (قال: وأنبأ) سليمان، حدثنا حفص، حدثنا قبيصة وأبو حذيفة قالوا: حدثنا سفيان، عن ابراهيم بن يزيد، عن محمدبن عبادبن جعفر، عن ابن عمر قال: قيل يا رسول الله ما السبيل إلى الحج قال: السبيل؛ الزاد والراحلة. قال البيهقي: وقد روى هذا من حديث الحسن البصري، عن النبي(ص) مرسلاً وجعله شاهداً لحديث الخوزي إبراهيم بن يزيد.[٣٨] وكذا ذكر الحديث والشاهد الدارقطني.[٣٩] /

١۔ . . . . ابن عمر کہتے ہیں کہ رسولؐ خدا سے پوچھا گیا کہ سبیل حج سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا : سبیل یعنی زاد و راحلہ . . . .

٢ ــ الدارقطني. حدثنا أبو طالب أحمدبن نصربن طالب، حدثنا ابراهيم بن اسماعيل بن عبدالله بن زرارة، أنبأ عبدالملك بن زياد النصيبي، حدثنا محمدبن عبدالله بن عبيدبن عمير، عن أبي الزبير ــ أو عمروبن دينار ــ عن جابربن عبدالله قال: لما نزلت هذه الآية: «ولله على الناس حجّ البيت من آستطاع إليه سبيلاً» قام رجل فقال: يا رسول الله ما السبيل. قال:«الزاد والراحلة».[٤٠] ورواه الدار قطني بأسانيد، عن عمروبن شعيب، عن أبيه، عن جده. وعن علقمة، عن عبدالله. وعن

أنس راجع الدارقطني[٤١]. و ذكره الحاكم في (المستدرك) بسندين، عن قتادة، عن أنس[٤٢]. وروى ابن ماجة بسنده عن ابن عباس نحوه.[٤٣]

٢. . . . . جابر بن عبد الله کا بیان ہے کہ جب یہ آیت: "و لله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا" نازل ہوئی تو ایک شخص نے رسولؐ خدا سے سبیل کی وضاحت چاہی۔ آپؐ نے فرمایا: سبیل سے مراد زاد و راحلہ ہے . . . .

حج میں صرف ہونے والے پیسوں کا حلال ہونا ضروری ہے

روایات اہل بیت:

١ ـ الوسائل . محمد بن علي بن الحسين في (الخصال)، عن أبيه، عن سعد بن عبدالله، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن محمد بن أبي عمير وأحمد بن محمد ابن أبي نصر البزنطي، عن أبان بن عثمان الأحمر، عن أبي عبدالله (ع) قال: أربع لايجزن في أربع: الخيانة، والغلول، والسرقة، والربا. لا يجزن في حج ولا عمرة ولا جهاد ولا صدقة.[٤٤] ورواه البحار عن الصدوق في (الخصال) أيضاً[٤٥]. ونحوه مارواه عن الصدوق في (الأمالي)، عن ماجيلويه، عن أبيه، عن البرقي، عن ابن محبوب، عن ابن أيوب ومحمد بن مسلم ومنهال القصاب جميعاً، عن الباقر عليه السلام.

١. . . . . ابان بن عثمان احمر، امام صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: چار چیزیں چار چیزوں میں کفایت نہیں کرسکتیں: خیانت، دھوکا دھڑی، چوری اور سود سے حاصل کیا ہوا مال، حج، عمرہ، جہاد اور صدقہ میں کفایت نہیں کرے گا . . . . . .

۲ ــ الوسائل. عن محمدبن علي بن الحسين قال: روي عن الأئمة (ع) أنهم قالوا: من حجّ بمال حرام نودي عندالتلبية لا لبيك عبدي ولا سعديك.۴۶

۲۔ . . . . ائمہؑ سے روایت ہے کہ: حرام مال سے حج بجالانے والے کو تلبیہ کہتے وقت ندا دی جاتی ہے کہ میرے بندے لا لبیك ولا سعدیك (یعنی تیرا یہ حج اور تیری تلبیہ قبول نہیں ہے)

۳ ــ الوسائل. أحمدبن أبي عبدالله البرقي في (المحاسن)، عن النوفلي، عن السكوني، عن أبي عبدالله (ع)، عن أبيه (ع) أن النبي حمل جهازه (ــ إلى أن قال) ثم قال: من تجهّز وفي جهازه علم حرام، لم يقبل الله منه الحج.۴۷ ونقله في (البحار)، عن البرقي مثله.۴۸

۳ . . . . امام صادقؑ ناقل ہیں کہ امام باقرؑ نے فرمایا ہے کہ جب پیغمبرؐ نے (حج کے لئے) سامان سفر فراہم کیا تو فرمایا: جس شخص نے (حج کے لئے) سامان سفر مہیا کیا اور اس میں حرام پیسے کا جھنڈا بھی موجود ہو تو اس کا حج قبول نہ ہوگا . . . . .

روایات اہل سنت

۱ ــ عبدالرزاق. عن الثوري، عن فضيل بن مرزوق، عن عدي ابن أبي ثابت، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله (ص): إن الله طيّب لا يقبل إلاّ طيّباً، أمر المؤمنين بما أمر به المرسلين فقال: «يا أيُّها الرُّسُلُ كُلوا مِنَ الطَّيِّباتِ وَاعْمَلوا صالِحاً» ثم قال: «يا أيُّها الَّذينَ آمَنوا كُلوا مِنْ طَيِّباتِ ما رَزَقْناكُمْ» قال: ثم ذكر رجل يطيل السفر اشعث اغبر يمد يده الى السماء يقول يارب، وطعامه حرام وملبسه حرام وغذا في الحرام أنى يستجيب له.۴۹

۱۔ . . . . ابوہریرہ کی روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: خدا پاک و پاکیزہ ہے، وہ صرف حلال و پاکیزہ چیزیں ہی قبول کرتا ہے۔ اس نے مومنین پر بھی وہی چیزیں

فرض کی ہیں جو رسولوں پر فرض کی ہیں، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے: "اے رسولو! پاک و پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل بجالاؤ، اس کے بعد فرمایا ہے "اے ایمان لانے والو! ان پاک و پاکیزہ چیزوں کو کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں"......

٢ ــ عبدالرزاق، عن الثوري، عن عبدالملك بن عمير عن أبي إدريس الخولاني قال: أربع في أربع لا يقبل في حج ولا عمرة، ولا جهاد ولا صدقة. الخيانة، والسرقة، والغلول، ومال اليتيم.[٥٠] وروى (كنز العمال)، عن الديلمي في مسند الفردوس، وعن ابن عدي في (الكامل)، عن ابن عمر أنه: إذا حج رجل بمال من غير حله فقال: لبيك اللهم لبيك. قال الله: لا لبيك ولا سعديك هذا مردود عليك.[٥١] ونقله بتغيير «حجك» بدلاً من «هذا»، عن الشيرازي في الألقاب، وأبي مطيع في (أماليه) عن ابن عمر.[٥٢] ونحوه بتغيير في المتن، عن الديلمي، عن أنس.[٥٣]

٢......... ابو ادریس خولانی سے روایت ہے کہ چار چیزیں چار چیزوں میں قبول نہ ہوں گی۔ حج، عمرہ، جہاد اور صدقہ میں خیانت، چوری، فریب اور مال یتیم سے حاصل کیا ہوا پیسہ قبول نہ کیا جائے گا.........ابن عمر سے روایت ہے کہ جب حرام مال سے حج بجا لانے والا شخص کہتا ہے: "لبيك اللهم لبيك" تو خدا کی طرف سے جواب ملتا ہے: لا لبيك ولا سعديك هٰذا مردود عليك" (خدا اس کے حج کو ٹھکرا دیتا ہے)......

پا پیادہ حج کرنا مستحب ہے

روایات اہل بیتؑ:

١ ــ الوسائل . أحمد ابن أبي عبدالله البرقي في (المحاسن)، عن محمد بن بكر، عن زكريا بن محمد،

عن عيسى بن سوادة، عن أبي المنكدر، عن أبي جعفر(ع) قال: قال ابن عباس: ما ندمت على شيء ندمي على أن لم أحج ماشياً لأني سمعت رسول الله (ص) يقول: من حجّ بيت الله ماشياً كتب الله له سبعة آلاف حسنة من حسنات الحرم. قيل: يا رسول الله وما حسنات الحرم. قال: حسنة ألف ألف حسنة. وقال: فضل المشاة في الحج كفضل القمر ليلة البدر على ساير النجوم. وكان الحسين بن علي(ع) (هكذا ولعله تصحيف الحسن بن علي) يمشي إلى الحج ودابته تقاد وراءه.[٥٤] ورواه المجلسي، عن البرقي في (المحاسن) مثله. لكنه قال: (ابن المنكدر)[٥٥].

١۔ .... ابن عباس کہتے ہیں کہ مجھے اتنی ندامت کسی چیز پر نہ ہوئی جتنی پا پیادہ حج نہ کرنے پر ہوئی ۔ کیونکہ میں نے رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ جو شخص پا پیادہ حج بیت اللہ بجا لائے گا خدا اس کے لئے حسنات حرم میں سے سات ہزار نیکیاں لکھے گا ۔ سوال کیا گیا ، یا رسول اللہ! حسنات حرم کیا ہیں ؟ آپ نے فرمایا حرم کی ایک نیکی دس لاکھ نیکیوں کے برابر ہیں ۔ حضورؐ نے فرمایا : پا پیادہ حج کرنے والوں کی وہی فضیلت ہے جو چودھویں کے چاند کی فضیلت دوسرے ستاروں پر ہے ......

٢ ـ الوسائل. محمد بن الحسن، باسناده عن موسى بن القاسم، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي قال: سألت أبا عبدالله(ع) عن فضل المشي فقال: الحسن بن علي(ع) قاسم ربه ثلاث مرات حتى نعلاً ونعلاً وثوباً وثوباً وديناراً وديناراً وحج عشرين حجة ماشياً على قدميه.[٥٦]

٢۔ .... حلبی کہتے ہیں کہ میں نے امام صادقؑ سے پا پیادہ حج کرنے کی فضیلت کے بارے میں سوال کیا ۔ حضرت نے فرمایا : حسنؑ بن علیؑ نے اپنے مال و دولت کو اپنے پروردگار کے ساتھ تین مرتبہ تقسیم کیا یہاں تک کہ جوتیوں، کپڑوں ، اور دیناروں کو بھی (ایک جوتی رکھ لیا ایک خیرات کردی ، ایک کپڑا اپنے پاس رکھا ، دوسرا محتاج کو دیدیا اسی طرح دوسری چیزیں بھی) اور بیس مرتبہ پا پیادہ حج کیا ۔

روایات اہل سنت :

۱ ــ البيهقي. أخبرناه أبوعبدالله الحافظ أنبأ أبوبكر أحمدبن اسحاق أنبا بشربن موسى الأسدي، حدثنا فروة إبن أبي المغراء الكندي، حدثنا عيسى بن سوادة، عن اسماعيل ابن أبي خالد، عن زاذان. قال: مرض ابن عباس (رض) فجمع إليه بنيه وأهله فقال لهم: يا بني، إني سمعت رسول الله (ص) يقول: من حجّ من مكة ماشياً حتى يرجع إليها كتب له بكل خطوة سبعماية حسنة من حسنات الحرم. فقال بعضهم: وما حسنات الحرم. قال: كل حسنة بمائة ألف حسنة.[۵۷] ورواه في (كنزالعمال)، عن الدارقطني في الأفراد، وعن الطبراني في الكبير، وعن الحاكم والبيهقي في (شعب الايمان)[۵۸].

۱. . . . . زاذان ناقل ہیں کہ جب ابن عباس مریض ہوئے تو انھوں نے اپنے اہل وعیال کو اکٹھا کرکے کہا: اے فرزندو! میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ جو شخص پا پیادہ حج کرے، خداوند عالم اس کی واپسی تک، ہر ہر قدم کے بدلے میں اس کے لئے حسنات حرم میں سے سات سو نیکیاں لکھتا ہے۔ بعض لوگوں نے سوال کیا، حسنات حرم سے کیا مراد ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا: حرم کی ہر نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے.....

۲ ــ البيهقي. أخبرنا محمدبن عبدالله الحافظ، أنبأ أبوعبدالله محمدبن عبدالله الصفار، حدثنا أحمدبن مهدي حدثنا عبدالله بن محمد النفيلي، حدثنا زهيربن معاوية، حدثنا عبيدالله بن الوليد أن عبدالله بن عبيدبن عمير حدثهم قال: قال ابن عباس: ما ندمت على شيء فاتني في شبابي إلاّ إني لم أحج ماشياً. ولقد حجّ الحسن بن علي رضي الله عنها خمسة وعشرين حجة ماشياً، وان النجائب لتقاد معه. ولقد قاسم الله ماله ثلاث مرات حتى أنه يعطي الخف ويمسك النعل.[۵۹]

۲. . . . . ابن عباس کہتے ہیں کہ جوانی میں فوت ہونے والی چیزوں میں سے کسی چیز پر اتنی ندامت نہ ہوئی جتنی پشیمانی پا پیادہ حج نہ کرنے پر ہوئی جس

بن علیؑ نے پچیس مرتبہ پاپیادہ حج کیا درحالیکہ شرفا آپؑ کی معیت میں ہوتے تھے۔ آپؑ نے اپنا مال تین مرتبہ راہ خدا میں تقسیم کردیا۔۔۔۔۔۔

رسول خداؐ نے سوار ہوکر حج فرمایا

روایات اہل بیتؑ

١ ــ الوسائل. عن محمدبن الحسن، بإسناده عن يعقوب بن يزيد، عن ابن أبي عمير، عن رفاعة وابن بكير جميعاً، عن أبي عبدالله(ع) أنه سئل عن الحج ماشياً أفضل أو راكباً فقال: بل راكباً فإن رسول الله(ص) حج راكباً.[٦٠] ورواه في (البحار)، عن الصدوق في (العلل)، عن أبي، عن علي، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن رفاعة بن موسى النخاس أنه سأل أبا عبدالله(ع).[٦١] وفي ركوب رسول الله(ص) روايات متعددة منها ما رواه في (الاستبصار).[٦٢]

١۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ رفاعہ و ابن بکیر امام صادقؑ سے ناقل ہیں کہ آپؑ سے سوال کیا گیا کہ حج پاپیادہ بجالانا افضل ہے یا سوار ہوکر؟ آپؑ نے فرمایا: سوار ہوکر، کیونکہ رسولؐ خدا سوار ہوکر حج بجالائے ہیں۔۔۔۔۔۔

٢ ــ الوسائل . عن أحمدبن أبي عبدالله البرقي في (المحاسن)، عن النوفلي، عن السكوني، عن أبي عبدالله(ع): أن النبي(ص) حمل جهازه على راحلته وقال: هذه حجة لا رياء فيها ولا سمعة.[٦٣]

٢۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سکونی، امام صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ: پیغمبرؐ اسلام نے اپنے اثاثہ کو سواری پر رکھا اور فرمایا یہ وہ حج ہے جس میں نہ ریا ہے اور نہ دکھاوا۔

روایات اہل سنّت

١ ــ البيهقي. وأخبرناه ابو الحسن علي بن محمدبن علي المقري، أنبأ الحسن بن محمدبن اسحاق، حدثنا يوسف بن يعقوب القاضي، حدثنا محمدبن أبي بكر، حدثنا يزيدبن زريع، حدثنا عزرة بن ثابت، عن ثمامة بن عبدالله بن أنس، أن أنس بن مالك (إلى أن قال): وحدث أن رسول الله(ص) حج على رحل وكانت زاملته[٦٤] ورواه البخاري، عن محمدبن أبي بكر مثله.[٦٥]

١۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے کجاوہ پر بیٹھ کر حج فرمایا۔۔۔۔۔

٢ ــ البيهقي. أخبرنا أبو عبدالله الحافظ وأبو طاهر الفقيه وأبو زكريا بن أبي اسحاق وأبوبكر بن الحسن وأبو سعيد بن أبي عمرو قالوا: حدثنا أبو العباس هو الأصم، أنبأ محمدبن عبدالله ابن عبدالحكم، أنبأ سعيدبن بشير القرشي، حدثني عبدالله بن حكيم الكناني رجل من أهل اليمن من

مواليهم، عن بشر بن قدامة الضبابي قال: أبصرت عيناي حبيبي رسول الله (ص) واقفاً بعرفات مع الناس على ناقة له حمراء قصواء تحته قطيفة بولانية وهو يقول: اللهم اجعلها حجة غير رثاء ولا هباء ولا سمعة. (الحديث).[٦٦] وروى ابن ماجة نحوه بتغيير في وصف الرحل والقطيفة.[٦٧]

۲- .... بشر بن قدامہ ضبابی کا بیان ہے کہ میں نے اپنے حبیب رسول خدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ حضورؐ میدان عرفات میں لوگوں کے ہمراہ وقوف کئے تھے اور سرخ اونٹنی پر بیٹھے فرما رہے تھے، خدایا اس حج کو ایسا حج قرار دے جس میں نہ ریا ہو اور نہ دکھاوا.....

توجہ، ممکن ہے یہاں پر یہ اعتراض کیا جائے جب رسول خدا سوار ہو کر حج بجالاتے ہیں تو پھر پا پیادہ حج بجالانا مستحب کیسے ہو سکتا ہے اور امام حسنؑ پا پیادہ حج کیوں بجالاتے تھے؟

جواب: اس سلسلہ کی جملہ روایات کو اکٹھا کرکے جو بات سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ، پا پیادہ حج بجالانا اس وقت مستحب ہے جب شرائط مجتمع ہوں۔ ان میں سے ایک شرط یہ ہے کہ پا پیادہ حج بجالانا کمزوری اور عبادات و دعا میں کوتاہی کا سبب نہ بنے، جیسا کہ عموماً ضعیف العمر حضرات جب پا پیادہ حج بجالاتے ہیں تو وہ خستگی اور تھکن کے باعث مسجد الحرام اور ایام حج میں کما حقہ دعا و عبادت بجالانے سے قاصر ہوتے ہیں۔

ایک شرط یہ بھی ہے کہ پیدل حج کرنے کا مقصد پیسہ بچانا نہ ہو، بلکہ مقصد صرف اور طاعت معبود و خوشنودی خدا ہو۔

تاجر، مزدور اور سواری کرایہ پر دینے والے کا حج صحیح ہے

روایات اہل بیتؑ

١ ـ الوسائل. عن محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن فضالة بن أيوب، عن معاوية بن عمار قال: قلت لأبي عبدالله (ع) الرجل يخرج في تجارة إلى مكة أو يكون له ابل فيكريها حجته ناقصة أم تامة. قال (ع): لا بل حجته تامة.[٦٨] وروى الكافي، عن حميد بن زياد، عن ابن سماعة، عن عدة من أصحابنا، عن أبان بن عثمان، عن الفضل بن عبدالملك، عن أبي عبدالله نحوه في المعنى.[٦٩]

۱- .... معاویہ بن عمار کہتے ہیں: میں نے امام صادقؑ کی خدمت میں عرض کیا: ایک شخص تجارت کی غرض سے مکہ جاتا ہے یا اس کے پاس اونٹ ہے اور وہ اس کو کرایہ پر دیتا ہے (اور اس ضمن میں حج بھی بجالاتا ہے) اس کا حج کامل ہے یا ناقص؟ حضرتؑ نے فرمایا اس کا حج کامل ہے.......

٢ ـ الوسائل. عن محمدبن علي بن الحسين بإسناده، عن معاوية بن عمار قال: قلت لأبي عبدالله(ع): حجة الجمّال تامة أو ناقصة. قال: تامة. قلت: حجة الأجير تامة أو ناقصة. قال: تامة[٧٠] ورواه الكليني رحمه الله، عن ابن ابراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية مثله في حديث.[٧١]

٢۔ . . . . معاویہ بن عمار ہی کا بیان ہے کہ میں نے امام صادقؑ سے سوال کیا کہ جمّال (اونٹوں کے ساربان) کا حج ناقص ہے یا کامل؟ حضرتؑ نے فرمایا: اس کا حج کامل ہے . . . .

٣ ـ الوسائل. العياشي (في تفسيره)، عن عمربن يزيد، عن أبي عبدالله(ع) في قول الله عزّوجلّ: «لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلاً مِنْ رَبِّكُمْ...». قال: يعني الرزق إذا أحلّ الرجل من إحرامه، وقضى نسكه، فليشتر وليبيع في الموسم.[٧٢]

٣۔ . . . . عمر بن یزید راوی ہیں کہ حضرت امام صادقؑ نے اس آیۂ شریفہ لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلاً من ربکم . . . . . . کی تفسیر میں فرمایا اس سے مراد وہ "رزق" ہے کہ جب انسان اپنا احرام اتار چکا ہو اور مناسک حج بجا لا چکا ہو تو اسے چاہئے کہ اس موسم حج میں خرید و فروخت کرے۔

روایات اہل سنت

١ ـ البيهقي. أخبرنا أبو الحسن علي بن أحمد بن عبدان، أنبأ أحمد بن عبيد الصفار، حدثنا اسماعيل بن اسحاق، حدثنا علي بن عبدالله، حدثنا سفيان، عن عمرو بن دينار، عن ابن عباس قال: كانت عكاظ ومجنة وذوالمجاز أسواقاً في الجاهلية فلما كان الاسلام تأثموا من التجارة فيها. فأنزل الله عزّوجلّ «ليس عليكم جُناحٌ أن تبتغوا فضلاً من ربكم» في مواسم الحج.[٧٣] ورواه الحاكم بسنده، عن عبيدبن عمير، عن ابن عباس.[٧٤] ورواه أبو داود، عن محمدبن بشار، عن حماد، عن ابن أبي ذئب، عن عطاء، عن عبيد، عن ابن عباس مثله مع تغيير في المتن وروى نحوه أيضاً بسند آخر[٧٥] ورواه البخاري، عن ابن الهيثم، عن جريج، عن عمرو بن دينار مثله.[٧٦]

١۔ . . . . عصر جاہلیت میں عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز میں دوکانیں لگا کرتی تھیں چنانچہ جب اسلامی دور آیا تو لوگ ان مقامات پر تجارت سے اجتناب کرنے لگے۔ اس وقت خداوند عالم نے یہ آیت نازل کی۔ لیس علیکم جناحٌ ان تبتغوا فضلاً من ربکم یعنی تم لوگ موسم حج میں تجارت کر سکتے ہو۔ . . . .

٢ ـ البيهقي. أخبرنا أبوبكربن الحسن القاضي، حدثنا أبوالعباس الأصم، أنبأ الربيع، أنبأ الشافعي، أنبأ مسلم وسعيد، عن ابن جريح، عن عطاء، عن ابن عباس رضي الله عنه أن رجلاً سأله فقال: أواجر نفسي من هؤلاء القوم فانسك معهم المناسك ألي أجر. فقال ابن عباس: نعم «أولٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِمّا كَسَبُوا واللهُ سَرِيعُ الحِسَابِ».[٧٧] ورواه أبوعبدالله الحاكم، عن أبي عبدالله الصنعاني، عن علي بن المبارك، عن زيدبن المبارك الصنعاني، عن معمربن راشد، عن معمر، عن عبدالكريم، عن سعيدبن جبير، عن ابن عباس. وقال: هذا حدىث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه.[٧٨]

٢۔ . . . . ابن عباس سے ایک شخص نے سوال کیا: میں ان لوگوں کی خدمت میں اجیر ہوں اوران ہی لوگوں کے ساتھ حج بھی بجالاتا ہوں، کیا مجھے اس حج کا ثواب ملے گا؟ ابن عباس نے جواب دیا: ہاں تمھیں اجر ملے گا اور یہ آیت پڑھی' اولٰئک لہم نصیب مما کسبوا واللہ سریع الحساب . . . .

٣ ـ البيهقي. أخبرنا أبوعبدالله الحافظ، حدثنا أبوبكربن اسحاق، أنبأ أبو المثنى، حدثنا مسدد، حدثنا عبدالواحدبن زياد، حدثنا العلاء بن المسيب، حدثنا أبو امامة التيمي. قال: كنت رجلاً اكرى من هذا الوجه، وكان الناس يقولون: انه ليس لك حج، فلقيت ابن عمر فقلت: يا أبا عبدالرحمن اني رجل اكرى في هذه الأوجه وأن أناساً يقولون لي أنه ليس لك حج. فقال: ألست تحرم وتلبي وتطوف بالبيت وتفيض من عرفات وترمي الجمار؟ قال: قلت بلى. قال: فإن لك حجاً. جاء رجل إلى رسول الله (ص) فسأله عن مثل ما سألتني فسكت عنه رسول الله (ص) فلم يجبه حتى نزلت هذه الآية: «ليس عليكم جُناحٌ أن تبتغوا فضلاً من ربّكم» فأرسل إليه رسول الله (ص) وقرأ هذه الآية عليه وقال: لك حج.[٧٩] ورواه أبو داود، عن مسدد مثله.[٨٠]

٣۔ . . . . ابو امامہ تیمی کہتے ہیں کہ میں (ایام حج میں) سواری کرائے پر دیا کرتا تھا، لوگ مجھ سے کہتے تھے اس طرح تمہارا حج صحیح نہیں ہے، پس میں نے ابن عمر سے اپنی روداد بیان کی، انہوں نے مجھ سے استفسار کیا: کیا تم احرام نہیں باندھتے، لبیک نہیں کہتے، خانہ خدا کا طواف نہیں کرتے، میدان عرفات میں وقوف نہیں کرتے، رمی جمرہ نہیں بجالاتے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، میں یہ سب کرتا ہوں، انہوں نے کہا پھر تمہارا حج صحیح ہے کیونکہ ایک شخص نے رسول خدا سے یہی سوال کیا تھا جو تم نے مجھ سے پوچھا ہے۔ رسول خدا اس کا سوال سن کر خاموش رہ گئے اور اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ یہ آیت نازل

ہوئی: لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم" چنانچہ رسولؐ خدا نے اس شخص کے پاس قاصد بھیج کر اسے اس آیت سے آگاہ فرمایا اور کہا تمہارا حج صحیح ہے.....

بچہ کا حج مستحب ہے

روایت اہل بیتؑ

۱ ــ محمدبن الحسن الحر العاملي(ره). عن محمدبن الحسن الطوسي (ره)، بإسناده. عن أحمدبن محمدبن عيسى، عن الحسن بن علي ابن بنت الياس، عن عبدالله بن سنان، عن أبي عبدالله(ع) قال: سمعته يقول: مرّ رسول الله(ص) برويثة فقامت إليه امرأة ومعها صبي لها فقالت: يا رسول الله أيحجّ عن مثل هذا. قال: نعم. ولك أجره.[۸۱] ويدل على استحباب حج الصبي روايات كثيرة متفرقة كالروايات الدالة على كيفية احرامه وماذا يفعل ونحوه.

۱ــ . . . . عبداللہ بن سنان راوی ہیں کہ میں نے امام صادقؑ کو یہ کہتے سنا ہے کہ: جب رسولؐ خدا "رویثہ" کے پاس سے گذرے تو ایک عورت آپ کے پاس آئی اور اس کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا ـ اس عورت نے کہا: اے رسول خدا[۴] کیا اس کا بچہ حج کر سکتا ہے؟ حضرتؐ نے فرمایا: ہاں، اور اس کا ثواب تمہیں ملے گا۔

روایت اہل سنت

۱ ــ ابن ماجة. حدثنا علي بن محمد و محمدبن طريف. قالا: حدثنا أبومعاوية، حدثني محمد بن سوقة، عن محمدبن المنكدر، عن جابر بن عبدالله قال: رفعت امرأة صبياً لها إلى النبي (ص) في حجة فقالت: يا رسول الله ألهذا حج. قال: «نعم ولك أجر».[۸۲]

۱ــ . . . . جابر ابن عبداللہ کہتے ہیں کہ حج کے دوران ایک عورت اپنے بچہ کو پیغمبر خدا کی خدمت میں لائی اور سوال کیا کہ اے رسول خدا[۴] کیا اس بچہ کا حج صحیح ہے؟ حضرت نے فرمایا: ہاں، اور اس کا ثواب تمہیں ملے گا۔

غلام اور بچّہ کا حج حجّۃ الاسلام نہ ہوگا

روایاتِ اہل بیتؑ

۱ ــ **الوسائل** . عن محمدبن يعقوب، عن عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن محمدبن الحسن بن شمون، عن عبدالله بن عبدالرحمن الأصم، عن مسمع بن عبدالملك، عن أبي عبدالله(ع) في حديث **«لوأن غلاماً حجّ عشر حجج ثم احتلم كانت عليه فريضة الاسلام.»** ورواه الشيخ بإسناده، عن محمدبن يعقوب، وبإسناده عن سهل بن زياد.[٨٣] وهناك أحاديث عديدة في ان ابن عشر لو حجّ يبق عليه حجة الاسلام إذا احتلم[٨٤]. ونحوه ما رواه المجلسي، عن الدعائم، عن علي(ع)[٨٥]. وما رواه أيضاً عن نوادر الراوندي بإسناده عن موسى بن جعفر(ع)[٨٦]. ورواه الشيخ محمدبن الحسن الطوسي رضي الله عنه بسنده، عن سهل بن زياد، عن محمدبن الحسين، عن عبدالله بن عبدالرحمن الأصم مثله.[٨٧]

۱. . . . . مسمع بن عبد الملک ایک حدیث میں امام صادقؑ سے ناقل ہیں کہ اگر کوئی بچہ چاہے دس مرتبہ بھی حج بجالائے لیکن جب وہ بالغ ہوگا تو اسے حجۃ الاسلام بجالانا ہوگا . . . . .

۲ ــ **الوسائل** . عن محمدبن الحسن بإسناده، عن موسى بن القاسم، عن علي بن جعفر(ع)، عن أخيه موسى بن جعفر(ع) قال: **المملوك إذا حجّ ثم اعتق فإن عليه إعادة الحج.**[٨٨] ونحوه ما رواه المجلسي، عن الدعائم، عن علي(ع)، وعن جعفربن محمد(ع).[٨٩] وروى الكليني(ره) نحوه.[٩٠] وروى الشيخ في (الاستبصار) نحوه.[٩١]

۲. . . . . علی ابن جعفرؑ اپنے بھائی امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کرتے ہیں کہ اگر غلام اپنی غلامی کے دوران حج بجالائے اور اس کے بعد آزاد ہوجائے تو اسے دوبارہ حج بجالانا ہوگا . . .

۳ ـ الوسائل . عن محمدبن علي بن الحسين بإسناده، عن أبان بن الحكم قال: سمعت أبا عبدالله(ع) يقول: الصبي إذا حجّ فقد قضى حجة الاسلام حتى يكبر.(الحديث). ۹۲

۳........ ابان بن حکم کہتے ہیں کہ امام صادقؑ کو یہ فرماتے سنا کہ: بچہ اگر حج بجالائے تو وہ حجۃ الاسلام بجالایا ہے، یہاں تک کہ بڑا ہوجائے (یعنی بالغ ہوجائے اس وقت دوبارہ حج واجب ہوگا).....

روایات اہل سنّت

۱ ـ أخبرنا أبوالحسن المقري. حدثنا الحسن بن محمدبن اسحاق، حدثنا يوسف بن يعقوب، حدثنا محمدبن المنهال، حدثنا يزيدبن زريع، حدثنا شعبة، عن سليمان الأعمش، عن أبي ظبيان، عن ابن عباس قال: قال رسول الله (ص) في حديث: «وأيّما عبد حجّ ثم اعتق فعليه حجة اخرى». ومثله، عن أبي ظبيان، عن ابن عباس موقوفاً. ۹۳

۱.......... ابوظبیان، ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا: جس غلام نے حج کیا ہو اور پھر آزاد ہوگیا ہو اس پر دوسرا حج واجب ہے......

۲ ـ أبوعبدالله الحاكم قال: حدثنا أحمدبن سلمان الفقيه، حدثنا جعفربن محمدبن شاكر، حدثنا عفان، حدثنا شعبة (وأخبرنا) اسماعيل بن محمدبن الفقيه بالري، حدثنا أبوحاتم محمدبن ادريس، حدثنا أبو الوليد ومحمدبن كثير قالا: حدثنا شعبة (وحدثنا) أبوبكربن اسحاق، حدثنا أبو المثنى، حدثنا محمدبن المنهال، حدثنا يزيدبن زريع، حدثنا شعبة، عن الأعمش، عن أبي ظبيان، عن ابن عباس عنهما قال: قال رسول الله (ص): إذا حجّ الصبي فهي له حجة حتى يعقل، وإذا عقل فعليه حجة أخرى.(الحديث). ۹۴

۲........ ابوظبیان ہی کی روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: اگر بچہ حج کرے تو وہ اس کا حج مانا جائے گا یہاں تک کہ عاقل ہوجائے۔ جب عاقل (وبالغ) ہوجائے گا تو اس پر دوسرا حج واجب ہوگا۔

۳ ـ البيهقي. وأخبرنا أبوالحسن المقري، حدثنا الحسن بن محمدبن اسحاق، حدثنا يوسف بن يعقوب، حدثنا محمدبن المنهال، حدثنا يزيدبن زريع، حدثنا شعبة، عن سليمان الأعمش، عن أبي ظبيان، عن ابن عباس قال: قال رسول الله (ص): أيّما صبي حجّ ثم بلغ الحنث فعليه أن يحج حجة أخرى.(الحديث). ۹۵

۳۔ .... جب بچہ حج بجالائے اور اس کے بعد بالغ ہو، تو اس پر واجب ہے کہ ایک دوسرا حج بجالائے۔

جو شخص پا پیادہ مکہ جانے کی نذر کرے مگر راستہ میں تھک جائے

روایات اہل بیتؑ

١ ــ الوسائل . عن محمدبن الحسن عنه (موسى بن القاسم)، عن الحسن بن محبوب، عن علي بن رئاب، عن أبي عبيدة الحذاء قال: سألت أبا جعفر(ع) عن رجل نذر أن يمشي إلى مكة حافياً. فقال: ان رسول الله(ص) خرج حاجاً فنظر إلى امرأة تمشي بين الابل فقال: من هذه. فقالوا: اخت عقبة بن عامر نذرت أن تمشي الى مكة حافية. فقال رسول الله(ص): يا عقبة انطلق إلى اختك فرها فلتركب فإن الله غني عن مشيها وحفاها. قال: فركبت. ورواه الكليني عن عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمدبن محمد، عن علي، عن أبي بصير قال: سألت أبا عبدالله وذكر مثله.[96]

۱۔ .... ابوعبیدہ حذاء کا بیان ہے کہ میں نے امام باقرؑ سے اس شخص کے بارے میں استفسار کیا جس نے پا برہنہ مکہ جانے کی نذر کی ہے۔ حضرت نے فرمایا: رسول خداؐ حاجیوں کے ساتھ (مکہ) جا رہے تھے کہ حضرت کی نظر ایک عورت پر پڑی جو اونٹوں کے درمیان چل رہی تھی۔ حضرت نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: عقبہ بن عامر کی بہن ہیں۔ انہوں نے پا برہنہ مکہ جانے کی نذر کی ہے۔ رسول خداؐ نے فرمایا: اے عقبہ اپنی بہن کے پاس جاؤ اور ان سے کہو سوار ہو جائیں (پا برہنہ پیدل نہ چلیں) کیونکہ خداوند عالم ان کے پا برہنہ اور پیدل چلنے سے بے نیاز ہے، پس عقبہ کی بہن (حضرت کا پیغام سن کر) سوار ہو گئیں۔ ....

٢ ــ الوسائل . عن محمدبن الحسن، عنه (الظاهر أنه موسى بن القاسم)، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي. قال: قلت لأبي عبدالله(ع): رجل نذر أن يمشي إلى بيت الله وعجز عن المشي. قال: فليركب وليسق بدنه فإن ذلك يجزي عنه إذا عرف الله منه الجهد.[97]

۲ .... حلبی کہتے ہیں کہ میں نے امام صادقؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے پا پیادہ، خانہ خدا تک جانے کی نذر کی لیکن (راستہ میں) پیدل چلنے سے معذور ہو گیا

(اس کے لئے کیا حکم ہے)؟ حضرتؐ نے فرمایا: اسے چاہئے کہ سوار ہو جائے اور ایک قربانی پیش کرے یہی قربانی کفایت کرے گی، کیونکہ خداوند عالم اس کی کوششوں کو دیکھ چکا ہے۔

روایات اہل سنت

١ ـ أحمد. حدثنا عبدالله، حدثني أبي، حدثنا يزيد، أنبأ همام، عن قتادة، عن عكرمة، عن ابن عباس؛ أن عقبة بن عامر أتى النبي (ص) فذكر أن اخته نذرت أن تمشي إلى البيت. قال: مر أختك أن تركب ولتهد بدنه.[٩٨] ورواه مرة ثانية بهذا السند ولكن زاد فيه: (وشكا إليه ضعفها)[٩٩]. ورواه مرة ثانية بدل (يزيد) (عفان).[١٠٠] وروى مثله بسند آخر، عن ابن عباس: ولكن السائل امرأة لارجل.[١٠١] ورواه ولكن في السند (عبد الصمد وعفان) بدل (يزيد).[١٠٢]

١...... ابن عباس ناقل ہیں کہ عقبہ بن عامر نے رسول خداؐ کی خدمت میں آ کر عرض کیا کہ: ان کی بہن نے پا پیادہ، بیت اللہ تک جانے کی نذر کی ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا: اپنی بہن سے کہو کہ سوار ہو کر جائیں، اور ایک قربانی پیش کریں........

جس شخص پر بڑھاپے میں حج فرض ہو اس کی طرف سے حج بجالانا واجب ہے۔

روایات اہل بیتؑ

١ ـ الوسائل. عن محمدبن محمد المفيد في (المقنعة)، عن الفضل بن العباس قال: أتت امرأة من خثعم رسول الله (ص) فقالت: إن أبي أدركته فريضة الحج وهو شيخ كبير لا يستطيع أن يلبث على دابته. فقال لها رسول الله (ص): فحجي عن أبيك.[١٠٣] ونحوه ما رواه المجلسي، عن دعائم الاسلام، عن الصادق (ع). وفيه بعض الزيادات منها قول النبي (ص) للخثعمية: «نعم فافعلي إنه لو كان على أبيك دين فقضيته عنه اجزأه ذلك»[١٠٤]

١...... فضل بن عباس ناقل ہیں کہ بنی خثعم کی ایک عورت نے رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ: میرے والد پر حج واجب ہوا ہے جبکہ وہ اتنے بوڑھے اور ضعیف العمر ہیں کہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتے۔ رسول خداؐ نے فرمایا: پھر تم ان کی طرف سے حج بجالاؤ...... بعض روایتوں میں یہ اضافہ بھی ملتا ہے کہ حضرتؐ نے اس عورت سے فرمایا: ہاں تم ان کی طرف سے حج بجالاؤ، کیونکہ اگر تمہارے باپ پر کوئی قرضہ ہوتا تو تم اس کو ادا کرتیں۔ اسی طرح سے اس حج کو بھی بجالاؤ۔

روایت اہل سنّت

۱ ــ البيهقي. أخبرنا أبو زكريا يحيى بن ابراهيم بن محمد بن يحيى المزكي، حدثنا أبوالعباس محمد بن يعقوب، أنبأ الربيع بن سليمان، أنبأ الشافعي، أنبأ مالك. (ح. وأخبرنا) أبو علي الروذباري، أنبأ محمد بن بكر، حدثنا أبو داود، حدثنا القعنبي، عن مالك (ح. وأخبرنا) أبو عبدالله الحافظ، أنبأ أبوبكر بن اسحاق، أنبأ اسماعيل بن قتيبة، حدثنا يحيى بن يحيى قال: قرأت على مالك، عن ابن شهاب، عن سليمان بن يسار، عن عبدالله بن عباس قال: كان الفضل بن عباس رديف رسول الله(ص) فجاءته امرأة من خثعم تستفتيه (إلى أن قال): قالت: يا رسول الله إن فريضة الله على عباده في الحج أدركت أبي شيخاً كبيراً لا يستطيع أن يثبت على الراحلة أفأحج عنه. قال نعم.(الحديث).[۱۰۵] وفي هذا المضمون أحاديث عديدة بأسانيد متعددة ذكرها البيهقي.[۱۰۶] فراجع.

ونحوه رواية ابن ماجة ولكنها أظهر في كون الوالد الكبير غير المستطيع ما زال حياً.[۱۰۷] وكذلك روى النسائي رواية ابن ماجة[۱۰۸] وروى رواية البيهقي، عن قتيبة، عن سفيان، عن الزهري، عن ابن يسار، عن ابن عباس[۱۰۹]. وروى أيضاً نحو هذا المعنى، عن مجاهد، عن هشيم، عن يحيى، عن سليمان بن يسار، عن ابن عباس مع تغيير وزيادات في المتن.[۱۱۰] وروى النسائي حديث البيهقي بتمامه، عن ابن سلمة والحرث بن مسكين، عن ابن القاسم، عن مالك مثله.[۱۱۱] وروى أحمد رواية أبي رزين العقيلي بأسانيد فراجع[۱۱۲] وروى الحاكم رواية ابن ماجة ورواية أخرى ظاهرة أيضاً في ان المسؤول عنه ما زال حيا[۱۱۳]. ورواه البخاري، عن ابن يوسف، عن مالك، عن ابن شهاب مثله.[۱۱۴]

۱ ...... عبداللہ بن عباس کا بیان ہے کہ فضل بن عباس رسولؐ خدا کی خدمت میں تھے کہ بنی خثعم کی ایک عورت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے آپؐ سے یہ شرعی حکم دریافت کیا کہ: میرے والد پر فریضہ حج اس وقت واجب ہوا جب وہ اتنے بوڑھے ہو چکے ہیں کہ سواری پر بیٹھنے کی طاقت بھی ان میں نہیں رہ گئی ہے، کیا میں ان کی طرف سے حج بجالاؤں؟ حضرتؐ نے فرمایا: ہاں..........

جس شخص پر حج واجب ہو اور وہ حج کئے بغیر مر جائے اس کی طرف سے حج بجالانا واجب ہے۔

روایات اہل بیتؑ

۱ ــ الوسائل. محمد بن علي بن الحسين، بإسناده، عن الحسن بن محبوب، عن علي بن

رئاب، عن ضريس الكناسي قال: سألت أباجعفر(ع) عن رجل عليه حجة الاسلام نذر نذراً في شكر ليحجّنّ به رجلاً إلى مكة فمات الذي نذر قبل أن يحج حجة الاسلام، ومن قبل أن يفي بنذره الذي نذر. قال (ع): إن ترك مالاً يحج عنه حجة الاسلام من جميع المال وأخرج من ثلثه مايحج به رجلاً لنذره وقد وفى بالنذر وان لم يكن ترك مالاً إلاّ بقدر مايحج به حجة الاسلام حجّ عنه بما ترك ويحج عنه وليه حجة النذر إنما هو مثل دين عليه.[١١٥]

١۔۔۔۔۔۔ ضریس کناسی کی روایت ہے کہ میں نے امام باقرؑ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا جس پر حجۃ الاسلام واجب ہوا تھا۔ اور اس نے شکرانے کے طور پر نذر کیا تھا کہ ایک دوسرے شخص کو بھی حج کرائے گا لیکن اپنا حج واجب بجالانے اور نذر کو پورا کرنے سے پہلے ہی اس کا انتقال ہوگیا۔ اب اس سلسلہ میں کیا کرنا چاہیئے۔ حضرتؑ نے فرمایا: اگر اس نے کچھ مال چھوڑا ہے تو اس کے پورے مال میں سے اس کی طرف سے حج واجب بجالایا جائے گا اور اس کے ایک تہائی مال سے ایک دوسرے شخص کو حج کرایا جائے گا اور اس طرح اس کی نذر پوری ہوجائے گی۔ لیکن اگر اس نے صرف اتنا ہی مال چھوڑا ہو جس سے صرف حجۃ الاسلام بجالایا جاسکتا ہے تو اس مال سے اس کی طرف سے حج بجالایا جائے گا، اور حج نذر کو اس کا ولی و وارث اس کی طرف سے بجالائے گا کیونکہ یہ میت پر قرض کے مانند ہے۔

٢ ــ الوسائل . عن محمدبن يعقوب، عن عدة من أصحابنا، عن أحمدبن محمد، عن الحسين ابن سعيد، عن فضالة، عن رفاعة قال: سألت أبا عبدالله(ع) عن رجل يموت ولم يحج حجة الاسلام ولم يوص بها أيقضى عنه. قال(ع): نعم.[١١٦]

٢۔۔۔۔۔۔ رفاعہ کہتے ہیں کہ میں نے امام صادقؑ سے استفسار کیا کہ ایک شخص حجۃ الاسلام بجالائے بغیر مرجاتا ہے اور اس سلسلہ میں کسی سے وصیت بھی نہیں کرتا، کیا اس کی طرف سے حج بجالانا واجب ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: ہاں۔

روایات اہل سنت

١ ــ البيهقي. أخبرنا أبو الحسن علي بن أحمدبن عبدان، أنبأ أحمدبن عبيد، حدثنا عبيدبن شريك، حدثنا صفوان، عن الوليد ــ يعني ابن مسلم ــ حدثنا شعيب بن زريق قال: سمعت عطاء

الخراساني، عن أبي الغوث بن الحصين الخثعمي. قال: قلت يا رسول الله إنّ أبي أدركته فريضة الله في الحج وهوشيخ كبير لايتمالك على الراحلة فا ترى أن أحج عنه. قال: نعم حج عنه. قال يا رسول الله: وكذلك من مات من أهلينا ولم يوص بحج فنحج عنه. قال: نعم وتؤجرون. (الحديث). ۱۱۷

۱......... ابوغوث بن حصین خثعمی کا بیان ہے کہ میں نے رسول خداؐ سے عرض کیا کہ حج کا فریضہ میرے والد پر اس وقت واجب ہوا ہے جب وہ اتنے بوڑھے ہو چکے کہ سواری پر اپنے کو قابو میں نہیں رکھ سکتے، ایسے میں آپ کا کیا حکم ہے، کیا میں ان کی طرف سے حج بجالاؤں؟ حضرتؐ نے فرمایا، ہاں! ان کی طرف سے تم حج بجالاؤ۔ میں نے عرض کیا، یا رسولؐ اللہ! اسی طرح ہمارے کنبہ کے جو افراد مر چکے ہیں اور انھوں نے حج بجالانے کی وصیت بھی نہیں کی ہے کیا ہم ان کی طرف سے بھی حج بجالائیں؟ حضرتؐ نے فرمایا: ہاں، اور انھیں اس کا ثواب ملے گا۔

۲ ـــ البيهقي. أخبرنا أبوالحسن علي بن أحمد بن عبدان، أنبأ أحمد بن عبيد الصفار، حدثنا اسماعيل بن اسحاق، أنبأ مسدد، حدثنا أبوعوانة، عن أبي بشر، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس: أن امرأة جاءت إلى رسول الله (ص) فقالت: إنّ امي نذرت أن تحج فماتت قبل أن تحج أفأحج عنها. قال: نعم فحجي عنها أرأيت لوكان على امك دين أكنت قاضيته. قالت: نعم. قال: اقضوا الله فان الله أحق بالوفاء ۱۱۹. وروى أحمد، عن عبدالله، عن أبي، عن محمد بن جعفر، حدثنا شعبة، عن أبي بشر، عن ابن جبير، عن ابن عباس حديثاً بهذا المعنى ولكن فيه أنّ المرأة التي نذرت وماتت هي اخت السائل لا امه والسائل رجل لا امرأة. ۱۲۰ ونحوه ما رواه بسند آخر عن ابن عباس. ۱۲۱ وروي نحوه أيضاً لكن الناذر هو الأخت لا الأم. ۱۲۲

۲............ ابن عباس راوی ہیں کہ: ایک عورت نے رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: میری ماں نے حج بجالانے کی نذر کی تھی، لیکن وہ حج بجالانے سے پہلے ہی مر گئیں۔ کیا اب میں ان کی طرف سے حج بجالاؤں؟ حضرتؐ نے فرمایا: ہاں! تم ان کی طرف سے حج بجالاؤ، اگر تمہاری ماں پر قرضہ ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتیں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ حضرتؐ نے فرمایا: خدا کا قرض بھی ادا کرو کیونکہ خدا اس کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کے عہد کو وفا کیا جائے.....

امن و امان کے حال میں عورت محرم کے بغیر حج کر سکتی ہے۔

روایت اہل بیتؑ

۱ ــ محمدبن يعقوب. عن علة من أصحابنا، عن أحمدبن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن النضربن سويد، عن هشام بن سالم، عن سليمان بن خالد، عن أبي عبدالله(ع) في المرأة تريد الحج ليس معها محرم هل يصلح لها الحج. فقال: نعم إذا كانت مأمونة.[۱۲۳]

۱۔ . . . . سلیمان بن خالد امام صادقؑ سے اس عورت کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو حج کرنا چاہتی ہے مگر اس کے ساتھ کوئی مَحرم نہیں ہے۔ کیا وہ حج بجالا سکتی ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: ہاں! اگر کوئی خطرہ نہ ہو تو حج بجالا سکتی ہے۔

روایت اہل سنت

۱ ــ سنن الدارقطني. حدثنا أحمدبن محمدبن زياد وأحمدبن سلمان قالا: أنبأ اسماعيل بن اسحاق، أنبأ ابراهيم بن حمزة، أنبأ عبدالعزيز بن محمد، عن عبيدالله بن عمر، عن ابن سيرين أن عدي بن حاتم وقف على رسول الله(ص) فقال له رسول الله(ص): «يوشك أن تخرج المرأة من الحيرة بغير جوار بأحد حتى تحج البيت» (الحديث)[۱۲۴]. ظاهره انه يجوز ذلك وإنما المانع من حج المرأة وحدها هو عدم الأمن فمعه يجوز ويدل على ذلك ما في بعض الروايات (ما تخاف إلا الله عزّوجل)[۱۲۵]●

۱۔ . . . . عدی بن حاتم کہتے ہیں کہ رسولؐ خدا کا ارشاد ہے کہ: قریب ہے کہ عورت کسی ساتھی کے بغیر "حیرہ" سے نکلے اور خانۂ خدا کا حج بجالائے۔ اس حدیث سے بظاہر یہی سمجھ میں آتا ہے کہ عورت کے لئے محرم کے ساتھ ہوئے بغیر حج بجالانا صحیح ہے۔ بشرطیکہ راستہ پرامن ہو . . . .

حاشیہ:

---

۱ ــ الوسائل، ج ۸ ص ۲۰ والكافي، ج ٤ ص ۲٦۹. رواه بسندين عن ذريح.

۲ ــ البحار ج ۹٦ ص ۲۰.

۳ ــ البيهقي، ج ٤ ص ۳۳٤ ونقله كنز العمال عن البيهقي والدارمي، ج ٥ ص ۱٦.

٤ ــ سنن الدارمي، ج ۲ ص ۲۸.

٥ ــ البيهقي، ج ٤ ص ۳۳٤.

٦ ــ عيون أخبار الرضا. ط جديدة ج ۲ ص ۱۲۰ والوسائل، ج ۸ ص ۱۲.

۷ ــ عيون أخبار الرضا، ط جديدة، ج ۲ ص ۹۰ والوسائل، ج ۸ ص ۱۳.

۸ ــ البحار ج ۹٦ ص ۲۲.

۹ ــ سنن البيهقي، ج ٤ ص ۳۲٦ وفيه أسانيد ذكرها البيهقي فراجع وفي هذا المعنى أحاديث أخرى في نفس المصدر.

۱۰ ــ سنن ابن ماجة، ج ۲ ص ۹٦۳.

١١ ــ سنن الدارمي، ج ٢ ص ٢٩.

١٢ ــ النسائي، ج ٣ ص ١١١.

١٣ ــ سنن أبي داود، ج ٢ ص ١٢٩.

١٤ ــ كنز العمال، ج ٥ ص ٢٠ و ٢١ و ٢٢.

١٥ ــ المستدرك ، ج ١ ص ٤٤١. ثم قال: هذا اسناد صحيح.

١٦ ــ سنن ابن ماجة، ج ٢ ص ٩٦٣.

١٧ ــ سنن النسائي، ج ٣ ص ١١٠.

١٨ ــ الكافي، ج ٤ ص ٢٧٨.

١٩ ــ الكافي، ج ٤ ص ٢٧٨ روايتين، والأخرى عن ذريح.

٢٠ ــ الفقيه، ج ٢ ص ١٣٦.

٢١ ــ كنزالعمال، ج ٧ص ٥ وص ١٧ وفي (ص ٥) مضافاً إلى أبي يعلى (البيهقي في شعب الايمان).

٢٢ ــ كنز العمال، ج ٥.

٢٣ ــ الوسائل، ج ٨ ص ١٨.

٢٤ ــ البحار ج ٩٦ ص ٥ و ١٢.

٢٥ ــ الوسائل، ج ٨ ص ١٧.

٢٦ ــ البيهقي، ج ٤ ص ٣٤٠.

٢٧ ــ سنن ابن ماجة، ج ٢ ص ٩٦٢.

٢٨ ــ كنز العمال، ج ٥ ص ١٦، ح (١١٨٥١).

٢٩ ــ البيهقي، ج ٤ ص ٣٣٩.

٣٠ ــ المستدرك ، ج ١ ص ٤٤٨.

٣١ ــ سنن الدارمي، ج ٢ ص ٢٨.

٣٢ ــ سنن أبي داود، ج ٢ ص ١٤١.

٣٣ ــ كنز العمال، ج ٥ ص ٢٤، ح (١١٨٨٩) ومثله بزيادة ح (١١٨٨٧) وبتغيير ح (١١٨٨٨).

٢٠ ــ الوسائل، ج ٨ ص ٢٢ والكافي ج ٤ ص ٢٦٧ والاستبصار عن الكليني مثله ج ٢ ص ١٣٩.

٣٥ ــ البحار ج ٩٦ ص ١٠٩.

٣٦ ــ البحار ج ٩٦ ص ١١٠.

٣٧ ــ الوسائل، ج ٨ ص ٢٣.

٣٨ ــ البيهقي، ج ٤ ص ٣٢٧.

٣٩ ــ الدارقطني، ج ٢ ص ٢١٨.

٤٠ ــ سنن الدارقطني، ج ٢ ص ٢١٥.

٤١ ــ سنن الدارقطني، ج ٢ص ٢١٥ ــ ٢١٦ ــ ٢١٧.

٤٢ ــ المستدرك ، ج ١ ص ٤٤٢.

٤٣ ــ سنن ابن ماجة، ج ٢ ص ٩٦٧.

٤٤ ــ الوسائل، ج ٨ ص ١٠٢.

٤٥ ــ البحار ج ٩٦ ص ١٢٠.

٤٦ ــ الوسائل، ج ٨ ص ١٠٢. الفقيه ج ٢ ص ٢٠٦.

٤٧ ــ الوسائل، ج ٨ ص ١٠٣.

٤٨ ــ البحار ج ٩٦ ص ١٢٠.

٤٩ ــ مصنف عبد الرزاق، ج ٥ ص ٢٠.

٥٠ ــ المصنف، ج ٥ ص ٢٠.

٥١ ــ كنز العمال، ج ٥ ص ٢٤ ح (١١٨٩١).

٥٢ ــ كنز العمال، ج ٥ ص ٢٧ ح (١١٩٠٠).

٥٣ ــ كنز العمال، ج ٥ ص ٢٧ ح (١١٩٠١).

٥٤ ــ الوسائل، ج ٨ ص ٥٦.

٥٥ ــ البحار ج ٩٦ ص ١٠٥.

٥٦ ــ الوسائل، ج ٨ ص ٥٥ والاستبصار ج ٢ ص ١٤١ ــ ١٤٢.

٥٧ ــ البيهقي، ج ٤ ص ٣٣١ والمستدرك ، ج ١ ص ٤٦٠ ــ ٤٦١.

٥٨ ــ كنز العمال، ج ٥ ص ٢٥ ح (١١٨٩٤).

٥٩ ــ البيهقي، ج ٤ ص ٣٣١.

٦٠ ــ الوسائل، ج ٨ ص ٥٧. وهذا لا ينافي سابقه ويشهد رواية، ص ٥٨.

٦١ ــ البحار ج ٩٦ ص ١٠٤.

٦٢ ــ الاستبصار ج ٢ ص ١٤٢.

٦٣ ــ الوسائل، ج ٨ ص ١٠٣.

٦٤ ــ البيهقي، ح ٤ ص ٣٣٢.

٦٥ ــ البخاري، في فتح الباري، ج ٣ ص ٢٩٧.

٦٦ ــ البيهقي، ح ٤ ص ٣٣٣.

٦٧ ــ سنن ابن ماجة ج ٢ ص ٩٦٥.

٦٨ ــ الوسائل، ح ٨ ص ٤٠ والكافي، ج ٤ ص ٢٧٥.

٦٩ ــ الكافي، ج ٤ ص ٢٧٤.

٧٠ ــ الوسائل، ج ٨ ص ٤٠.

٧١ ــ الكافي، ج ٤ ص ٢٧٥.

٧٢ ــ الوسائل، ح ٨ ص ٤١.

٧٣ ــ البيهقي، ح ٤ ص ٣٣٣.

٧٤ ــ المستدرك ، ج ١ ص ٤٤٩.

٧٥ ــ سنن أبي داود، ح ٢ ص ١٤٢.

٧٦ ــ البخاري في فتح الباري، ج ٣ ص ٤٦٨ ــ ٤٦٩.

٧٧ ــ البيهقي، ج ٤ ص ٣٣٣.

٧٨ ــ المستدرك ، ج ١ ص ٤٨١.

٧٩ ــ البيهقي، ج ٤ ص ٣٣٣ والمستدرك ، ج ١ ص ٤٤٩.

٨٠ ــ سنن أبي داود، ج ٢ ص ١٤٢.

٨١ ــ الوسائل، ج ٨ ص ٣٧، والاستبصار ج ٢ ص ١٤٦ ــ ١٤٧ ح ٤٧٨.

٨٢ ــ سنن ابن ماجة، ج ٢ ص ٩٧١ ح (٢٩١٠).

٨٣ ــ الوسائل، ج ٨ ص ٣٠ و الكافي، ج ٤ ص ٢٧٨.

٨٤ ــ نفس المصدر والاستبصار ج ٢ ص ١٤٩.

٨٥ ــ البحار ج ٩٦ ص ٢٣.

٨٦ ــ البحار ج ٩٦ ص ١١٤.

٨٧ ـ الاستبصار ج ٢ ص ١٤١.
٨٨ ـ الوسائل، ج ١ ص ٣٣. وفي المقام أحاديث عديدة، والاستبصار ج ٢ ص ١٠٧
٨٩ ـ البحار ج ٩٦ ص ٢٣.
٩٠ ـ الكافي، ج ٤ ص ٢٧٨.
٩١ ـ الاستبصار ج ٢ ص ١٤١.
٩٢ ـ الوسائل، ج ٨ ص ٣٠ والفقيه، ج ٢ ص ٢٦٧.
٩٣ ـ سنن البيهقي، ج ٤ ص ٣٢٥.
٩٤ ـ المستدرك ، ج ١ ص ٤٨١. ونقله كنز العمال عنه ج ٥ ص ٩٩.
٩٥ ـ البيهقي، ج ٤ ص ٣٢٥.
٩٦ ـ الوسائل، ج ٨ ص ٦٠، والاستبصار ج ٢ ص ١٥٠.
٩٧ ـ الوسائل، ج ٨ ص ٦٠.
٩٨ ـ مسند أحمد، ج ١ ص ٢٣٩.
٩٩ ـ نفس المصدر السابق.
١٠٠ ـ مسند أحمد، ج ١ ص ٢٥٣.
١٠١ ـ مسند أحمد، ج ١ ص ٣١٠.
١٠٢ ـ مسند أحمد، ج ١ ص ٣١١.
١٠٣ ـ الوسائل، ج ٨ ص ٤٤.
١٠٤ ـ البحار ج ٩٦ ص ١١٨.
١٠٥ ـ البيهقي، ج ٤ ص ٣٢٨.
١٠٦ ـ البيهقي، ج ٤ ص ٣٢٨ و ٣٢٩.
١٠٧ ـ سنن ابن ماجة، ج ٢ ص ٩٧٠ وفيه روايتان، الاولى: عن أبي رزين أنه أتى النبي (ص) وسأله. وهذه هي الرواية التي قلنا انها أظهر في المطلوب. الثانية: عن عبدالله بن عباس أنه أتت الخثعمية... إلخ. وفي ص ٩٧١ رواية اخرى تحكي قصة الخثعمية.
١٠٨ ـ سنن النسائي، ج ٣ ص ١١١.
١٠٩ ـ سنن النسائي، ج ٣ ص ١١٧ وينتهي الحديث عن قول النبي (ص) (نعم).
١١٠ ـ المصدر السابق، ج ٣ ص ١١٨.
١١١ ـ المصدر السابق.
١١٢ ـ مسند أحمد، ج ٤ ص ١٠ و ١١ و ١٢.
١١٣ ـ المستدرك ، ج ١ ص ٤٨٠ و ٤٨١.
١١٤ ـ البخاري في فتح الباري، ج ٣ ص ٢٩٥.
١١٥ ـ الوسائل، ج ٨ ص ٥١. ويحتمل في الرواية؛ ان الميت نذر أن يحج رجلاً غيره. فعلى هذا الاحتمال لا يكون للحديث في هذا المقام شاهد.
١١٦ ـ الوسائل، ج ٨ ص ٥٠. وفي الباب روايات كثيرة.
١١٧ ـ البيهقي، ج ٤ ص ٣٣٥.
١١٨ ـ سنن النسائي، ج ٣ ص ١١٦.
١١٩ ـ البيهقي، ج ٤ ص ٣٣٥.
١٢٠ ـ مسند أحمد، ج ١ ص ٢٣٩.

١٢١ ــ مسند أحمد، ج ١ ص ٢٧٩.
١٢٢ ــ مسند أحمد، ج ١ ص ٣٤٥.
١٢٣ ــ الوسائل، ج ٨ ص ١٠٩. الكافي، ج ٤ ص ٢٨٢.
١٢٤ ــ سنن الدارقطني، ج ٢ ص ٢٢٢. وروى مثله بأسانيد متعددة.
١٢٥ ــ الدارقطني، ص ٢٢٧.